صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 11 اگست 2025ء بمطابق 16 صفر 1447 ہجری بعد از دوپہر چار بجکر اکیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، بابر سلیم سواتی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيۡطَـٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

اَلۡهٰكُمُ التَّكَاثُرُۙO حَتّٰى زُرۡتُمُ الۡمَقَابِرَؕO كَلَّا سَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَۙO ثُمَّ كَلَّا سَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَؕO كَلَّا لَوۡ تَعۡلَمُوۡنَ عِلۡمَ الۡيَقِيۡنِؕO لَتَرَوُنَّ الۡجَحِيۡمَۙO ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيۡنَ الۡيَقِيۡنِۙO ثُمَّ لَـتُسۡـئَـلُنَّ يَوۡمَئِذٍ عَنِ النَّعِيۡمِ۔

(ترجمہ): تم لوگوں کو زیادہ سے زیادہ اور ایک دوسرے سے بڑھ کر دنیا حاصل کرنے کی دھن نے غفلت میں ڈال رکھا ہے۔ یہاں تک کہ (اسی فکر میں) تم لب گور تک پہنچ جاتے ہو۔ ہرگز نہیں، عنقریب تم کو معلوم ہو جائے گا۔ پھر (سن لو کہ) ہرگز نہیں، عنقریب تم کو معلوم ہو جائے گا۔ ہرگز نہیں، اگر تم یقینی علم کی حیثیت سے (اس روش کے انجام کو) جانتے ہوتے (تو تمہارا یہ طرز عمل نہ ہوتا)۔ تم دوزخ دیکھ کر رہو گے۔ پھر (سن لو کہ) تم بالکل یقین کے ساتھ اسے دیکھ لو گے۔ پھر ضرور اس روز تم سے ان نعمتوں کے بارے میں جواب طلبی کی جائے گی۔

وآخِرُ الدَعۡوَانا أَنِ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَـٰلَمِينَ۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: بِسۡمِ ٱللهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ۔ 'Leave applications': جناب لیاقت علی خان صاحب، سپیشل اسسٹنٹ ٹو سی ایم، ایک یوم 07 اگست 2025ء کے لئے؛ جناب اکبر ایوب خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب ریاض خان صاحب، ایم پی اے (PK-25)، آج کے لئے؛ جناب لائق محمد خان صاحب، ایم پی اے، تین یوم 11 تا 13 اگست 2025ء کے لئے؛ جناب ہشام انعام اللہ خان صاحب، ایم پی اے، تین یوم 11 تا 13 اگست 2025ء کے لئے؛ محترمہ عارفہ بی بی صاحبہ، ایم پی اے، تین یوم 11 تا 13 اگست 2025ء کے لئے؛ جناب حمید الرحمان صاحب، پارلیمانی سیکرٹری، آج کے لئے؛ جناب فضل حکیم خان صاحب، صوبائی وزیر، آج کے لئے؛ جناب عبدالکریم خان صاحب، سپیشل اسسٹنٹ ٹو سی ایم، آج کے لئے؛ جناب مرتضیٰ خان ترکئی صاحب، پارلیمانی سیکرٹری، آج کے لئے؛ محترمہ نادیہ شیر صاحبہ، ایم پی اے، آج کے لئے؛ محترمہ شاہدہ وحید صاحبہ، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب منیر حسین لغمانی صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب افتخار علی مشوانی صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب فضل شکور خان صاحب، صوبائی وزیر، آج کے لئے؛ جناب شکیل احمد صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب عدنان خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ سید فخر جہان صاحب، صوبائی وزیر، آج کے لئے؛ جناب فتح الملک علی ناصر صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave is granted.

میں گیلریز میں موجود انصاف یوتھ ونگ ڈسٹرکٹ کوہاٹ کے نوجوانوں کو اسمبلی آمد پر خوش آمدید کہتا ہوں۔

Welcome dear.

(Applause)

صوبے میں امن وامان کی صورتحال پر بحث (جاری)

Mr. Speaker: Discussion on prevailing law and order situation in the Province continued. Mr. Daud Shah Afridi.

جناب داؤد شاہ: بِسۡمِ ٱللهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ۔ تھینک یو۔ جناب سپیکر صاحب، اچھا میں لاء اینڈ آرڈر سیچویشن کے حوالے سے بات کروں گا، لوگ ہر طرف سے نکل آ رہے ہیں، لوگ امن چاہتے ہیں، یہ خیبر پختونخوا کی بدقسمتی ہے کہ جب سے عمران خان کی حکومت گئی ہے، تو لاء اینڈ آرڈر کی سیچویشن یہاں پیدا ہوئی ہے، آپ کو پتہ ہو گا کہ عمران خان وہ واحد لیڈر ہے، مرد مجاہد، مرد قلندر جب اقتدار میں آئے جب ڈرون حملے ہو رہے تھے، میں بدقسمتی سے کہہ سکتا ہوں کہ پیپلز پارٹی کے نمائندے بھی ادھر بیٹھے ہوئے ہیں، جناب یوسف رضا گیلانی صاحب کی جو تنقید تھی وہ تنقید صرف اور صرف تنقید تک محدود تھی، ہمارے نہتے شہریوں پر آپ ڈرون حملے کریں، ہمیں ڈالر دیں، میں دوسری بات یہ کہوں گا کہ ہمارے صوبے پر دو حکومتیں گزری ہیں، جس میں

Terrorism تھا، جب افغانستان کی جنگ تھی تو ہمارے اوپر ڈرون حملے ہو رہے تھے، ہمارے شہریوں کے خون کی ہولی کھیل رہی تھی، خیبر پختونخوا میں تو کوئی بھی ایسی فیملی نہیں ہو گی، جہاں ان کے خون کی ہولی نہیں کھیلی گئی ہو، ہم پر امریکہ کی طرف سے ڈرون حملے ہو رہے تھے، ہماری لیڈر شپ وہ مسلم لیگ (ن) اور پیپلز پارٹی تھی، جناب سپیکر! جب عمران خان اقتدار میں آئے تو ڈرون حملے بھی ختم ہو گئے، انہوں نے Absolutely not کا نعرہ لگایا، انہوں نے کہہ دیا کہ ہم اس خطے میں امن چاہتے ہیں، یہ خطہ امن کا گہوارہ بن گیا تھا، اب پھر اس خطے میں لوگ ہر طرف سے نکل آ رہے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ ہم امن چاہتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہمارا جو علاقہ ہے وہ پر امن ہے، خدارا اس علاقے میں Trust deficit کا فقدان ہے، عوام کا بالکل یقین نہیں ہے وہ کہتے ہیں کہ یہاں جو Terrorism ہو رہا ہے، اس میں ہمارا کیا قصور ہے، اگر ہمارا لیڈر عمران خان صاحب ہوتا تو یہ مسئلہ کبھی بھی پیدا نہ ہوتا، ہماری بد قسمتی ہے کہ دہشت گردی یہاں سے ختم نہیں ہو رہی ہے، پنجاب میں جب آپ جائیں گے تو Peace full پنجاب آپ کو ملے گا، سندھ میں جائیں تو Peace full سندھ ملے گا، وہاں پر روزگار ہے تو کیوں خیبر پختونخوا اور بلوچستان کے ساتھ یہ ظلم ہو رہا ہے؟ خیبر پختونخوا اور بلوچستان کی عوام کا یہی قصور ہے کہ یہاں پر بہت منرلز ہیں، یہاں بہت زیادہ بجلی پیدا ہو رہی ہے۔ جناب سپیکر صاحب، میں آپ کو بجلی کے حوالے سے ایک بات بتا دوں گا کہ ہمارے جو معاہدے پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ کے دور میں ہوئے تھے تو وہاں پر آپ دیکھ سکتے ہیں کہ آئی پی پیز اور آر پی پیز کی جو بڑے بڑے معاہدے کئے گئے ہیں جو لوگوں کو خوشخبریاں سنا رہے تھے، آج ہمارے لوڈ شیڈنگ کے حالات بھی دیکھیں کہ بجلی کی لوڈ شیڈنگ کی وجہ سے ہمارے لوگوں کا جینا محال ہو گیا ہے، ہمارا بجلی کا جو سسٹم ہے وہ بوسیدہ ہو چکا ہے، تاریں بھی بوسیدہ ہو چکی ہیں، ہمارا سسٹم تقریباً 26 ہزار میگا واٹ بجلی اٹھا سکتا ہے، میں کنڈی صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں وہ ہمیشہ یہی کہتے ہیں کہ ہماری یہ Achievement تھی-----

<u>جناب سپیکر</u>: داؤد شاہ صاحب، لاء اینڈ آرڈر پر آ جائیں جی۔

<u>جناب داؤد شاہ</u>: سر، اس پر بھی آ رہا ہوں، میں تھوڑا لوڈ شیڈنگ پر بھی بات کروں گا کیونکہ لوگ بڑے تنگ آ چکے ہیں، لوڈ شیڈنگ کے حوالے سے بات ضروری ہے، لاء اینڈ آرڈر پر بھی بات کر رہا ہوں، میں جلال صاحب کو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جلال صاحب، تھوڑا لوڈ شیڈنگ پر بھی بات کریں کیونکہ لوگوں کی بھی یہی ضرورت ہے، لوگ سڑکوں پر نکل آ رہے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ RPPs اور IPPs کس کے معاہدے تھے؟ یہ انہی لوگوں کے معاہدے تھے جو کہ 2035ء تک Long term کے لئے معاہدے کئے تھے، اب مجھے یہ بتائیں کہ ہمارا سسٹم صرف اور صرف 26 ہزار میگاواٹ بجلی اٹھا سکتی ہے، انہوں نے 40 ہزار میگاواٹ بجلی کے-----

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد</u>: لاء اینڈ آرڈر پر بات کریں، بجلی کو چھوڑیں-----

<u>جناب داؤد شاہ</u>: نہیں نہیں میڈم! آپ تھوڑا Hold کریں، Hold your horses، میں لاء اینڈ آرڈر پر بھی بات کروں گا، لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے یہ بات ہے کہ ہمارے پختون کلچر میں سب پٹھان نکل رہے ہیں، کیا ان کی جو strategy ہے کہ ہم اس خطے میں امن چاہتے ہیں، Fact ہماری جو Trust deficit کی بات ہے، لوگوں کا

بالکل اس آپریشن پر Reservations ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم آپریشن نہیں چاہتے، ہم امن چاہتے ہیں، ہمارے ادارے ان شاءاللہ مضبوط ہیں، Specially police forces بڑی مضبوط ہیں، ان شاءاللہ ہماری جو حکومت ہے وہ بھی مضبوط ہے، ان شاءاللہ یہ جو Terrorism ہے، اس کو ختم کر لیں گے، With due respect میں تھوڑا پشتو میں بھی بات کروں گا: چې کله عمران خان په اقتدار کښې وو نو نه د امن سیچویشن خراب وو، عمران خان داسې لیډر وو چې هغه امریکې ته سترګو کښې سترګې اچولې وې او هغه وئیل چې زما شهریان څه کوړا کرکټ نه دی چې ته پرې باندې ډرون حملې کوې، زمونږ سستم د عمران خان په وجه باندې ښه روان وو، په Covid-19 کښې هغه ډیر ښه ټهیک ټاک د ملک System stable اوچلولو او درې درې نیم کاله عمران خان چې کوم حکومت چلولے وو نو نه پکښې Terrorism وو، نه پکښې دهماکې کیدے او دا ملک چې دے نو ټهیک ټاک روان وو او چې کله نه بیا عمران خان د حکومت نه کوز شو او رجیم چینج راغلو، د مسلم لیګ (ن) او د پیپلز پارټۍ جوړ توړ مطابق د حکومت خلاف سازش اوشو او دا حکومت ئے اوغورزولو نو نن سیچویشن دومره خراب دے، اوس د مسلم لیګ(ن) والا او د پیپلز پارټۍ والا چې کوم په فیډرل کښې په اقتدار کښې دی نو دوئ ته پکار دی چې په دې باندې مونږ سره اودریږی او یوه جرګه تشکیل شی، په هغه جرګه کښې صرف او صرف د خیبر پختونخوا د امن په باره کښې خبره اوشی نو ان شاء الله دا پارلیمنټیرین به کښینی او په دې جرګه باندې به دا خبره ختموؤ چې په دې صوبه کښې امن بحال شی۔ جناب سپیکر صاحب، دا صوبه نور د دهشتګردئ متحمل کیدے نه شی، زما شهری نور د دهشتګردئ متحمل نه شی جوړیدے، جناب سپیکر صاحب، توجہ چاہتا ہوں، لږه توجو غواړم جی، Main خبره دا ده چې یو کمیټی Constitute شی او هغه کمیټۍ ته دا اختیار ورکړے شی چې په دې صوبه کښې دا کار د پارلیمنټیرین دے، په دې صوبه کښې به امن څنګه راولو او دغه پارلیمنټیرین به ان شاءالله د دې صوبې د امن د پاره خبره کوی او دا صوبه مزید د دهشت ګردئ متحمل نه شی کیدے، خدارا چې په دې صوبه نور رحم اوکړے شی، په دې عوامو نور رحم اوکړے شی، دا کومه چې د دوئ د Terrorism نعره ده او په دې نعره باندې چې دا صوبه یرغمال کیږی او مفلوج کیږی نو ان شاءالله چې دا حکومت وی او دا سی ایم صاحب وی، دا کیبنټ او دا پارلیمنټیرین وی نو ان شاء الله د الله په فضل سره به دا صوبه مزید دهشت ګردئ د پاره نه پریږدو او د دې صوبې چې څومره پارلیمنټیرین دی، دوئ به په دې باندې اودریږی او د لوډ شیډنګ حوالې سره به زه دا یوه خبره اوکړم چې خلق رااوچت شوی دی، ډیر زیات حالات خراب دی نو تاسو کم ازکم دې اسمبلئ ته چیف ایګزیکټیو رااوغواړئ چې هغه سره په لوډ شیډنګ باندې یو څو خبرې اوشی ځکه چې د لوډ شیډنګ د وجې نه حالات

ډېر زيات خراب دی، په ښهريانو باندې 12،12 ګهنټې، 18،18 ګهنټې، 20،20 ګهنټې لوډ شيډنګ کيږی نو چيف ايګزيکټيو ته پکار دی چې د ټولو نه زيات پروډکشن زمونږ خيبر پختونخوا ورکوی، څه 6700 ميګاواټ لګ بهګ۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، داؤد شاہ صاحب، تھینک یو، بہت شکریہ۔

Mr. Daud Shah: Thank you sir.

جناب سپیکر: جی ڈاکٹر امجد صاحب۔

جناب امجد علی (معاون خصوصی ہاؤسنگ): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں مختصر بات کروں گا، بہت اہم ایشو ہے، پرسوں ایک نوٹیفکیشن سوشل میڈیا پر نظر سے گزرا، جس میں اسلام آباد میں 50 مساجد اور مدارس کو گرانے کا نوٹیفکیشن تھا، کل رات کو مدنی مسجد جو مری روڈ پر ہے، اس کو گرایا گیا، اس کی جگہ کچھ پودے لگائے گئے، اس کے علاوہ ایک اور مدرسے کو گرایا گیا۔ جناب سپیکر صاحب، المیہ یہی ہے کہ اسی دن اسلام آباد میں چار ہوٹلوں کو شراب کی فروخت کو قانونی قرار دیا گیا کہ یہ جو چار ہوٹلز ہیں، یہ قانونی طور پر شراب فروخت کر سکتے ہیں لیکن اسلام آباد میں تقریباً مری روڈ پر جتنے بھی ہوٹلز ہیں، ان سب میں شراب فروخت ہوتی ہے، اس کے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہوتی اور جو مساجد اور مدارس ہیں، جو 35 اور 40 سالوں سے ہیں، ان کو گرایا جاتا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، ہم کے پی اور فیڈرل کا جب Comparison کرتے ہیں تو یہاں پر ہم مساجد اور مدارس کو سولرائزیشن پر Convert کر رہے ہیں، تقریباً ہم نے کوئی پچاس سے ساٹھ پرسنٹ مساجد اور مدارس کو سولرائزیشن پر Convert کر دیا ہے، یہ خان صاحب کا ویژن تھا، الحمد للہ اسی کام پر ہم لگے ہوئے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، ہم یہ آواز اٹھانا چاہتے ہیں کہ یہ جو فیڈرل گورنمنٹ ہے یہ کیا دکھانا چاہتی ہے، یہ صیہونی اور طاغوتی طاقتوں کو کیا دکھانا چاہتے ہیں کہ کیا ہم سیکولرائزیشن کی طرف جا رہے ہیں، یہ ملک سیکولرائزیشن کی طرف جا رہا ہے، اگر اس طرح ہے تو ہم اس کی اجازت نہیں دیں گے، میرے خیال میں ابھی مجھے عباد صاحب نے کہا کہ اس پر ہم ایک قرارداد بھی لے کر آ رہے ہیں، میں اپوزیشن سے بھی ریکویسٹ کروں گا کہ اس کو Unanimously پاس کریں۔۔۔۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب، اس طرح ہے کہ اس موضوع پر دو قراردادیں آئی ہوئی ہیں، ایک عبید الرحمان صاحب، شفیع اللہ خان اور یامین خان کے سائن سے، دوسرا ریحانہ اسماعیل صاحبہ، اعجاز خان اور سجاد اللہ ایم پی ایز کی طرف سے ہیں، میں یہ کہتا ہوں کہ ان دونوں کو جائنٹ کر لیں چونکہ سب کے لئے یہ ایک جیسا موضوع ہے تو پھر یہ اس طرح سے Unanimously پاس ہو جائے گا، یہ بہتر ہوگا۔

معاون خصوصی ہاؤسنگ: ٹھیک ہے سر۔

جناب سپیکر: سیکرٹری صاحب، یہ جائنٹ قرارداد کر لیں تو پھر یہ اس طرح پاس ہو جائے گی، یامین خان، کا مائیک On کریں۔

جناب محمد یامین:بِسۡمِ ٱللهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔ اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ۔ شکریہ۔ جناب سپیکر صاحب، د ملک په لیول او بیا خصوصاً د خیبر پختونخوا په لیول چې کومه دهشت ګردی روانه ده، کوم لهر روان دے، دا لهر او دا دهشت ګردی نوره هم مزید زیاتیږی، زه وایم چې دا دهشت ګردی به ټول پاکستان کښې ولې خوره شی، خیبر پختونخوا هم د پاکستان یوه حصه ده او یو صوبه ده، د خیبر پختونخوا هغه عوام چې په دریم ځل ئے پاکستان تحریک انصاف ته په پورا لیول باندې مینډیټ ورکړے دے، زه به دومره اووایم چې د خیبر پختونخوا نن سبا کوم حالات روان دی، زه به تاسو ته د خپل دیر خبره اوکړم چې زما په دیر کښې هغه ورځ هم څه دهشتګرد راغلی وو، هغوی سره د فائرنګ تبادله شوے ده، په هغه فائرنګ کښې زما د حلقې یو ځوان هم شهید شوے دے، یو پولیس اهلکار هم په هغې کښې زخمی شوے دے، زه د دې اسمبلۍ د هاؤس نه په دې فلور باندې دا درخوست کوم چې کومه دهشتګردی په خیبر پختونخوا کښې روانه ده که دا مزید داسې لاړه شی نو زه وایم چې د دې ملک به پکښې هم خیر نه وی او دا ملک به هم ټول د دهشتګردۍ په لپیټ کښې راشی، زه درخواست کوم، هغه خلقو ته چې د چا په لاس کښې اختیار دے، د چا په لاس کښې هغه خلق دی چې دې ځایونو ته ئے راراسوی او دهشتګردی پهیلاوه وی۔ جناب سپیکر صاحب، د دهشتګردۍ په حوالې سره د خیبر پختونخوا په حالاتو باندې مرکزی حکومت غور اوکړی او د مرکزی حکومت چې کومه ایجنډا ده، هغه د پاکستان په لیول باندې ده خو د خیبر پختونخوا دا هاؤس هم د پاکستان یو آواز دے، یو مینډیټ دے(تالیاں)چې په دریم ځل باندې د خیبرپختونخوا دا اسمبلی الیکټ شوه۔ جناب سپیکر صاحب، زه درخواست کوم چې د خیبر پختونخوا کوم حالات روان دی، خصوصاً د دهشت ګردۍ په حوالې سره نو مونږ سره دې مرکز په سنجیدګۍ سره کښینی او په دیکښې زمونږ سره خبرې اوکړی او که د هغوی په لاس کښې دا اختیار نه وی او دا دهشت ګرد دوئ نه شی منع کولې نو دا اختیار بیا زمونږ دې صوبې ته دې راکړی، ځنګه چې زمونږ چیف منسټر صاحب د اسمبلۍ په فلور باندې اووئیل چې خیبر پختونخوا صوبه د دې عوامو صوبه ده، دا مینډیټ چې کوم نن په دې اسمبلۍ کښې دے، دا د خیبر پختونخوا عوامو دې نمائندګانو ته ورکړے دے، د دې ټولو نمائندګانو هم یوه دا خبره ده چې د خیبر پختونخوا په امن و امان کښې زمونږ سره مرکزی لیډر شپ Involve شی او زمونږ په صوبه کښې چې دا کومه ګندګی ده، دا اویستلے شی۔ زه د سپیکر صاحب شکریه ادا کوم او ورونړو په دې صوبه کښې چې دا بیا کومه دهشت ګردی ده نو په دیکښې ډیر خلق ملوث دی، زه درخواست کوم وفاقی حکومت ته چې په دیکښې زمونږ سره اوګه ښکته کړی او د دهشت ګردۍ چې دا کوم لهر دے چې دا د دې صوبې نه اوځی او یو نوی خیبر پختونخوا او یو نوې صباؤن په خیبر

پختونخوا کښې را شي نو زه امید لرم چې د صوبې کوم د امن و امان صورتحال دے ، دا به د دې سره ډیر زیات ښه شي۔ زه آخر کښې بیا د سپیکر صاحب شکریه ادا کوم او یو شعر ورته ډالئ کوم وائي چې:

پہ خاموشئ چې مې گمان د ناپوهئ او نه کړی
چې سمندر کله ژور شی بیا له شوره اوځی

والسلام۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: اچھا ڈاکٹر امجد صاحب، حافظ حشمت صاحب جو ہمارے سابقہ ایم پی اے تھے اور ہمارے ہدایت صاحب، جو ہیں ان کی والدہ محترمہ وفات پا گئی ہے،ان کے لئے دعائے خیر فرمالیں۔

(اس مرحلہ پر دعائے مغفرت کی گئی)

(اس مرحلہ پر جناب سپیکر صاحب اپنے چیمبر میں تشریف لے گئے)

(جناب میاں عمر، مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

(تالیاں)

جناب سپیکر: جناب ملک عدیل صاحب۔

ملک عدیل اقبال (پارلیمانی سیکرٹری لائیوسٹاک): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ۔ بہت شکریہ جناب سپیکر صاحب!۔۔۔۔

(شور)

پارلیمانی سیکرٹری لائیوسٹاک: بہت شکریہ، ویلکم چیئرمین صاحب! آپ کے آنے پر آج ہم جس Topic پر یہاں ڈیبیٹ کررہے ہیں وہ دہشت گردی کے اوپر ہے، جیسا کہ پاکستان تحریک انصاف کا ایک Clear stance رہا کہ ہم خیبر پختونخوا میں کسی بھی آپریشن کی حمایت نہیں کرتے۔۔۔۔

جناب مسند نشین: عدیل ایم پی اے، کا مائیک کھولیں پلیز۔

پارلیمانی سیکرٹری لائیوسٹاک: جیسا کہ میں بات کر رہا تھا کہ خیبر پختونخوا میں ہم کسی بھی آپریشن کی حمایت نہیں کرتے، عمران خان صاحب نے بھی اس بارے میں بڑی کلیئر ڈائریکشنز دی ہوئی ہیں، انہوں نے کہا ہے، جیسا کہ یہ ایک حقیقت ہے کہ ہم اپنی فوج اور اپنی عوام کو آمنے سامنے کھڑا نہیں کر سکتے، اس سے کبھی بھی اس ملک میں یا اس صوبے میں امن نہیں آسکتا، جب تک ہم ڈائیلاگ اور جرگے سے ان معاملات کو نہیں دیکھتے لیکن افسوس کی بات ہے کہ اس ملک میں کوئی بھی بندہ، کوئی بھی پارٹی جن کا ابھی تک Role رہا ہے جو اس ایوان میں اپوزیشن میں ہیں یا سنٹر میں جو اقتدار میں ہیں، انہوں نے دہشتگردی کو کبھی سیریس لیا ہی نہیں، اس وجہ سے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کیونکہ یہ عوام کی حمایت کے ساتھ نہیں آئے ہوئے ہیں، جب آپ عوام کی حمایت کے بغیر آتے ہیں تو پھر اسی

طرح ہوتا ہے، جیسا کہ اس اسمبلی کے ساتھ ہوا ہے، دہشت گردی تو اس اسمبلی کے ساتھ بھی ہوئی ہے، ہمارے آئین میں Reserve seats کا لکھا ہوا ہے، 25 percent ماشاءاللہ اس اسمبلی میں "Midnight deals" کہ ہم سنتے تھے کہ پیزے اور برگر کی جو Deal ہوتی تھی، Buy one get one free، یہ پہلی دفعہ ہوا ہے کہ یہاں پر جو 25 percent کوٹے سے Cross کر کے 100 percent اور 125 percent دے دیا ہے (تالیاں) میں حیران ہوں ان جمہوری پارٹیوں پر، میری کسی سے یہ خواتین بیٹھی ہوئی ہیں، کسی فرد واحد سے کوئی اختلاف نہیں ہے، آپ نہیں ہوتیں تو آپ کی جگہ کوئی اور ہوتا، میں اصولوں کی بات کر رہا ہوں، میں بات پارٹی لیڈران کو کہہ رہا ہوں کہ آپ اس ملک کے ساتھ جو کھلواڑ کر رہے ہیں، ہمارے ساتھ جو ظلم ہو رہا ہے، یہ ہمارے ساتھ نہیں ہو رہا، یہ ظلم آپ کے ساتھ ہو رہا ہے، یہ بات آپ یاد رکھیئے گا کہ آپ لوگوں نے جو دہشت گردی اس صوبے میں کی ہوئی ہے، اس وجہ سے-----

(شور)

<u>پارلیمانی سیکرٹری لائیو سٹاک:</u> مجھے خوشی ہے-----

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد:</u> دیکھیں-----

<u>جناب مسند نشین:</u> Carry on۔ میڈم ثوبیہ، پلیز اس وقت آپ تھوڑا-----

<u>پارلیمانی سیکرٹری لائیو سٹاک:</u> مجھے خوشی ہے کہ ان کو آج اسٹیبلشمنٹ نے Expose کیا ہے-----

<u>Mr. Chairman:</u> No cross talks, please.

<u>پارلیمانی سیکرٹری لائیو سٹاک:</u> اللہ کے نام کے نیچے کھڑے ہو کر-----

<u>Ms. Sobia Shahid:</u> Law and Order.

<u>پارلیمانی سیکرٹری لائیو سٹاک:</u> فارم 47 پر آئے ہیں (تالیاں) اور یہاں پر بیٹھ کر اپنی عوام کی حقوق کی بات نہیں کر رہے ہیں، ہم یہاں پر اللہ کے نام کے نیچے کھڑے ہو کر یہ کہتے ہیں کہ یہاں پر آپ کی مذہبی جماعتیں ہیں، آپ ان سے پوچھیں، آپ ان سے فتویٰ لیں کہ آپ جو سیلریز لے رہے ہیں، کیا یہ حلال ہے یا حرام ہے؟ (تالیاں) ہم اللہ کے ناموں کے نیچے کھڑے ہیں، اگر آپ کا خواجہ آصف صاحب وزیر دفاع کہتا ہے کہ اس ملک میں سنٹرل میں دو سو ارب کی کرپشن ہو رہی ہے-----

<u>Ms. Sobia Shahid:</u> Law and order Speaker Sahib.

<u>پارلیمانی سیکرٹری لائیو سٹاک:</u> میڈم، یہ لنک کرتی ہے، آپ کی دہشت گردی کے ساتھ، آپ کی بیوروکریسی، آپ ایک دوسری کی انشورنس پالیسی (تالیاں) جس کی وجہ سے اس ملک کا یہ حال ہے، آپ کے وزیر دفاع نے کہا ہے، دو سو ارب روپے، ان کے بیوروکریٹس پرتگال میں جا کر جائیدادیں بناتے ہیں، آپ کا وزیر دفاع کہہ رہا ہے (شیم / شیم) آپ کے ملک کا وزیر دفاع یہ بات کر رہا ہے، اس کا مطلب یہ ہے-----

(شور)

<u>Mr. Chairman:</u> Madam, No cross talk, please.

پارلیمانی سیکرٹری لائیوسٹاک: ہمیں خوشی ہیں کہ آپ جن کے لئے آئیں ہیں، آپ ان کے دفاع میں بول رہی ہیں، میں یہی چاہتا تھا، میں یہی آپ سے کہلوانا چاہتا تھا کہ آپ عوام کے دفاع میں بات نہیں کرتے، آپ اپنے پیروکار کا دفاع کر رہے ہیں، آپ مجھے بتائیں؟ ہمارا لیڈر جیل سے دہشت گردی کے اوپر statement دے رہا ہے، آپ کے لیڈر کدھر ہیں؟ کیا وہ جیل میں ہیں (تالیاں) کیا بیمار ہیں؟ ان کو نہیں پتہ کہ اس صوبے میں خون کی ہولی کھیلی جا رہی ہے، کوئی بندہ نام نہیں لے رہا، آپ لوگ یہاں پر بیٹھ کر مراعات لینے آئے ہیں لیکن میں صرف اور صرف یہ کہنا چاہتا ہوں، چیئرمین صاحب، ہم یہاں پر ایک ایک گھنٹے سے کھڑے اپوزیشن کے بھاشن سنتے رہتے ہیں (تالیاں) اوہ بھئی جان، آپ مجھے صرف اتنا بتادیں کہ کیا آپ یہاں عوامی مینڈیٹ کے ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں؟ آپ لوگ یہاں عوامی مینڈیٹ کی توہین کر کے بیٹھے ہوئے ہیں، آپ یہاں خیراتی سیٹوں پر بیٹھے ہوئے ہیں، وہ خیراتی سیٹیں آپ لوگوں نے لی ہوئی ہیں (تالیاں) آئین میں ایک چیز ہے کہ جب تک ہمارے ملک میں Rule of law نہیں ہو گا وہ قانون کے مطابق نہیں ہو گا لیکن ہماری بدقسمتی یہ ہے کہ یہاں ہماری جمہوری پارٹیاں اس چیز کی Violation کر رہی ہیں ان کے شکنجے میں آ رہی ہیں، جب آپ لوگ ان کا ساتھ دیتے تو اس وجہ سے غیر جمہوری قوتیں آپ کے ملک میں مارشل لاء لاتی ہیں، خدارا ان Reserve seats سے کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا، آپ لوگ اگر Stand لے لیتے تو پتہ چلتا کہ آپ ایک جمہوری پارٹی ہے لیکن آپ لوگوں نے Stand نہیں لیا، میں پھر سے کہتا ہوں کہ میرا مقصد کسی کی دل آزاری نہیں ہے، میں آپ سے دوبارہ یہ بات کہہ رہا ہوں کہ میں اس ملک میں جمہوریت کی بات کر رہا ہوں، میں اس ملک میں Rule of law کی بات کر رہا ہوں، اگر اس ملک میں، آج ہمارے اس خیبر پختونخوا کی اسمبلی میں آپ بیٹھے ہوئے ہیں، آپ لوگوں کو دکھ ہونا چاہیئے کہ ہمارا خیبر پختونخوا دہشت گردی کی وجہ سے جل رہا ہے، آپ لوگوں کے سنٹرل کی وجہ سے یہاں پر آکر ساری Implementations ہو رہی ہے، آپ کو کوئی بھی بندہ نہیں بولتا، صرف میں کہتا ہوں کہ ہمیں Rule of law کے لئے اکٹھا ہونا چاہیئے، ہمیں اسٹیبلشمنٹ کے شکنجوں میں نہیں آنا چاہیئے، آپ جب الیکشن میں جائیں گے تو آپ کو پتہ چلے گا کہ آپ کے ساتھ انہوں نے کیا کیا ہے، جب آپ عوام میں ووٹ لینے کے لئے جائیں گے، ان شاء اللہ آپ کو سمجھ آ جائے گا کہ جب آپ عوام سے ووٹ مانگنے کے لئے جائیں گے تو وہ کہیں گے کہ آپ نے پہلے جو ہمارا حال کیا ہے، آگے آپ ہمارے Taxes کی کیا رکھوالی کریں گے؟، میں آخر میں ایک شعر کہوں گا کہ:

برباد گلستان کرنے کو بس ایک ہی الو کافی تھا
ہر شاخ پہ الو بیٹھا ہے انجام گلستان کیا ہو گا

اس کے ساتھ ہی آپ سب کا بہت بہت شکریہ۔

(تالیاں)

محترمہ ثوبیہ شاہد: دیکھیں،۔۔۔۔

جناب مسند نشین: تھینک یو عدیل صاحب، میڈم ایک منٹ۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: دیکھیں، مجھے ٹائم دیا جائے۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: میڈم، آپ کی باری آئے گی، Madam you can talk, please، یہ جتنے بھی نئے ممبرز آئے ہیں، آپ میں سے کوئی بات کرنا چاہتے ہیں؟

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب چیئرمین صاحب! میں بات کرنا چاہتی ہوں۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: دیکھیں میڈم، جب ایک آنریبل ممبر بات کر رہا ہو تو آپ بیچ میں مت ٹوکیں کیونکہ پھر آپ بات کریں گے تو وہ پھر آپ کو ٹوکیں گے، پلیز میڈم،۔۔۔۔۔

(شور)

جناب مسند نشین: میڈم پلیز، خدیجہ بی بی، بات کریں گی، خدیجہ بی بی پلیز، خدیجہ بی بی کا مائیک کھولیں۔

محترمہ خدیجہ بی بی: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔ السلام علیکم۔ میں تمام جتنی بھی خواتین یہاں پر ہیں، ان کو مبارک باد پیش کرتی ہوں، میں اپنی پارٹی کے مشر ایمل ولی خان، مرکزی صدر کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ جنہوں نے پسماندہ ایریا سے مجھے ٹکٹ دیا، اس قابل کیا کہ میں یہاں پر آکر اپنے حلقے کے لئے بول سکوں، میں اپنی پارٹی قیادت کا شکریہ ادا کرتی ہوں لیکن یہاں پر آکر مجھے بہت افسوس ہو رہا ہے کہ ہم جو چیز دیکھ کر اسمبلیوں میں آکر جو قانون سازی کرتے ہیں جو ایم پی ایز الیکشنز لڑ کر یہاں پر آ رہے ہیں، ایک عجیب و غریب سا ماحول یہاں پر بنا ہے، مجھے دکھ سے کہنا پڑ رہا ہے کہ جتنے بھی ممبران الیکشن لڑ کر آئے ہیں، ان کے حلقے کے لوگوں سے گزارش ہے کہ ان کو پکڑیں، ہم نے آپ کو ٹکٹ اس لئے دیا ہے کہ آپ ہمارے لئے کام کریں گے لیکن آپ یہاں 26 خواتین سے ڈر رہے ہیں، یہ 26 خواتین اسمبلی میں آکر آپ لوگوں کے لئے خطرہ ہیں، باچا خان بابا کہتے تھے کہ اگر کسی قوم کو دیکھنا چاہتے ہیں تو آپ وہاں جا کر دیکھیں کہ خواتین کی کس طرح عزت کرتے ہیں؟ وہ چیز اسمبلی میں دیکھنے کو مل رہی ہے کہ کس طرح 26 خواتین سے یہ لوگ ڈر رہے ہیں، میں یہاں پر کسی جھگڑے یا کسی تہمت لگانے نہیں آئی ہوں، میں اپنے حلقے کے لئے آئی ہوں، اپنے حلقے کے لئے کام کرنے آئی ہوں، ابھی جب میں حلف لینے کے بعد اپنے حلقے میں گئی تو بچپن سے ہم ایک چیز دیکھتے آرہے ہیں کہ ایک روڈ ہے وہ مکمل نہیں ہو رہا ہے۔۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر اپوزیشن خواتین سپیکر ڈائس کے سامنے احتجاج کر رہی ہیں)

Mr. Chairman: Order in the House, please.

محترمہ خدیجہ بی بی: ہم امن کی بات کر رہے ہیں، مگر یہاں پر امن اسمبلی میں بھی نہیں ہے، باہر جا کر کیا امن ہو گا، جس ٹائم ہم اسمبلی میں امن لائیں گے تو باہر خود بخود امن آئے گا، یہاں پر ہم ایک دوسرے کو ٹارچر کر رہے ہیں، ایک دوسرے کے پیچھے باتیں کر رہے ہیں، ہم 20 تاریخ کو یہاں پر آئے ہیں۔۔۔۔۔

Mr. Chairman: Order in the House, please.

محترمہ خدیجہ بی بی: ہم اپنے حلقے کے مسائل پر بولیں گے، مگر یہاں پر بس ایک دوسرے پر الزام تراشی ہے، کیا یہ 26 خواتین اسمبلی میں آگئیں کہ ایک عذاب آگیا ہے، کیا یہاں اتنے جو ممبران ہیں، ان پر یہ 26 خواتین بھاری ہیں جو ان

پہ ہر روز آپ آکر اسی پر بات کرتے ہیں کہ بس یہ خواتین آگئیں، یہ خواتین آگئی ہیں، ہمارے مرکزی صدر نے یہ کہا تھا کہ اگر یہ سیٹیں پی ٹی آئی کو ملتی ہیں تو میں آج ہی Resign دینے کو تیار ہوں، اپنے صدر کی بات پر میں قائم ہوں، میں یہاں پر نہ کسی کی خلاف ورزی کرنے آئی ہوں، نہ کسی کے پیچھے بات کرنے آئی ہوں، میں صرف اپنے حلقے کے بولنے کے لئے آئی ہوں۔۔۔۔۔

(ڈائس کے سامنے خواتین کی نعری بازی)

<u>جناب مسند نشین</u>: میڈم، آپ بولیں پلیز۔

<u>محترمہ خدیجہ بی بی</u>: میں حلف لینے کے بعد اپنے حلقے میں گئی ہوں، بچپن سے ایک چیز ہم دیکھتے آرہے ہیں، ہمارے روڈوں کی حالت وہی ہے، ہمارے ہسپتالوں کی حالت وہی ہے، ایک عجیب ساماحول بناہے، حکومت کہتی ہے کہ ہم تعلیم پر اور صحت پر کام کر رہے ہیں مگر دروش ہسپتال کا میں نے دورہ کیا تو وہاں پر ایکسرے مشین کو رسیوں سے باندھا گیا تھا۔۔۔۔۔

<u>جناب مسند نشین</u>: میڈم ثوبیہ صاحبہ، ایک منٹ، پلیز۔

(اپوزیشن خواتین کی سپیکر ڈائس کے سامنے احتجاج)

<u>جناب مسند نشین</u>: میڈم، آپ بولیں، Continue رکھیں پلیز۔

<u>محترمہ خدیجہ بی بی</u>: میں حلف لینے کے بعد اپنے حلقے میں گئی، ہسپتال کا دورہ کیا، سکول کا دورہ کیا۔ جناب سپیکر، آج کے زمانے میں بھی حکومت تعلیم اور صحت پر بات کر رہی ہے لیکن جب سے میں نے ہوش سنبھالا ہے، دروش ہسپتال میں جو ایکسرے مشین موجود ہے، جس کو رسیوں سے باندھ کر لوگوں کے ایکسرے کراتے ہیں، وہاں پر ایسے ہی ای سی جی کی مشین ہے، الٹرا ساؤنڈ کی مشین ہے، جب سے یہ الٹرا ساؤنڈ مشین ایجاد ہوئی ہے تب سے وہ مشین وہاں پر پڑی ہوئی ہے، دوائیاں وہاں پر ہے ہی نہیں، جناب چیئرمین صاحب، ہمارا وہاں دروش میں صرف ایک ہسپتال ہے جو چندے پر چل رہا ہے، جناب چیئرمین صاحب، میں امید کرتی ہوں، ہیلتھ منسٹر سے گزارش کرتی ہوں کہ اس کو ترجیح دیں، ایسے ہی سکولز ہیں، ہمارے مختلف ایسی چیزیں ہیں جس پر بات کرنے کے لئے میں یہاں پر آئی ہوں کہ ہمارا حق ہمیں دیا جائے، ہمارے چترال سے کافی ایم پی ایز یہاں پر موجود ہیں، ان سے بھی میری یہ گزارش ہے کہ اپنے حلقے کو ترجیح دیں جس پر آپ بات کرتے ہیں، چاہے وہ صحت ہو یا تعلیم ہو، اس بات پر آپ قائم بھی رہیں، ہمارے ہسپتالوں میں جو دوائیاں نہیں مل رہیں، ڈاکٹرز چندہ کر کے وہاں پر جو مریض آتے ہیں، ان کو دوائی دیتے ہیں، کیا یہ حکومت کا فرض نہیں ہے کہ ہمیں دوائیاں دیں؟ ہمیں مشینیں دیں، بلڈنگ بنائیں، وہاں پر دو کنال سے زیادہ زمین ہسپتال بنانے کے لئے پڑی ہے، ایک زمانے سے پڑی ہے، جب سے میں پیدا ہوئی ہوں، ابھی تک اس پر کام نہیں کیا گیا۔ جناب چیئرمین صاحب، میں اپیل کرتی ہوں کہ میرے حلقے خصوصاً چترال کو ترجیح دی جائے، میں زیادہ بات نہیں کروں گی کیونکہ یہاں تو اسمبلی چڑیا گھر بنی ہوئی ہے، جب تک آپ لوگ یہاں پر ایک ساتھ نہیں ہوں گے تو امن کبھی بھی ہمارے صوبے میں نہیں آئے گا، بہت شکریہ۔

جناب مسند نشین: میڈم ثوبیہ، اب آپ کی باری ہے۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: سر! آپ یہ چیئر نہیں چلا سکتے کیونکہ آپ پارلیمانی سیکرٹری ہیں، آپ ہاؤس نہیں چلا سکتے، آپ رولز چیک کریں، یہ رولز کے خلاف ہے۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: میڈم، پینل آف چیئرمین کر سکتا ہے، میڈم، آپ رولز دکھائیں، کہاں پر ہم نہیں کر سکتے، پینل آف چیئرمین میں آپ کر سکتے ہیں، It's your turn۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: سر! آپ رولز دیکھ لیں، آپ نہیں چلا سکتے۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: میڈم، آپ پلیز۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: رولز میں ہم دیکھ چکے ہیں، ابھی بھی اس پر میٹنگ کر کے آئے ہیں، کوئی بھی پارلیمانی سیکرٹری چیئر نہیں چلا سکتا، سپیکر ہو گا، ڈپٹی سپیکر ہو گا، پینل آف چیئر مین وہ چیئرمین ہونگے جو ممبرز ہوں وہ چلا سکتے ہیں لیکن پارلیمانی سیکرٹری اور منسٹر چیئر کو نہیں چلا سکتے، یہاں پر وزیر قانون بیٹھا ہے، آپ ان سے پوچھ لیں۔

جناب مسند نشین: میڈم، کمیٹی سپیکر صاحب بناتے ہیں، آپ جس رولز کی۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: لیکن جو بھی ہے، اسمبلی میں کوئی بھی کارروائی نہیں ہو سکتی۔

جناب مسند نشین: میڈم، جن رولز کی آپ بات کر رہی ہیں۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: اور جو بھی ہمارے ممبر صاحب بولیں، ان عورتوں کے لئے آپ لوگوں کی انفارمیشن کے لئے کہ لاء کے مطابق اگر ایک پارٹی سے ایک ممبر بھی آ جاتا ہے تو یہ 30 ممبرز اس کے ہوتے ہیں، یہ اس طرح نہیں ہے کہ آپ لوگ اتنے ہیں، آپ لوگوں کے پاس نشان نہیں تھا۔۔۔۔۔

(شور)

محترمہ ثوبیہ شاہد: آپ لوگوں کے پاس۔۔۔۔۔

(شور)

محترمہ ثوبیہ شاہد: نہیں، میں ایجنڈے پر بات کر رہی ہوں، آپ کے ایجنڈے پر بات کر رہی ہوں جو آپ کا ایجنڈا ہے، آپ نے سٹارٹ کیا ہے، دیکھیں، میں آپ لوگوں سے یہ بات کر رہی ہوں کہ آپ لوگ قانون سیکھیں، آپ لوگوں کو قانون کا پتہ ہی نہیں ہے کہ ایک پارٹی کے ایک ممبر کے ساتھ یہ 30 ممبرز آ سکتے ہیں، آپ لوگوں کو قانون کا پتہ ہی نہیں ہے کہ 12 سال حکومت کرنے کے بعد بھی آپ لوگوں نے سپیکر کی چیئر کے اوپر آج ایک پارلیمانی سیکرٹری کو بٹھایا ہے، آپ لوگ صوبہ کیا چلائیں گے ؟ آپ لوگ صوبہ چلا نہیں سکتے، آپ اس ہاؤس کو نہیں چلا سکتے تو صوبے کو کیا چلائیں گے، پارٹی کے ایک ممبر کے اوپر یہ 30 سیٹیں آ سکتی ہیں، آپ کے نااہل ممبرز جو 7ATA میں آئے ہیں، یہ جو نااہل لوگ آئے ہیں، یہ نااہلی کے قابل لوگ ہیں۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: میڈم ثوبیہ، آپ ایجنڈے پر آئیں۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: ان کو اس ہاؤس سے جانا چاہیئے، اس صوبے سے جانا چاہیئے کیونکہ ابھی تک ان کو پتہ ہی نہیں ہے کہ کس طرح ہاؤس کو چلایا جائے؟ صوبہ کس طرح چلایا جائے؟ نہ ممبر کو پتہ ہے، نہ ان کو ابھی تک یہ پتہ ہے کہ یہ جو Reserve seats ہیں، یہ کس کے لئے ہیں، خدارا یہ آزاد ممبرز کے لئے نہیں ہیں، آپ لوگوں کے پاس پارٹی ہے ہی نہیں، آپ لوگوں نے تین دن میں سنی اتحاد کونسل کی پارٹی جوائن کر لی، دیکھیں پارلیمانی سیکرٹری ہاؤس نہیں چلا سکتے، نہیں چلا سکتے، نہ رولز کے مطابق چلا سکتے ہیں، نہ اخلاقی طور پر چلا سکتے ہیں کیونکہ پارلیمانی سیکرٹری بن چکے ہیں، چاہیئے کہ چیلنج ہو جائے، آپ سب کو میں بتاؤں کہ آپ لوگ آزاد آئے ہیں، آپ لوگوں نے عمران خان، پی ٹی آئی کے ساتھ وفاداری نہیں کی، اپنی نااہلی کی وجہ سے آپ لوگوں نے ٹھیک پارٹی کو جوائن نہیں کیا، آپ لوگوں نے اپنی پارٹی پی ٹی آئی کو بھی جوائن نہیں کیا۔۔۔۔

جناب مسند نشین: میڈم، آپ ایجنڈے پر آئیں۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: میں بالکل ایجنڈے پر بات کر رہی ہوں، جناب چیئرمین صاحب، آپ لوگ سیدھا گئے ہیں۔۔۔۔

جناب مسند نشین: لاء منسٹر صاحب کا مائیک کھولیں پلیز، آفتاب عالم صاحب، کا مائیک کھولیں پلیز۔

وزیر قانون: دیکھیں بی بی، اگر آپ لاء اینڈ آرڈر کے اوپر بات کرنا چاہتی ہیں تو اس پر بات کریں، یہ کیا طریقہ ہے کہ ابھی آپ اپنے غیر قانونی Reserve seats کو، ایک تو چوری اور پھر اوپر سے سینہ زوری (شیم / شیم) ایک تو چوری اور اوپر سے سینہ زوری، میں آپ کو بتاتا ہوں کہ آپ یہاں پر مجھے پروف کرلیں۔۔۔۔

(شور)

محترمہ ثوبیہ شاہد: آپ اس کو عدالت میں چیلنج کریں۔

وزیر قانون: میری بات سنیں، افسوس کی بات تو یہ ہے کہ عدالتیں بھی آپ لوگوں نے مفلوج کر دی ہیں، ہم کہاں پر چیلنج کر دیں، چھبیسویں آئینی ترمیم میں آپ لوگوں نے عدالتوں کو اپاہج کر دیا، تباہ کر دیا، آپ نے عدالتوں کو ڈیفنس منسٹری کا ایک ونگ بنا دیا ہے، کہاں پر چیلنج کریں، ہم کہاں سے انصاف مانگیں۔۔۔۔

(شور)

وزیر قانون: آپ چیلنج کی بات کر رہے ہیں، ہم آپ کی چھبیسویں آئینی ترمیم کے بعد لنگڑی لولی عدالتوں پر لعنت بھیجتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر جناب مسند نشین میاں عمر تشریف لے گئے)
(اور جناب سپیکر، بابر سلیم سواتی مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: معزز اراکین اسمبلی، آپ تشریف رکھیں، اس پر بات کرتے ہیں، آپ تشریف رکھیں، میجر صاحب، Kindly آپ ایک منٹ کے لئے تشریف رکھیں، آرڈر ان دی ہاؤس پلیز۔

(شور)

جناب سپیکر: ٹھہریں ایک منٹ، آپ سارے تشریف رکھیں، وزراء صاحبان، آپ تشریف رکھیں، ایک منٹ آپ تشریف رکھیں خیر ہے۔

(شور)

جناب سپیکر: اس طرح نہیں، نہیں آپ بیٹھ جائیں، بیٹھ جائیں، کنڈی صاحب، ایک منٹ، میں ایک دو باتیں کر لوں، یہ جتنی بھی ہماری Reserve seats پر خواتین ہیں، ہم نے بڑی خوشدلی کے ساتھ ان کو ویلکم کیا ہے (تالیاں) دیکھیں، میں آپ کو ایک بات بتاؤں، یہ جو ایوان ہے، یہ خیبر پختونخوا کی تمام آبادی Represent کرتا ہے، اس کی جو کوریج ہے، یہ مختلف چینلز کے اوپر لائیو جا رہی ہے، آپ کے آنے سے پہلے ہماری اسمبلی کا ماحول بہت اچھا رہا ہے، خیبر پختونخوا کی اپنی روایات ہیں، اپنی اقدار ہیں، اس اسمبلی نے ہمیشہ ان روایات کی پاسداری کی ہے، آپ ہمارے لئے قابل احترام ہیں، قابل قدر ہیں، اللہ رب العزت نے جس بھی ذریعے سے آپ کو پہنچایا ہے، آپ اس ایوان تک پہنچ گئی ہیں (تالیاں) ہم آپ سے یہ توقع کرتے ہیں، میری تو ہمیشہ گورنمنٹ اور اپوزیشن سے ایک ہی بات رہی ہے کہ آپ سنجیدہ ڈیبیٹ کریں، جب کوئی ایک ممبر کھڑا ہوتا ہے، ان کا جو بھی نقطہ نظر ہوتا ہے وہ اپنا نقطہ نظر بڑے کھلے انداز میں بیان کرے، باقی اسے سنیں، جب وہ بیٹھ جائے تو دوسرے کی باری آئے گی وہ بھی اپنا نقطہ نظر بیان کرے، اگر ہم نے اس اسمبلی میں وہ ماحول بنایا جو باقی اسمبلیوں میں ہے تو پھر اس جمہوریت کا مزہ نہیں ہے، جمہوریت ویسے بھی اس پاکستان کے اندر بڑی کمزور ہے، جمہوریت پر کنٹرول اور گرفت ہمیشہ مقتدر حلقوں کی رہی ہے، ہم سارے سیاسی پارٹیوں کے ورکرز ہیں، ہماری یہ خواہش اور یہ کوشش ہے کہ ہم اپنے آپ کو توانا کریں، ہم توانا اپنے آپ کو اس وقت کر سکتے ہیں کہ جب ہم ایک دوسرے کو برداشت کریں، ایک دوسرے کی بات سنیں گے، ایک دوسرے کی جو اچھی بات ہے، اس میں ہم آواز ہوں۔ جناب احمد کنڈی صاحب، یہ مسئلہ جو تھوڑی دیر پہلے اٹھا تھا، اس کو میں دیکھ لیتا ہوں، اس پر میں اپنی رولنگ کو Reserve کرتا ہوں، اس موضوع پر میں بعد میں اپنی رولنگ بھی دے دوں گا ان شاءاللہ، اس بات پر آپ بے فکر رہیں، یہ چیزیں اسی لئے ہوتی ہیں کہ وہ Settle ہوں، ان کو Address کیا جائے، اگر کوئی غلطی کسی End پر بھی ہوئی ہے، اس کو ہم Address کریں گے، اس پر باضابطہ پھر رولنگ بھی آجائے گی۔ جناب احمد کنڈی صاحب۔

جناب احمد کنڈی: شکریہ، جناب سپیکر صاحب، میں صرف چند گزارشات پیش کرنا چاہتا ہوں کہ خیبر پختونخوا کی جو اسمبلی ہے، بالکل جس طرح آپ نے کہا، آج کل آپ پنجاب اسمبلی کی ماحول کو بھی دیکھ رہے ہیں، قومی اسمبلی میں بھی آپ دیکھ رہے ہیں، جس میں مرکزی کردار آپ کی شخصیت کا بھی ہے، اس کے ساتھ ساتھ اپوزیشن کے جو ہمارے ساتھی بیٹھے ہوئے ہیں یا ٹریژری بینچز کے جو ساتھی بیٹھے ہوئے ہیں، ہم نے یہاں پر بڑے باوقار قسم کے اصول رکھے ہوئے ہیں، الحمدللہ سال ڈیڑھ سال سے وہ چل رہے ہیں، جب ہم بات کرتے ہیں تو یہ سنتے ہیں، جب یہ بات کرتے ہیں تو ہم سنتے ہیں، ہم ہمیشہ چاہتے ہیں کہ جو بات، جو سوال اٹھایا، ان کے جوابات اسی فورم پر دیئے جائیں، میری گزارش یہ ہے کہ ہمارے جو نئے الیکٹڈ ممبران آئے ہیں وہ آرٹیکل 65 کے نیچے انہوں نے

Constitution of Pakistanکے نیچے حلف لے لیا ہے، آپ بھی حلف لینا چاہتے تھے لیکن بد قسمتی سے حلف وہاں پر ہوا، اس کے باوجود بھی وہ آ گئے ہیں، میری گزارش یہ ہوگی کہ ایک تو نئے ممبران کو لاء اینڈ آرڈر کے اوپر آپ بات کرنے کے لئے وقت بھی دیں اور ساتھ ساتھ ثوبیہ بی بی نے جو پوائنٹ اٹھایا ہے، یہ بڑا Important ہے، اگر ان نکات کے اوپر ہم نہیں چلیں گے کیونکہ میرے خیال میں Good governance is directly related to the healthy functioning of the Parliament اور Healthy functioning اس وقت ہوگی، When you will respect the convention and the custom, rules and regulations, practice and procedure of the Parliament، اس Legislature میں پارلیمانی سیکرٹری کی اگر آپ Definition دیکھیں۔ جناب سپیکر صاحب، میں تو اس وقت تھوڑا سا خاموش رہا، ہمارے چھوٹے بھائی ہیں، ہم بھی چاہتے ہیں کہ وہ اس طرح کے عہدوں پر بیٹھیں، ہم تو تجویز کریں گے کہ ان کو منسٹر کے عہدہ پر بٹھائیں، اگر آپ نے ادھر پارلیمانی سیکرٹری کے عہدے والے کو سپیکر کی عہدے پر بٹھادیا کیونکہ پارلیمانی سیکرٹری جو ہوتے ہیں وہ تو ایگزیکٹیو کا حصہ ہوتا ہے، آپ جناب سپیکر کی جو کرسی ہیں، یہ بڑی غیر جانبدار ہوتی ہے، اس پر حکومتی عہدے دار نہ منسٹر بیٹھ سکتا ہے، نہ ایڈوائزر بیٹھ سکتا ہے اور نہ اس پر پارلیمانی سیکرٹری بیٹھ سکتا ہے (تالیاں) کیونکہ وہ پارلیمان کی ایگزیکٹیو کا حصہ ہوتا ہے وہ منسٹر کو Assist کر رہا ہوتا ہے وہ حکومت کو Assist کر رہا ہوتا ہے، Being a party تو یہاں پر دو پارٹیاں ہیں، ایک گورنمنٹ ہے اور ایک اپوزیشن ہے، آپ کا کردار غیر جانبدار ایک جج کا ہوتا ہے بلکہ ماضی میں تو سپیکر کے بارے میں یہ تجویز کی گئی ہے کہ وہ اپنی پارٹی کے عہدوں کو بھی چھوڑ دے، اس کے لئے Constituency میں ایک Free seat اگلے الیکشن میں رکھی جائے جس میں تمام پارٹیز سپیکر کو سپورٹ کریں تاکہ وہ اپنا غیر جانبدار رویہ اختیار کر سکے۔ جناب سپیکر صاحب، آخر میں میں یہی کہوں گا کہ لاء اینڈ آرڈر پر بعد میں بھی اگر آپ اجازت دیتے ہیں تو میں بات کروں گا، یہ جو نئے ممبرز آئے ہوئے ہیں، تھوڑا سا موقع اگر آپ ان کو دے دیں۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: اب نہیں۔

<u>جناب احمد کنڈی</u>: میں نے بھی بات نہیں کی ہے، شروع میں میں نے ایک دفعہ کی تھی۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: کنڈی صاحب، آپ اس پر بات کر لیں۔

<u>جناب احمد کنڈی</u>: ٹھیک ہے جی، گزارش میری یہ ہے، دیکھیں کب تک ہم الزام تراشیاں لگاتے رہیں گے، اگر الزام تراشیوں پر بات چلی جائے تو ہم کسی نتیجے پر نہیں پہنچیں گے، میری گزارش یہ ہے کہ یہ منسٹرز حضرات جب اٹھتے ہیں تو یہ مگرمچھ کے آنسو کیوں روتے ہیں، بڑے افسوس کی بات ہے کہ وفاقی وزیر نے ہمارے خیبر پختونخوا کے وزیراعلیٰ کے اوپر ایک بہت بڑا سوال چھوڑا ہے، اس کا جواب ہم آج چاہتے ہیں یا تو وفاقی وزیر غلط ہے یا پھر وزیراعلیٰ غلط ہے، اس پر کسی نے بھی صفائی نہیں دی، ہم یہ توقع کر رہے تھے، ہماری صوبائی حکومت جو ہمیشہ ریت کی دیوار ثابت ہوتی ہے کہ اتنے بڑے ٹویٹر اکاؤنٹ پر محسن نقوی صاحب نے کہا کہ یہ وزیراعلیٰ بھتہ دیتے ہیں تو اگر وزیراعلیٰ

Head of the Parliamentکا یہ حال ہو تو پھر مجھے بتائیں کہ عام لوگوں کی زندگی اور ان کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ یہ کسی عام شخص کا سوال نہیں ہے، یہ وفاقی وزیر جو کہ بڑا باخبر ہوتا ہے، انہوں نے باقاعدہ یہ سوال اٹھایا ہے کہ جو وزیراعلیٰ صاحب ہیں، وہ مسلح لوگوں کو بھتہ دیتے ہیں، آج ہم ان سے سوال کرتے ہیں، یہ بات پہلے بھی گردش عام رہی ہے کہ وزیراعلیٰ ہر میٹنگ میں کہتے ہیں کہ میں بھتہ دیتا ہوں، وزیراعلیٰ صاحب ہمیں بتائیں کہ جوان کی یہStatement ہے یا ان پر جو سوال ہے، اس کا جواب کون دے گا؟ یہ مگر مچھ کے آنسو تو ہر وقت روتے رہتے ہیں لیکن ہم ان سے پوچھتے ہیں، جب اٹھارہویں ترمیم کے بعدOne percent war on terrorکے لئے ہم نے رکھا تھا، پیپلز پارٹی اور اس کے اتحادی جماعتوں نے کیونکہ خیبر پختونخوا اس وقت زخمی تھا، One percentکا مطلب ہے، 26-2025ء کے بجٹ میں130 ارب روپے ابھی تک آپ کو کم و بیش700 ارب روپے آپ کی حکومت کو مل چکے ہیں، آپ ہمیں بتائیں کہ آپ نےWar on terrorکے پیسے کہاں استعمال کئے؟ وہ خیبر پختونخوا جو پیپلز پارٹی کی حکومت میں آپریشن ہو کر ہم نے صاف کیا تھا، آج کیوں دوبارہ زخمی ہے، مسلح لوگوں کے گرفت میں ہے، آپ کا چیف منسٹر آج بھتے دینے پر مجبور ہیں، اس سوال کا جواب ہم آپ سے چاہتے ہیں، ان سوالوں کا جواب جب تک آپ نہیں دیں گے، رات کو آپ کہتے ہیں کہ ملٹری آپریشن ہونگے، دن کو آپ کہتے ہیں، ملٹری آپریشن نہیں ہوں گے، میری ایک دست بستہ تجویز ہے کہ آپ نے ادھر اس ہاؤس میں ایک کمیٹی بنائی تھی، اس کمیٹی نے پختونخوا کے جرگہ پر امن کروایا تھا، ہمیں صوبائی حکومت پر اب یقین نہیں رہا کیونکہ یہ لوگ اخلاقی طور پر حکومت کرنے کا جواز کھو چکے ہیں، یہاں پر مگر مچھ کے آنسو روتے ہیں لیکن جب اندرون خانہ ان کی میٹنگز ہوتی ہیں مقتدرہ کے ساتھ، وہاں پر یہ سارا دن چاپلوسیاں کرتے رہتے ہیں، گزارش میری یہی ہے۔۔۔۔

جناب محمد عبدالسلام: جناب سپیکر صاحب!۔۔۔۔

جناب سپیکر: آفریدی صاحب، آپ انہیں بولنے دیں، آپ اپنی باری پر بول لیجئے گا۔

جناب احمد کنڈی: پیپلز پارٹی کاStance کی پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے، ہم آپ سے پوچھتے ہیں کہ جو پیسے ہم نے رکھے تھے جو آپ کو ہر سال ملتے ہیں، یہ رونا بھی چھوڑ دیں۔۔۔۔

(شور)

جناب احمد کنڈی: جناب سپیکر صاحب، اگر اس طرحCross talk ہوگی تو پھر میں بیٹھ جاتا ہوں، کم از کم ہمیں امجد صاحب سے یہ امید نہیں ہے۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب، بالکل اس کے بعد آپ کو میں ٹائم دے دوں گا، ڈاکٹر صاحب، آپCross talk نہ کریں ناں۔

جناب احمد کنڈی: اگر ان کو اتنا درد ہے تو پہلے یہ کر لیں، ہمیں ان کا پتہ ہے۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: نہیں نہیں، ڈاکٹر صاحب، اس طرح ہے۔

(شور)

جناب احمد کنڈی: میں تو کہتا ہوں، ان کو پہلے باری دے دیں، اگر ان کو، پھر یہ کہتے ہیں کہ ــــــ۔

(شور)

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب، آپ اس کے بعد، میں آپ کو ٹائم دے دیتا ہوں ناں۔ کنڈی صاحب، آپ Continue رکھیں جی۔

جناب احمد کنڈی: میری گزارش یہ ہے کہ وزیر اعلیٰ خود کہتا ہے کہ میں بھتہ دیتا ہوں، تب جا کر میں اپنے علاقے جا سکتا ہوں، اس میٹنگ کے منٹس نکال لیں، محسن نقوی کو چھوڑ دیں (تالیاں) گزارش یہ ہے کہ آپ نے صوبائی حکومت کے Space کو کم کر دیا، ہمیں صوبائی حکومت کی حیثیت کا پتہ ہے کہ آپ لوگ کتنے تگڑے ہیں، ہمیں آنکھیں تو یہاں پر دکھاتے ہیں، ہمیں آپ کی اندر کی میٹنگ کا بھی جو حال ہے، آپ مجھے بات کرنے دیں، آپ اپنی باری پر بات کریں، ہم بیٹھے ہوں گے شام تک، رات تک چلائیں، امن کا یہ جو موضوع ہے، امن کا یہ موضوع بہت اہم ہے۔ جناب سپیکر صاحب، میں یہ گزارش کرنے جا رہا تھا وہ یہ تھا کہ آپ نے ذاتی کاوشوں سے یہاں پر کمیٹی بنائی تھی، وہاں پر بھی یہ خون خرابہ ہو رہا تھا، آپ نے کمیٹی بنائی، ہم یہاں پر مشترکہ بیٹھ کر اپنے تجاویز دی، ہماری تجاویز پر انہوں نے من وعن کام کیا، نتیجہ وہی نکلا جو ہم چاہ رہے تھے، ہم نے پر امن پشتون جرگہ کیا، جناب سپیکر، ایک کمیٹی بنائیں، اگر آپ چاہتے ہیں، اگر آپ اس میں سنجیدہ ہیں، اس Subject پر غور ہو، یہ صرف ملٹری آپریشن کی بات نہیں ہے، یہ سیاسی حکمت عملی کی بات ہے، یہاں پر آپ اسمبلی کے اندر کمیٹی بنائیں، جس میں حکومت بھی ہو، اپوزیشن بھی ہو، آپ اس کی چیئرمین شپ اپوزیشن لیڈر کو دیں تاکہ اس زخمی خیبر پختونخوا کے جو حالات چل رہے ہیں، اس پر سنجیدگی سے غور ہو، ہمیں وزیر اعلیٰ پر اعتماد اس لئے نہیں ہے کہ وہ رات کو پارلیمانی میٹنگ میں ایک بات کرتے ہیں اور صبح دوسری بات کرتے ہیں، ہمیں ان کی سنجیدگی کے اوپر اعتراض ہے، عدم اعتماد ہے، اس لئے ہم گزارش کر رہے ہیں کہ ایک کمیٹی بنائیں تاکہ ہم ان لوگوں کو بلائیں جو یہاں پر ہمارے لاء اینڈ آرڈر کے، ہمارے امن وامان کے ذمہ دار ہیں، ہم ان سے پوچھیں کہ وہ اپنی ذمہ داری کس حد تک نباہ رہے ہیں کیونکہ یہ صوبائی حکومت ان سے سوال کرنے سے قاصر ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، آخر میں بس یہی میں تجویز دینا چاہتا ہوں کہ خدارا اگر الزامات پر بات جائے گی تو پھر بات بہت دور تک چلی جائے گی، پھر آپ ہمارا مقابلہ نہیں کر سکتے کیونکہ آپ کی تاریخ داغدار ہے، آپ ان پودوں میں پلے ہیں جن لوگوں کو آج آپ، آپ کی تاریخ داغدار ہے (شیم / شیم) یہ وہی لوگ ہیں، میں الزام نہیں لگانا چاہتا لیکن ماضی کی حقیقت بتانا چاہتا ہوں کہ جنرل پاشا کے کہنے پر 126 دن کا دھرنا دینے والی جماعت آج ان فوجی اداروں کو تنقید کا نشانہ بناتی ہے، جنرل فیض سے 2018ء کا الیکشن لوٹنے والے لوگ آج فوجی اداروں پہ تنقید کرتے ہیں، ہم کہتے ہیں، خدارا کچھ گزارہ کریں، ماضی کی تلخیوں کو چھوڑیں، آئیں آج ایک Consensus built کرتے ہیں، ایک کمیٹی بناتے ہیں، اس زخمی خیبر پختونخوا کو امن کا گہوارہ بنانے کے لئے

اپوزیشن آپ کے ساتھ بیٹھنے کو تیار ہیں، میری آخر میں یہی تجویز ہے کہ آپ اپنی ایک کمیٹی تشکیل دیں، خیبر پختونخوا کا ہر شہری چار کروڑ عوام آج ہم سے ترقیاتی کام کا نہیں پوچھتے وہ پوچھتے ہیں کہ ہمیں زندگی کا تحفظ کون دے گا؟ کونسی حکومت ہمیں زندگی کا تحفظ دے گی؟ یہ سوال ہر نمائندے سے ہے، خدارا الزامات سے باہر نکلیں، ایک Constructive committee بناکر Consensus built کریں۔

<u>جناب سپیکر</u>: بہت شکریہ۔ ڈاکٹر امجد صاحب، آپ بات کریں گے؟ جی ڈاکٹر امجد صاحب۔

<u>جناب امجد علی (معاون خصوصی ہاؤسنگ)</u>: شکریہ۔ جناب سپیکر صاحب، میں نے پرسوں جو Suggestion دی تھی، ابھی کنڈی صاحب نے خود ہی کہا، میں نے یہی کہا تھا کہ ایک کمیٹی بنالیں، اس میں لاء اینڈ آرڈر کے جو ایشوز ہیں لیکن یہ دوسری طرف چلے جاتے ہیں، یہ پھر تنقید کرتے ہیں، انہوں نے چونکہ ہماری پارٹی کے اوپر Personal attacks کئے، میں ان کو جواب دینا چاہتا ہوں، جناب سپیکر صاحب، انہوں نے کہا کہ محسن نقوی صاحب نے، جناب سپیکر صاحب، آپ ہمیں توجہ دیں، انہوں نے کہا کہ محسن نقوی صاحب نے الزام لگایا، محسن نقوی کون ہوتا ہے؟ (تالیاں) ایک غیر الیکٹڈ بندہ ہے جو انہوں نے بٹھایا ہوا ہے، وفاق والوں کو تو شرم آنی چاہیئے کہ ان کے پاس اتنی اہلیت نہیں ہے کہ یہ اپنے سیاستدانوں کو جو الیکٹ ہو کر آئے ہیں، ان میں کوئی وزیر داخلہ بنائے، ان میں سے کسی کو شرم تو آتی نہیں وہ کون ہوتا ہے وہ کہتا ہے کہ وزیراعلیٰ صاحب نے کہا کہ بھتے مانگے ہیں۔ دوسرا جناب سپیکر صاحب، جب بینظیر بھٹو کو شہید کیا گیا تو اگلی حکومت ان کی تھی، ان کی شہادت پر اسٹیبلشمنٹ نے پیپلز پارٹی کو حکومت دی تھی، پانچ سال میں انہوں نے بے نظیر کی قاتلوں کو کیوں کٹہرے میں نہیں لایا، یہ کہتا ہے کہ آپ کے پاس ہمارے جوابات نہیں ہیں، اسٹیبلشمنٹ کے بارے میں یہ ہمیں کہتے ہیں تو خان صاحب نے کبھی جنرل پاشا یا جنرل فیض کو ابو اور Daddy نہیں کہا، ان کا بھٹو صاحب جو تھا، انہوں نے ہمارے ارشد ایوب صاحب، عمر ایوب صاحب اور اکبر ایوب صاحب جو ادھر بیٹھے ہیں، ان کے دادا کو یہ Daddy کہتے تھے (شیم / شیم) میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ بھٹو ان کا کیسا نواسہ تھا یا ان کا بیٹا تھا کہ ان کو Daddy کہتا تھا، ان کے ساتھ منسٹری میں بیٹھا ہوا تھا۔ دوسرا جناب سپیکر صاحب، ان کی حکومت میں 350 ڈرون حملے ہوئے تھے، جب زرداری پیپلز پارٹی کی حکومت تھی تو مجھے بتائیں کہ یہ جو 350 ڈرون اٹیکس ہوئے تھے، یہ تو پختونوں کے اوپر ہوئے تھے، یہ تو سندھیوں کے اوپر نہیں ہوئے تھے، دہشت گردی تو یہ لے کر آئے تھے، یہ دہشت گردوں کو لے کر آئے تھے، خود بینظیر نے Admit کیا تھا اور اس کے انٹرویوز پڑے ہوئے ہیں، انہوں نے کہا تھا، یہ جو دہشت گرد تھے جو ہم نے ان کو یہاں پر Settle کیا، یہ چار، پانچ ہزار لوگ تھے، یہ ہمارے نیشنل ہیروز تھے، اس وقت ان کو نیشنل ہیروز کہہ رہے تھے کہ یہ افغانستان میں جب لڑرہے تھے۔ دوسرا جناب سپیکر صاحب، یہ نواز شریف تو ضیاء الحق کو ابو کہتا تھا، یہ ہمیں طعنے دیتے ہیں، انہوں نے تو ساری زندگی بوٹوں کی پالش کے نیچے گزاری ہے، آج یہ جو باتیں کر رہے ہیں، یہ نااہل لوگ 360 عہدوں پر وفاق میں مختلف بڑی بڑی پوسٹوں پر اس کے حاضر سروس جرنیل اور ریٹائرڈ جرنیل جو بیٹھے ہیں، ان نااہلوں میں اتنی سکت نہیں ہے، ان میں اتنی اہلیت نہیں ہے کہ یہ کسی سویلین کو لے کر آئیں اور محکموں پر بٹھادیں، یہ ہمیں کس

طرح طعنے دیتے ہیں، پرسوں آپ نے دیکھا کہ نادرا پر انہوں نے حاضر سروس جرنیل کو بٹھایا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، اگر یہ کہتے ہیں کہ طعنے تو 77 سالوں میں، آپ لوگوں نے 75 سال حکومت کی ہے، 75 سالوں کی ہم آپ کو آپ کی وہ سب کچھ دکھائیں گے، اگر آپ اس طرح کی باتیں کریں گے، آپ ایوان کو خراب کریں گے۔ جناب سپیکر، میری ابھی بھی یہی Suggestion ہے کہ اگر لاء اینڈ آرڈر پر بات کرنی ہے تو کمیٹی بناؤ اور اس کمیٹی کی سفارشات کو ایوان میں لے کر آؤ، اس میں یہاں پر سیکٹر کمانڈر کو بھی لے کر آؤ، کور کمانڈر کو بھی لے کر آؤ تاکہ ہمیں سمجھائیں، یہ جو آپریشن کروا رہے ہیں جو لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ بنا ہوا ہے، ہمیں Brief دیں، ہمیں پتہ چلے کہ یہ معدنیات کے پیچھے جنگ ہو رہی ہے یا فارسٹ کے پیچھے ہو رہا ہے یا کسی اور چیز کے لئے ہو رہا ہے، میں یہی بتانا چاہوں گا، اگر یہ سنجیدہ نہیں اور ان کو پتہ ہے کہ یہ لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ وفاق سے بنا ہوا ہے، اسٹیبلشمنٹ سے بنا ہوا ہے، ان کی یہ چمچے یہاں پر بیٹھ کر کارروائی نہیں ہونے دے رہے ہیں (تالیاں) جناب سپیکر صاحب، میں چاہتا ہوں اگر ایوان کو چلانا ہے تو جب یہ ایک سوال کریں گے تو ہم ان کو دس جواب دیں گے، شکریہ۔

<u>جناب سپیکر:</u> اچھا، آنریبل ممبرز اس طرح ہے، ثوبیہ شاہد صاحبہ، آپ تشریف رکھیں ناں۔

(شور)

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد:</u> جناب سپیکر صاحب، ان کو بتائیں کہ وزیر داخلہ صاحب سینیٹر ہیں وہ پنجاب اسمبلی کے ووٹ سے سینیٹر منتخب ہوئے ہیں۔

<u>Mr. Jalal Khan:</u> Sir, Mohsin Naqvi is an elected Senator.

<u>جناب سپیکر:</u> جناب میجر سجاد صاحب، کا مائیک On کریں۔

<u>جناب محمد سجاد (وزیر زراعت):</u> شکریہ، جناب سپیکر، ڈاکٹر امجد صاحب نے ایک بات کی ہے کہ محسن نقوی کون ہوتا ہے؟ میں ڈاکٹر صاحب کے ساتھ اتفاق نہیں کرتا کیونکہ ان سب کے لئے سب کچھ ہی محسن نقوی ہے (تالیاں) ان کا کام یہی ہے، بات اس طرح ہے کہ ہمارے سامنے جو ایک جتھا بیٹھا ہوا ہے، جب بھی ان کو مائیک ملتا ہے تو جھوٹ، منافقت، الزام تراشی اور تضحیک و تحقیر کے علاوہ ان کے پاس کوئی اور الفاظ ہی نہیں ہیں، نہ ان کے پاس کوئی اور سوچ ہے۔ جناب سپیکر، مجھے بڑا افسوس ہوتا ہے کہ انہوں ایک کمیٹی جس کو یہ بار بار ریفر کر رہے ہیں، پشتون تحفظ موومنٹ کے وقت جب ہمارے ڈسٹرکٹ خیبر میں ایک حادثہ ہوا اور پھر اسی سلسلے میں وفاقی حکومت بری طرح پھنس گئی، پھر ہمارے وزیر اعلیٰ کے پاؤں پکڑے کہ کسی طریقے سے Face saving دی جائے، اب کیا کریں، ہم اس ریاست کی ایک اکائی ہے تو ہماری صوبائی حکومت نے فیصلہ کیا کہ اس کو کسی طریقے سے اس گھمبیر حالات سے نکال سکیں کیونکہ آخر کار ہماری پاکستان تحریک انصاف وفاق کی ایک واحد اکلوتی جماعت ہے جو کہ پورے پاکستان میں اپنی Representation رکھتی ہے۔ جناب سپیکر، یہ جتنے بھی یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں جن میں پاکستان مسلم لیگ (ن)، پاکستان پیپلز پارٹی، جمیعت علمائے اسلام، عوامی نیشنل پارٹی اور پھر ابھی تو جتنے یہاں پر تشریف رکھتے ہیں، یہ ہر سطح پر ان کا ایک ہی منشاء ہے، ایک ہی مینڈیٹ ہے، ایک ہی مشن ہے، یہ تو ان کی مرضی کے بغیر کچھ بھی نہیں چلا

سکتے،اوپر سے ہدایات آتی ہیں، جس پر یہ عمل کرتے ہیں، اتنا بڑا مذاق لگ رہا ہے کہ ان کی وفاقی کابینہ کے ارکان سینیٹ میں اور اسمبلی میں پشتونوں کو دھمکی دے رہے ہیں، تقریر کر رہے کہ کوئی مائی کا لال آئے جو آپریشن روک کر دکھائے، یہ ان کی کل کی تقریریں ہیں، ان کی کابینہ کے اراکین جو تنظیم سازی میں ملوث تھے پھر بعد میں ابھی ہمیں دھمکیاں دے رہے ہیں۔ جناب سپیکر، بات یہ ہے، میں ان کو یاد دلاؤں کہ جب 09 مارچ 2022ء کو رجیم چینج آپریشن شروع ہوا، ہمارے پاکستان تحریک انصاف اور عوام کے ایک پاپولر لیڈر کے خلاف جو اس وقت وزیر اعظم تھے، لندن پلان کو انہوں نے 10 اپریل کو عملی جامہ پہنا کر کسی طریقے سے مکمل کر دیا، 11 اپریل 2022ء کو ان کا ایک وزیر اعظم بنا پھر ساتھ ہی پاکستان پیپلز پارٹی کا انہوں نے ایک وزیر خارجہ ساتھ لے لیا،چې هغه د زرداری ځوی وو، څه نامه ئے د ه ؟-----

<u>جناب محمد سہیل آفریدی(معاون خصوصی مواصلات و تعمیرات)</u>: بلاول جی۔

<u>وزیر زراعت</u>: بلاول اس کا وزیر خارجہ بنا، جناب سپیکر، یہ ہمیشہ کہتے ہیں کہ آپ جنرل فیض حمید سے فیض یاب ہوئے، میں ان کو بتاتا ہوں کہ جنرل حمید سے فیض یاب کون ہوا ہے؟ جب ان کا شہباز شریف وزیر اعظم تھا اور بلاول زرداری ان کا وزیر خارجہ تھا تو افغانستان میں امارات اسلامی کی مدد سے انہوں نے افغانستان میں تحریک طالبان پاکستان سے باقاعدہ طور پر مذاکرت کئے، یہ یہاں پر کہتے ہیں، ہمیشہ یہ بات کرتے ہیں کہ آپ نے 40 ہزار طالبان کو پاکستان لائے ہیں حالانکہ ان کی ساری یہ میٹنگ، ان کے سارے یہ معاہدے مئی 2022ء میں ہوئے ہیں، جب ان کا وزیر اعظم شہباز شریف تھا، وزیر خارجہ ان کا بلاول زرداری تھا، یہ تاریخ میں لکھا ہے، یہ ہم نہیں کہہ رہے ہیں، یہ ان ہی کی حکومت تھی جب یہ سارا کچھ ہوا، ابھی یہ جس کمیٹی کی بات کر رہے ہیں، یہ پاکستان تحریک انصاف کی صوبائی حکومت سردار علی امین خان نے آل پارٹیز کانفرنس رکھی، جس سے یہ سارے بھاگ گئے وہ اس لئے بھاگ گئے کہ ہمارا جو بیانیہ تھا، یہ اس کو اٹھا نہیں سکتے، اس لئے نہیں آسکتے ہیں کہ ان کو اس کی اجازت نہیں ہے، پھر دوسری بات یہ کرتے ہیں کہ جب پشتون جرگہ ہوا، پھر پشتون جرگے کے پوائنٹس، نقات ان کے ریکارڈ آ گئے تو کیوں نہیں Proceed کیا گیا؟ میں ان کو بتاتا چلوں، بشمول عوامی نیشنل پارٹی کے کہ یہ سارے مل کر انہوں نے کیا کیا؟-----

(عصر کی اذان)

<u>وزیرزراعت</u>: رښتیا وایم څکه اذان اوشو-----

<u>جناب محمد نثار</u>: تاسو هسې ټائم ضائع کوئ۔

<u>وزیرزراعت</u>: ولې غصه کیږی خبره خو به کوؤ-----

(شور)

<u>جناب اعجاز محمد</u>: سهیل ته خو هیڅ مه وایه، ستا خپله حلقه کښې څه حال دے؟ جناب سپیکر صاحب، بس ختم کړه اجلاس، دوئ هسې فضول خبرې کوی۔

(شور)

جناب سپیکر: ہم بات کر رہے ہیں لاء اینڈ آرڈر پر لیکن بات لاء اینڈ آرڈر سے چلتے چلتے بہت دور چلی گئی ہے، لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ اس وقت واقعی اس صوبے کا اور اس پاکستان کا بہت سیریس مسئلہ ہے جو صورتحال اس وقت ہماری ان تمام اضلاع میں موجود ہے وہ سب کے سامنے ہے، میرا خیال ہے، اب تو مقررین کی تعداد بھی زیادہ ہو گئی ہے، یہ جو نئی ہماری بہنیں آنریبل ممبرز خواتین ہیں، ان کو بھی ہم نے چانس دینا ہے تاکہ یہ بھی اس موضوع پر اپنی رائے کا اظہار کریں، اب ہم چلیں گے Specific پر، ایک دوسرے کو چھوڑ دیں کہ کس نے کیا کیا؟ کس نے کیا کیا؟ جو Prevailing صورتحال ہے، اس صورتحال پر آئیں، اس پر ڈسکشن کرتے ہیں، اس کا کوئی حل نکالتے ہیں، کوئی آگے اس کو لے کر چلتے ہیں۔

وزیر زراعت: جناب سپیکر، میں یہ جتنی بھی باتیں کر رہا ہوں، یہ ان سوالوں کے جوابات ہیں جو اسی امن وامان کے حوالے سے بات ہو رہی تھی، ان کے پارلیمانی حضرات نے یہ باتیں کہیں ہیں، میں نے اس کے جوابات لکھے ہیں، میں کوئی تاریخ سے Left right نہیں جا رہا ہوں، آپ ریکارڈ نکالیں، یہی باتیں انہوں نے کہیں ہیں، پچھلے دنوں میرے ان دوستوں کے لئے جن کو بہت غصہ آرہا ہے، ان کے لئے میں ایک پشتو کے چند اشعار عرض کرتا ہوں، آپ سن لیں جی:

ے
دا چا رسوا کړه دا جهان ته ښنګه اورسیده
د درد خبره وه درمان ته ښنګه اورسیده
په کومه ژبه دې فتویٰ راکړه کافر د کړمه
ستا اندازه زما ایمان ته ښنګه اورسیده
کومه بلا چې ما په درس جهان کښې نه غوښتله
هغه بلا وزیرستان ته ښنګه اورسیده

(تالیاں)

جناب سپیکر! یہ باتیں بہت تلخ ہوتی ہیں، جب ان کو یاد دلایا جاتا ہے، میں ان کے آپریشن کے حوالے سے ان کی سنجیدگی بتاتا ہوں، یہ جتنی پارٹیاں بیٹھی ہوئی ہیں، ان سب پارٹیوں کے پارلیمان میں وفاق میں جو بیٹھے ہوئے ہیں، یہ سب آپریشن آپریشن کر رہے ہیں کہ آپریشن ہونا چاہیئے، یہاں پر آپ لوگ بیٹھے ہوئے ہیں، کمیٹی بناؤ، یہ بناؤ وہ بناؤ، بھئی آپ لوگ پہلے اپنی پارٹیوں سے ذرا ہدایات لے لیں پھر آگے جو ہم نے کرنا ہے پھر اس طرح نہ ہو جس طرح پشتون جرگہ جب ہوا، اس کی جب Declaration ہوئی "پریکړه" ہوا پھر جب انہوں نے میٹنگ بلائی، ہمارے خیبر میں کوہاٹ میں پھر ان سے سب پارٹیاں بھاگ گئیں، سب سے پہلے عوامی نیشنل پارٹی بھاگ گئی ہے (تالیاں) پھر اس کے بعد پختونخوا ملی عوامی پارٹی بھاگ گئی، اس کے بعد پھر باقی دیگر جماعتیں بھاگ گئیں ہیں، پاکستان مسلم لیگ (ن) والے تو آئے ہی نہیں، اس میں وہ تو آئے ہی نہیں تھے، بات اس طرح ہے کہ جب آپ

لوگ ایک کام شروع کرتے ہیں، پھر دوسروں پر الزام مت لگائیں کہ صوبائی حکومت نے ان کو آگے Proceed نہیں کیا، ہمارے وزیراعلیٰ نے ہر فورم پر یہی باتیں کیں ہیں، یہ بات مت کرو کہ صبح کو ایک بولتا ہے، شام کو دوسرا، صبح جو بولا ہے وہ بھی ٹھیک ہے اور شام کو جو بولا ہے وہ بھی ٹھیک ہے، دونوں ٹھیک بولے ہیں، کبھی انہوں نے غلط بات نہیں کی ہے۔ جناب سپیکر! یہ ریورس لگانے والے جتنے بھی ہیں، یہ بعد میں میں ان کو بتاؤں گا کہ عوامی نیشنل پارٹی کا 02 جنوری 2010ء بمقام نشتر ہال ان کے قائد اسفندیار ولی خان کے سامنے کون بیٹھے ہوئے تھے؟ عوامی نیشنل پارٹی کے ورکرز کیا اعلان کرتا ہے، بڑے فخر سے کہتا ہے کہ باجوڑ میں آپریشن کی اجازت ہم نے دی ہے، سوات میں آپریشن کی اجازت ہم نے دی ہے، وزیرستان میں آپریشن کی اجازت ہم نے دی ہے، بھئی آپ لوگوں کے قائد خود کہہ رہے ہیں، یہاں پر آکر آپ دوسری بات کر رہے ہیں، مجھے سمجھ نہیں آرہا کہ وہ باتیں آپ کی ٹھیک ہیں یا آپ کے قائد والی یا ادھر جو آپ کہہ رہے ہیں، دوسری بات یہ ہے کہ ہم کبھی ایسی بات نہیں کرتے ہیں، پاکستان تحریک انصاف جو اس کے اوپر پہنچ نہ سکے، اس کے اوپر ہم عمل نہ کر سکیں، مولانا خان زیب شہید ہوئے، اللہ ان کی مغفرت فرمائے، اللہ ان کے درجات بلند فرمائے، پوری خیبر پختونخوا کی عوام ہیں، سارے اس پر سوگوار ہیں، سب اس پر خفا ہیں لیکن ہم یہ نہیں کہتے ہیں، جس طرح ایمل ولی نے کہا، ادھر کہ وزیراعلیٰ کے خلاف ایف آئی آر درج کراؤ، فلانے کے خلاف ایف آئی آر درج کراؤ، اللہ معاف کرے، بشیر بلور بھی شہید ہوئے، افتخار حسین کا اکلوتا بیٹا بھی شہید ہوا، بہت ساری، جتنی بھی ہماری اطلاعات تھیں، کافی زیادہ شہید ہوئے تو عوامی نیشنل پارٹی کے کسی نے نہیں کہا کہ حیدر ہوتی کے خلاف ایف آئی آر درج کراؤ، یہ آپ لوگوں کی سنجیدگی ہے، لوگوں کی توجہ کیسے ہٹاتے ہو، کیوں ہٹاتے ہو، کہتے ہیں کہ ان کا لیڈر کہتا ہے کہ مولانا خان زیب کو طالبان نے نہیں مارا، ان کو دہشت گردوں نے نہیں مارا، ان کو داعش نے نہیں مارا، باجوڑ کے عوام کہہ رہے ہیں کہ Death squad نے مارا ہے، کیوں بھئی باجوڑ کے عوام کو ریفر کر رہے ہو، خود کہو کہ جس نے مارا ہے، خود بولو کہ اس نے مارا ہے، اس طرح مت بولو کہ باجوڑ کی عوام کہہ رہی ہے کہ Death squad نے مارا ہے، اس طرح کی باتیں نہیں ہونی چاہیئے، سینہ ہونا چاہیئے، دل ہونا چاہیئے، بات کرنی چاہیئے (تالیاں) نہیں کر سکتے ہو تو سیاست چھوڑو، جتنے بھی ہمارے پشتون اور جتنے بھی ہمارے دین کے نام پر، اسلام کے نام پر سیاست کرنے والے ہیں، پشتون کے نام پر سیاست کرنے والو خدا کا خوف کرو، عوام نے آپ لوگوں کے درمیان تفریق نہیں ڈالی ہے، خود ہی سیاست کے نام پر آپ لوگوں نے پشتونوں میں تفریق ڈالی ہوئی ہے، پشتونخوا ملی عوامی پارٹی الگ، عوامی نیشنل پارٹی الگ، پشتون تحفظ موومنٹ الگ، این ڈی ایم الگ، باقی پتہ نہیں کتنی کتنی شاخیں بنی ہیں، آپ کے سامنے امن کی خاطر جھولی پھیلاتے ہیں کہ پشتونوں کو اور تقسیم مت کرو، ایک ہو جاؤ، ہم سارے آپ کے ساتھ ہو جائیں گے، دین کے نام پر فرقے ہم نے نہیں بنائے، یہ ہم نے نہیں کیا، عوام نے نہیں کیا، خدا کا واسطہ کہ آپ لوگ، ہمارا جو اپنا پیارا دین ہے، اس پر سب اکٹھے ہو جائیں، ہم سب آپ کے ساتھ ہیں، ایک ساتھ چلیں گے تو امن اللہ تعالیٰ خود بخود لائے گا۔۔۔۔

<u>محترمہ خدیجہ بی بی</u>: آپ بھی امن کے لئے کچھ کریں گے یا صرف دوسروں پر ہی تنقید کرتے رہیں گے۔

وزیر زراعت: محترمہ، باتیں زیادہ مت کریں، جہاں پر آپ کے ہونے یا نہ ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے تو وہاں پر آپ کا نہ ہونا ہی بہتر ہے، آرام سے بیٹھو (تالیاں) آپ لوگوں کے ساتھ بہت بڑا Prank ہو گیا ہے، آپ لوگوں نے دو ووٹ ڈالنے تھے وہ ڈال چکے ہیں، ابھی آپ لوگ دیکھیں کہ آپ لوگوں کے ساتھ ہوتا کیا ہے۔۔۔۔۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: آپ لوگوں کا کام اب صرف عورتوں کو گالیاں دینا اور عورتوں سے لڑنا، بس یہی رہ گیا ہے۔

وزیر زراعت: آپ لوگوں کا ہم نے کیس جمع کیا ہوا ہے (تالیاں) میں آپ کو صحیح بتا رہا ہوں، درمیان میں مت بولا کرو۔ جناب سپیکر، ان کو خاموش کرائیں، ان کے ساتھ Prank ہوا ہے، دو ووٹ ڈلوانے تھے وہ ڈال چکے ہیں، اس کے بعد ہم نے کیس جمع کیا ہوا ہے، ہم ان کو خدا حافظ کہہ دیں گے۔

جناب سریش کمار: آپ نے پھر اس پر غور ہی نہیں کیا۔

وزیر زراعت: آپ فکر نہ کریں، غور کریں گے۔ جناب سپیکر، بات یہ ہے کہ ہمارے ایک دوست احمد کنڈی صاحب نے وزیر اعلیٰ صاحب کے بارے میں بڑی عجیب سی باتیں کی ہیں، میں احمد کنڈی صاحب سے پوچھتا ہوں کہ یہ جو ہمارا گورنر صاحب ہے، یہ جو گورنر ہاؤس میں بیٹھا ہوا ہے وہ ایک مرتبہ کوئی ایسی بات کرے، کوئی ایک ایسا کام کرے جس سے ہمارا دل مطمئن ہو کہ یہ گورنر کے قابل ہے، پوری زندگی میں آپ جدھر بھی دیکھیں، میں بڑی معذرت کے ساتھ بات کرتا چلوں کہ لچوں لفنگوں کی طرح اسلام آباد کی گلیوں میں پھرتا ہے، جدھر موبائل والا ملتا ہے، سیدھا شروع ہو جاتا ہے کہ وزیر اعلیٰ علی امین خان گنڈاپور اس طرح ہے وہ اس طرح ہے، خدا کا خوف کرو یار، تھوڑا سا گورنر کا اپنا پروٹوکول ہوتا ہے، کوئی ہمیں، آپ ثابت کریں کہ آپ اگرچہ اس کے قابل نہیں ہیں جس کرسی پر آپ بیٹھیں ہیں، اگر فارم 47 والوں نے آپ کو بٹھا ہی دیا ہے تو تھوڑی سی عقل سے کام لو، تھوڑا سا ایسا Behave کرو کہ ہم اگلی کتاب میں لکھ سکیں کہ ہاں ہمارا ایک گورنر ہوا کرتا تھا، ایسا نہ ہو کہ ہم یہ لکھنا شروع کریں کہ گورنر کی شناخت وہ شاخ تھی، اس کی جسامت تھی پر گورنر نہیں تھا، یہ کوئی بات ہے کہ جس طریقے سے کہہ رہا ہے، آج اس نے بیان دیا ہے کہ وفاق سے جب اشارہ مل جائے تو تب آگے علی امین گنڈاپور حکومت چھوڑے گا، یہ کیا باتیں ہیں، چھوٹے بچوں والی باتیں کر رہے ہیں، وراثت کی باتیں کر رہے ہیں، یہ جو ہمارا ایکس فاٹا ہاؤس تھا، یہ تو وراثت گورنر کی تھی، کیوں آپ لوگوں نے اس پر ایکشن نہیں لیا۔ جناب سپیکر، میں اصل مدعا پر آتا ہوں کہ جب امن و امان کی بات کر رہے ہیں تو اس بات پر مجھے ذاتی طور پر انتہائی، میں نے بڑی مخالفت کی ہے کہ ایسی کمیٹی نہیں ہونی چاہیئے جس کمیٹی میں میرے ساتھ وہ جماعت بھی بیٹھی ہو، جس کے ہاتھوں لاکھوں پشتونوں کے خون رنگے ہوئے ہوں، میں اس مسلم لیگ (ن) کے ساتھ نہیں بیٹھنا چاہتا جس کا وزیر دفاع کہہ رہا ہے کہ ہم امریکہ سے پیسے لے کر جنگ لڑتے تھے (تالیاں) میں اس جماعت کے ساتھ نہیں بیٹھتا جو 24 دسمبر 1979ء سے جہاد کے نام پر ہمارے پشتونوں کا قتل عام شروع کیا ہے جو آج تک نہیں رک سکا۔ جناب سپیکر! میں اس جماعت کے ساتھ نہیں بیٹھنا چاہتا جس نے ہماری ہر دیوار پر یہ لکھا تھا کہ شریعت یا جہاد، میرا سارا کلچر اس نے تباہ کر دیا، میرے معصوم لوگوں کے سامنے عجیب عجیب فتوے رکھتے تھے، روزانہ میرے معصوم بچوں کو جہاد کے نام پر شہید کروا دیا

گیا تھا، میں اس جماعت پاکستان پیپلز پارٹی کے ساتھ بیٹھنا نہیں چاہتا جو ڈکٹیٹر کو Daddy اور وہ ان کو زلفی کہا کرتے تھے، میں کیوں ان کے ساتھ بیٹھوں، میں کیوں ان جماعتوں کے ساتھ بیٹھوں جنہوں نے ساری زندگی سیاست اسی لئے کی ہے کہ ہمارے صوبے کو ہمیشہ کے لئے آگ میں جھونکا ہے، میں اس جماعت کے ساتھ کیسے بیٹھوں جو وزیر اعظم شہباز شریف جب وزیر اعلیٰ تھے تو اسامہ بن لادن کے سامان میں سے ایک خط نکلا ہے جو اس نے لکھا ہوا تھا، اس میں کہا گیا تھا کہ پنجاب میں کچھ نہ کرنا، باقی ہم آپ کی ہر مدد کریں گے، میں اس کو کیسے وزیر اعظم مانوں، میں کیسے ان کے ساتھ بات کروں، میں کیا یقین رکھوں کہ وہ میرے پختونوں کا حقوق دے گا، یہ جتنی جماعتیں بیٹھی ہوئی ہیں، یہ کوئی امن وامان میں سیریس نہیں ہیں، یہ ان کو ایک مینڈیٹ ملا ہے وہ ایک مینڈیٹ کے تحت یہاں پر بیٹھی ہوئی ہیں، یہ کسی نہ کسی طریقے سے ایک Disturbance کا ماحول پیدا کرنا چاہتے ہیں، میں ان سے سوال کرتا ہوں، ہمارے جتنے بھی یہ اپوزیشن والے بیٹھے ہوئے ہیں، میں ان سے کہتا ہوں کہ مرد بنو، خواتین کو آگے مت لاؤ، مرد بنو خود آگے آ جاؤ۔

<u>جناب سپیکر</u>: میجر صاحب، تھینک یو۔ جناب شفیع اللہ خان (تالیاں) شفیع اللہ خان، بات کر لیں تو پھر ادھر آ تا ہوں۔

(شور)

<u>جناب محمد اعجاز</u>: سر، یہ تو جلسہ نہیں ہے کہ اتنی لمبی تقریریں کر رہے ہیں۔

<u>جناب جلال خان</u>: جناب سپیکر صاحب، نثار باز نے جواب دینا ہے وہ ان کی باتوں کا جواب بھی دے گا، نثار نے بات کرنی ہے جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: اس کے بعد جواب دے دے گاناں۔

<u>جناب شفیع اللہ</u>: ثوبیه بی بی کښېنه کنه۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی شفیع اللہ خان۔

<u>جناب شفیع اللہ</u>: **اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔** جناب سپیکر صاحب،۔۔۔۔۔

(شور)

<u>جناب شفیع اللہ</u>: په خپل نمبر باندې خبرې او کړئ کنه یار، ثوبیه، نثار باز، کښېنئ کنه یار۔

(شور)

<u>جناب سپیکر</u>: آپ بولیں جی۔

<u>جناب شفیع اللہ</u>: جناب سپیکر صاحب، لاء اینڈ آرڈر پر بحث ہو رہی ہے جو کہ انتہائی Importanttopic ہے، آپ نے مجھے موقع دیا، میں شکریہ ادا کرتا ہوں، ہمیں لاء اینڈ آرڈر کا مطلب معلوم ہونا چاہیئے کہ لاء اینڈ آرڈر ہے کیا؟ اس کی Definition کیا ہے؟۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: خیر ہے، گزارا کریں۔

(شور)

جناب شفیع اللہ: سهیل خان، سهیل خان،-----

(شور)

جناب سپیکر: خیر ہے، خیر ہے۔

(شور)

جناب شفیع اللہ:نثار باز، ما پسې روستو خبرې او کړه کنه یار-----

(شور)

جناب سپیکر: جی جی شفیع اللہ خان، آپ بات کریں تاکہ اس کا نمبر آئے۔

جناب شفیع اللہ:شفیع جان، چې زه خبرې او کړم نو بیا ته او کړه-----

(شور)

جناب سپیکر:او بھئی اس کا نمبر ہے۔

(شور)

جناب سپیکر:بس مت کریں، مت کرو، نہیں، یہ سیشن کرنا چاہتے ہیں۔

(شور)

جناب شفیع اللہ:یا هلکه، ما پسې خبرې او کړه کنه، اوس کبنینه-----

(شور)

جناب سپیکر: خیر ہے، خیر ہے، بیٹھ جاؤ، بیٹھ جاؤ۔

(قہقہے)

جناب شفیع اللہ:جناب سپیکر صاحب، سب سے پہلے ہمیں معلوم ہونا چاہیئے کہ لاء اینڈ آرڈر ہے کیا چیز، اس کا مطلب کیا ہے؟ اس کی Definition کیا ہے؟ لاء اینڈ آرڈر سے مراد معاشرے کا ایک ایسا نظام جس میں قانون کی بالادستی ہو، تمام افراد اور ادارے قانون کی پابندی کریں، پھر گورنمنٹ کی ذمہ داری بنتی ہے، ریاست کی ذمہ داری بنتی ہے کہ ان کو انصاف فراہم کرے، جرائم پر کنٹرول کرے، عوام کی جان و مال کی حفاظت کرے۔ جناب سپیکر صاحب، لاء اینڈ آرڈر جب Smooth چل رہا ہو تو صوبے میں معاشرتی نظام بہتر ہوتا ہے، معاشی ترقی ہوتی ہے، عدل و انصاف ہوتا ہے، سب سے بڑھ کر ریاست مستحکم ہوتی ہے۔ جناب سپیکر صاحب، سادہ الفاظ میں، آپ کی توجہ چاہیئے، سادہ الفاظ میں قانون اور امن ایک معاشرے کی ریڑھ کی ہڈی ہوتی ہے-----

جناب سپیکر: آنریبل ممبرز آپ آکر اس ایوان کو چلالیں یا مجھے چلانے دیں، مجھے Dictation نہ دیں، کوئی ادھر سے ہاتھ کھڑا کرتا ہے، کوئی ادھر سے شور کرتا ہے، اوہ یار تم لوگ کوئی شرارتی بچے تو نہیں ہو، بس سنجیدگی اختیار کریں اور اپنی اپنی باری پر بات کریں، نہ دھمکیاں دیں، نہ کچھ، یہاں کوئی کسی کی دھمکیوں سے متاثر ہوتا ہے کیا؟ جناب آپ سارے عمر کے اس حصے میں ہیں کہ سنجیدگی اختیار کریں، مسئلہ بڑا سیریس ہے، بڑا سنجیدہ ہے۔

(شور)

Mr. Shafiullah: Please sir.

جناب سپیکر: بس چھوڑ دیں ناں، اب بات کرنے دیں۔

جناب شفیع اللہ: یره لږ مو پرېږدئ کنه، بیا به تاسو هم را نه خبرې نه کوئ، کښېنه یار، پلیز دا تاسو څه کوئ۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: اعجاز خان، اس طرح نہ کریں سنیں، دیکھیں، اگر آپ یہ Behavior رکھیں گے ناں تو کیا ہوگا؟ چیزیں Disrupt ہوں گی، باتیں نہیں ہوں گی، ہم کسی Conclusion کی طرف نہیں جا سکیں گے، دیکھیں، یہ بہت آسان ہے کہ آپ ان پر شور کریں، یہ آپ پر شور کریں، میں ادھر آرام سے ایسے بیٹھ کر سنتا رہوں گا تو آپ ایسا نہ کریں، نثار باز، دیکھیں ہمیشہ سنجیدگی سے بات ہوئی ہے، دیکھیں یہ ہمارے نئے ایم پی ایز صاحبان آئے ہیں۔

(شور)

جناب شفیع اللہ: بس کړئ یار، مړه بس کړئ۔ جناب سپیکر صاحب، سادہ الفاظ میں قانون اور امن معاشرے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں، جب ریڑھ کی ہڈی کمزور ہو تو سارا معاشرہ بکھر جاتا ہے مگر یہاں الٹی گنگا بہتی ہے، میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہاں پر آئین اور قانون کی پاسداری ہے؟ کیا یہاں پر ملک جمہوریت کی طرف گامزن ہے؟ کیا یہاں لاء اینڈ آرڈر بہتر انداز میں چل رہا ہے؟ ہرگز نہیں۔ جناب سپیکر صاحب، ان حالات اور واقعات پر میں تھوڑی بہت روشنی ڈالنا چاہتا ہوں، رجیم چینج کے بعد حالات Totally change ہو چکے ہیں، یہاں قانون اور آئین کو پاؤں تلے روندھ دیا گیا ہے، یہاں جمہوریت کا جنازہ نکال لیا گیا ہے، میں 09 مئی کی بات کروں، میں 26 نومبر کی بات کروں، میں 08 فروری کی بات کروں، میں خان صاحب کو قتل کرنے کی بات کروں، میں اپنے ورکرز کی شہادت اور زخمی ہونے پر بات کروں، میں اپنے Elders اور عورتوں کو سزائیں دلانے پر بات کروں۔ سر، ظلم اور بربریت کی ایک طویل داستان ہے جو نہ رکنے والا سلسلہ ہے لیکن اس لئے خان صاحب نے حقیقت تک پہنچنے کے لئے اس پر جوڈیشل کمیشن بنانے کا مطالبہ کیا تھا لیکن گورنمنٹ اس کے لئے راضی نہ ہوئی کہ پھر دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے گا۔ جناب سپیکر صاحب! اگر یہ ہوتا تو میرے خیال میں حقیقت بہت جلد تشت از بام ہوتی، میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ اس ملک کی بدقسمتی اور ستم ظرفی یہ ہے کہ اس ملک پر نامی گرامی منی لانڈرز مسلط کئے گئے ہیں، اس کے بارے میں خفیہ ایجنسی ہمیں بتا رہی تھی کہ انہوں نے ملک کو دونوں ہاتھوں سے لوٹا

ہے، ان کے سرے محل اور (Avenfield Flats) ایون فیلڈ فلیٹس کی فائلیں دکھا رہی تھی مگر نا معلوم کہ ان کے گناہ کس طرح معاف کئے گئے اور یہ معاف ہوئے۔ جناب سپیکر صاحب، اداروں کے اس اقدام سے ان کی ساکھ مجروح ہوئی ہے، متاثر ہوئی ہے، عوام اور ان کے مابین ایک بہت بڑی Space اور خلیج پیدا ہوئی ہے، اب بھی اداروں کے پاس وقت ہے کہ سچ کا ساتھ دیں، حق کا ساتھ دیں، غیر آئینی کاموں سے پرہیز کریں، ہم چاہتے ہیں کہ بحیثیت پاکستانی ان کا Image بہتر ہو۔ جناب سپیکر صاحب، میں چھبیسویں آئینی ترمیم اور PECA Law (Prevention of Electronic Crimes Act) پیکا قانون کی بات کرتا ہوں، یہ سب Fire fighting دھاندلی چھپانے کے لئے بنایا گیا ہے، میڈیا اور سوشل میڈیا کا گلا گھونٹنے کے لئے بنایا گیا ہے۔ دوسری بات محسن نقوی کی ہو رہی ہے، محسن نقوی کا تذکرہ ہو رہا ہے، محسن نقوی کی شکل میں ہم پر ٹاؤٹس مسلط کئے گئے ہیں، اس بیچارے نے کونسلر کا الیکشن تک نہیں لڑا ہے لیکن کرکٹ سے لے کر پاکستان کی خارجی و داخلی پالیسی سب کا کرتا دھرتا بنایا گیا ہے جو ملک کے لئے بدنامی کا باعث ہے۔ جناب سپیکر صاحب، جب سپریم کورٹ کا ذکر آتا ہے تو سابقہ چیف جسٹس قاضی فائز عیسیٰ کا ذکر ضرور سامنے آتا ہے، چونکہ یہ شخص تاریخ کا جانبدار اور بدنام ترین چیف جسٹس رہا ہے، اس کا کردار جسٹس منیر سے بھی دو قدم آگے تھا، ان کے دور میں جمہوریت پر شب خون مارا گیا ہے، انصاف کا برملا قتل ہوا ہے اور انسانی حقوق بری طرح پامال کئے گئے۔ جناب سپیکر صاحب! سسٹم کو بچانے کے بجائے۔۔۔۔

(شور)

<u>جناب سپیکر:</u> جلال خان، بیٹھ جائیں۔

<u>جناب شفیع اللہ:</u> جناب سپیکر صاحب! سسٹم کو بچانے کے بجائے اس نے ہر غیر قانونی اقدام کی حمایت کی ہے، سہولت کاری کی ہے، قانون کو نقصان پہنچایا ہے، خاص کر انسانی حقوق کی پامالی کی ہے۔ جناب سپیکر صاحب، انہوں نے انتخابات کا ڈھونگ رچا کر عوام کا مینڈیٹ چھینا ہے، یہ ناقابل معافی جرم ہے، یہ ویسے ہی چیختے ہیں، چلاتے ہیں، یہ قومی مجرم ہیں، یہ قانونی مجرم ہیں، ان کے خلاف تعزیرات پاکستان کے تحت کارروائی ہونی چاہیئے۔ جناب سپیکر صاحب! اس چیف جسٹس اور چیف الیکشن کمشنر نے مل کر اپنے عہدوں سے عوام کو دھوکہ دیا ہے، یہ دھوکہ دہی کے مرتکب ہو چکے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، ان دونوں کی مہربانی سے جعلی ایم پی ایز بنے ہیں، جعلی ایم این ایز بنے ہیں، جعلی پارلیمنٹ بنی ہے، جعلی پرائم منسٹر بنا ہے، جعلی President بنا ہے، تاریخ خود کو دہراتی ہے، تاریخ ان کو کبھی بھی معاف نہیں کرے گی، اب یہ بیٹھ کر سینہ تان کر جمہوریت کا راگ الاپ رہے ہیں، جو کہ بڑا عجیب لگتا ہے، ان کے ہوتے ہوئے، ان حالات میں جمہوریت کس طرح پروان چڑھ سکتی ہے، آئین اور قانون کی حکمرانی کیسے آ سکتی ہے، ان حالات کے باعث یہ حالات جوں کے توں رہیں گے۔ جناب سپیکر صاحب! آپ میری طرف دیکھیں، میں آخر میں انہوں نے جو زیادتی کی ہے کہ 50 مساجد اور مدارس کو Demolish کیا ہے، بحیثیت مسلمان ہمارا دل خون کے آنسو رو رہا ہے، ایسا نہیں ہونا چاہیئے، اس کے برعکس انہوں نے لوگوں کو شراب کا پرمٹ دیا ہے، جو بڑا عجیب لگتا

ہے، میں اب اپنے Colleagues کو کہتا ہوں کہ اس کے خلاف Proper اپنے مساجد اور اپنے ایریاز میں جلسے جلوس نکالیں تاکہ ان کے کردار کا پتہ چل سکے شکریہ۔

جناب سپیکر: نثار باز، اس طرح ہے۔

(شور)

جناب محمد نثار: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر، آپ کا انتہائی مشکور ہوں، مجھے ان لوگوں کی تکلیف کا احساس بھی ہے۔۔۔۔۔

ایک رکن: جناب سپیکر صاحب!۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اچھا، آپ میں سے ایک کو بیٹھنا ہوگا، دیکھیں وہ بات کریں اور آپ شور کریں تو پھر آپ بات کریں اور وہ شور کریں، اس طرح تو کام نہیں چلے گا ناں، یہ حکومت کا بلایا ہوا اجلاس ہے۔

جناب محمد نثار: ان لوگوں میں یہ ظرف نہیں ہے کہ حکومتی نمائندہ اٹھ کر اس بنیاد پر کورم Point out کرے تاکہ ان کا جو چہرا ہے، ان کو آئینہ نہ دکھا سکوں۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: نثار باز صاحب، کورم پورا ہے۔ نثار باز کا مائیک On کریں۔

جناب محمد نثار: جناب سپیکر، شکریہ کہ آپ نے اس حساس موضوع پر بولنے کا موقع دیا، میں باجوڑ سے آج اس لئے ہو کر آیا ہوں تاکہ اس ایوان میں باجوڑ کی جو صورتحال ہے وہ بتا سکوں، میں دو تین دن وہاں رہا ہوں، پچھلے دن اور آج کا دن وہاں جو کچھ گزر رہا ہے، میں اس سے اس ایوان کو بھی آگاہ کر سکوں، اس ملک کے جو حکمران طبقہ ہے، اس کو بھی آگاہ کر سکوں، اس ملک کی جو ملٹری اسٹیبلشمنٹ ہے، انٹیلی جنس ایجنسیاں ہیں، اس کو بھی آگاہ کر سکوں، اس لئے میں ادھر آیا ہوں لیکن افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ وہاں ہمارے بھائی، ہماری مائیں، ہماری بہنیں سڑکوں پر خوار ہو رہی ہیں، اس گرمی میں، اس دھوپ میں اپنے گھر بار چھوڑ کر محفوظ مقامات کی طرف نکل رہے ہیں جبکہ پارلیمان کی صورتحال یہ ہے کہ پچھلے دو ڈھائی گھنٹے سے ایک دوسرے پر الزامات لگ رہے ہیں جو ایجنڈا یہاں پر Set کیا گیا ہے کہ پختونخوا میں جو امن وامان کی صورتحال ہے، اس پر آپ لوگوں نے ڈیبیٹ کرنی ہے، بحث کرنی ہے تاکہ ہم کسی ایسے نکتے پر پہنچ جائیں، ان مسائل کا کوئی ٹھوس حل نکالا جا سکے لیکن ٹریژری بینچز کی سنجیدگی کی جو صورتحال ہے وہ اپنی ناقص کارکردگی کو چھپانے کے لئے اپوزیشن ممبران پر الزامات لگا رہے ہیں، بابا میں یہاں ایک سوال پوچھنا چاہتا ہوں کہ رات 11 بجے تک وہاں ماموند سے جو فیملیز نکل رہی تھیں، آئی ڈی پیز بن رہے تھے اور ان کو مختلف سکولوں میں ایڈجسٹ کر رہا تھا، تقریباً 11 بجے تک میں مختلف سکولوں اور کالجوں میں گھوم رہا تھا، جب کہ رات گئے پھر ایک نوٹیفکیشن آیا، ہماری ضلعی انتظامیہ کی طرف سے کہ صوبائی ہوم ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے آرڈر ہے کہ باجوڑ میں فوری کرفیو نافذ کیا جائے، کل سے پورے باجوڑ میں کرفیو نافذ ہوگا، میں یہاں سوال اٹھانا چاہتا ہوں کہ یہ ہوم ڈیپارٹمنٹ صوبائی حکومت کے Jurisdiction میں آتا ہے کہ نہیں؟ یہ ہمارے سی ایم صاحب اور اس کی

کیبنٹ کی Jurisdiction میں آتا ہے کہ نہیں؟ یہ کرفیو وہاں کس نے لگایا؟ ایک طرف لوگ نقل مکانی کر رہے ہیں، ایک طرف لوگوں کو سر چھپانے کے لئے جگہ نہیں مل رہی اور دوسری طرف صوبائی حکومت وہاں پر کرفیو لگا کر لوگوں کے راستوں میں رکاوٹ پیدا کر رہی ہے، گاڑیوں کی صورتحال یہ ہے کہ وہاں ٹرانسپورٹ کا راستہ بند کر دیا گیا ہے، وہاں پر ٹرانسپورٹ کی کوئی سہولت مہیا نہیں، لوگ کیسے وہاں سے نکلیں گے؟ ایک طرف ہماری فورسز ہیں اور دوسری طرف طالبان ہیں، آپ لوگوں نے Agreement کر کے فیض حمید کے ذریعے 40 ہزار طالبان کو اس صوبے میں لائے ہیں، وہی طالبان وہاں پر فساد پھیلا رہے ہیں جو آپ لوگوں نے یہاں جیلوں سے رہا کئے کہ یہ ایک سو بیس افراد کو جو آپ لوگوں کا صدر پاکستان تھا جو دانتوں کا ڈاکٹر تھا وہ آج کل کہاں ہیں؟ جو ایک سو بیس دہشت گردوں کو رہا کر کے ہمارے اس صوبے پر مسلط کر دیا ہے، ان لوگوں کی لڑائی کے بیچ میں عوام پھنس چکے ہیں، وہ مظلوم و محکوم عوام وہ صوبائی حکومت کی طرف بھی دیکھ رہی ہے وہ وفاقی حکومت کی طرف بھی دیکھ رہی ہے کہ خدارا ہمارے لئے کچھ کریں، ہمارے مال و جان اور سروں کو محفوظ بنائیں۔ جناب سپیکر، اس کے لئے ان لوگوں نے جرگے بھی کئے، ہمارے جو قبائلی مشران ہیں، ہمارے جو سیاسی مشران ہیں، انہوں نے اس حوالے سے جرگے بھی کئے، منت سماجت بھی کی کہ کسی بھی طریقے سے آپریشن کو روکیں، یہ آج جو وہاں پر آپریشن شروع ہوا ہے، یہ آپریشن کس کی اجازت سے شروع ہوا ہے؟ آپ لوگ اپنی پوزیشن واضح کر دیں کہ آیا یہ آپریشن سی ایم صاحب کی اجازت سے شروع ہوا ہے یا پرائم منسٹر کی اجازت سے شروع ہوا ہے؟ اگر آپ لوگوں کا یہ کہنا ہے کہ ہم نے صرف Targeted operations کی اجازت دے رکھی ہے تو ماموند کے علاقے میں جو 25 دیہات ہیں، ان 25 دیہات میں کارروائی نہیں ہو رہی ہے بلکہ پورے ماموند جو کہ دو تحصیلوں پر مشتمل ہے، 03 لاکھ 80 ہزار پاپولیشن ہے جس میں 55 ہزار لوگ پچھلے ایک ہفتے میں نکل گئے ہیں وہ 04 لاکھ لوگ جو محصور ہو چکے ہیں، پورے ضلع میں کرفیو نافذ کر دیا گیا ہے، یہ کس کی اجازت پر ہو رہا ہے؟ یہ آپریشن کس کی اجازت سے ہو رہا ہے؟ کیا یہ Targeted operation ہے؟ یہ تو اسی طرح کا میگا آپریشن ہے جس طرح پہلے 22 میگا آپریشن پختونخوا میں ہو چکے ہیں، چاہے کسی بھی گورنمنٹ میں ہو چکے ہیں، اگر آپ لوگوں کا یہ الزام ہے (شور) ذرا اپنے آپ میں برداشت کا مادہ پیدا کریں، میں وہ پولیٹیکل ورکر ہوں جو غیر سنجیدہ بات نہیں کرتا، آپ لوگ اگر مجھ سے یہ Expectation رکھتے ہیں کہ یہ غصے میں آکر کچھ بھی بول لیں گے تو آپ لوگوں کی طرح میں سیاسی نابالغ نہیں ہوں، ذرا سیاسی بلوغت کا مظاہرہ کریں اور سیاسی Maturity کا مظاہرہ کریں، آوازیں کسنا چھوڑ دیں، میں دلیل سے بات کروں گا، آپ ابھی بچوں کی طرح ہیں اور بچے غیر سیاسی ہوتے ہیں، ذرا آرام سے، جب آپ پولیٹیکل Mature ہو جائیں گے تو تب آپ لوگوں کی بات سنی جائے گی۔ جناب سپیکر، باجوڑ میں جو کرفیو نافذ کر دیا گیا ہے، میں صوبائی حکومت اور وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہوں کہ فوری طور پر وہاں سے یہ کرفیو ہٹا دیا جائے جو 55 ہزار لوگ آئی ڈی پیز بنے ہیں، مختلف سکولوں اور کالجوں میں ان کو وہاں رکھا ہے، عوام اپنی مدد آپ کے تحت مختلف سماجی تنظیمیں، مختلف سیاسی پارٹیز ان کو خوراک پہنچا رہی ہیں، ان کے لئے بندوبست کیا جائے، ہمارے صوبے کا جو پی ڈی ایم اے کا ادارہ ہے وہ کہاں پر کھڑا ہے؟ اگر آپ

لوگوں نے اتنا Major action کرنا تھا، پورے باجوڑ میں آپ لوگوں نے کرفیو لگانا تھا تو آپ لوگوں نے پہلے سے ان آئی ڈی پیز کے لئے کیا تیاری کر رکھی تھی؟ آج وہاں جو لوگ ٹینٹوں میں اس گرمی میں پڑے ہیں، نہ بجلی ہے، نہ خوراک ہے اور نہ پانی ہے۔ جناب سپیکر، میں ان مظلوم عوام کا مقدمہ اس ایوان میں رکھنے کے لئے آیا ہوں، یہاں پر شہید مولانا خان زیب کے حوالے سے بھی بات کی گئی، ہمارے مرکزی صدر جناب ایمل ولی خان صاحب کے حوالے سے بھی، میں اس حوالے سے مختصر سا جواب دینا چاہتا ہوں، بارکوال صاحب، ہمارے بزرگ ہیں، اس کی داڑھی بھی ہے، بزرگ آدمی ہیں وہ تو کچھ بھی کہیں، ہم ان کو سنیں گے بھی لیکن دلیل سے جواب دیں گے۔ جناب سپیکر، مولانا خان زیب جس دن شہید ہوا تو اگلے دن ہم نے جنازے میں کھل کر اعلان کیا تھا، ہمارے پراونشل پریذیڈنٹ نے بھی کھل کر اعلان کیا تھا، طالبان نے بھی اس واقعے کی مذمت کی ہے، داعش نے بھی اس واقعے کی مذمت کی ہے، تمام جتنے بھی Militant groups ہیں، اس واقعے سے لاتعلقی کا اظہار کر رہے ہیں، جہاں پر مولانا خان زیب کی شہادت ہو چکی ہے، وہاں پر جو کیمرے لگے تھے تو وہ کیمرے سیکیورٹی اداروں نے اٹھا لئے ہیں، ہم نے کھل کر اس ریاستی اداروں کا نام لیا تھا کہ ہمارا قتل اس ریاستی اداروں نے کیا ہے، ہم نے اس وقت بھی کہا تھا، شاید میجر صاحب کے کان پر یہ باتیں نہیں لگی ہوں یا شاید اس کی مصروفیات زیادہ ہوں، انہوں نے وہ سٹیٹمنٹ نہیں دیکھی ہو گی، پھر ہمارے مرکزی صدر نے باچا خان مرکز میں تھنک ٹینک کا اجلاس کیا، اس کے بعد میڈیا ٹاک پر علی الاعلان کہا، سینیٹ کے فلور پر بھی کہا لیکن میں آپ لوگوں سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ باجوڑ خیبر پختونخواہ کا حصہ ہے، اس صوبے پر آپ لوگ حکمران بیٹھے ہیں، علی امین گنڈاپور یہاں اس صوبے کے سیاہ و سفید کا مالک ہے، ان کی کیبنٹ کے ممبران بیٹھے ہیں، یہاں جتنے بھی سیکیورٹی ادارے ہیں، پولیس فورس ہے، سی ٹی ڈی ہے، آئی بی ہے، سپیشل برانچ ہے، میں ایم آئی اور آئی ایس آئی کی بات نہیں کرتا وہ ملٹری فورسز کے لئے کام کرتے ہیں، یہ باقی ادارے تو ہماری صوبائی حکومت کے Under آتے ہیں، آپ لوگوں نے شہید مولانا خان زیب کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟ آج ان کا ایک مہینہ پورا ہو رہا ہے، کیا آپ لوگوں نے ان کے قاتلوں کو گرفتار کیا ہے؟ کیا آپ لوگوں کی صوبائی حکومت کی طرف سے کوئی ایکشن ہوا ہے؟ نہیں ہوا ہے، یہ منافقت چھوڑ دیں، جب آپ لوگوں سے نہیں ہو سکتا، ہم Direct اپنے دشمن کا نام لیتے ہیں تو پھر ہمیں طعنے نہ دیں، ہمیں طعنے دے دیں اگر آپ لوگوں میں ہمت ہے تو ہمارے ساتھ کھڑے ہو جائیں کیونکہ مولانا خان زیب شہید پورے پختونخوا کا شہید ہے، وہ لر و بر افعان کا شہید ہے وہ اس مٹی کے لئے امن چاہ رہا تھا وہ اس مٹی کی جو اس پختونخوا وطن کی جو وسائل ہیں، یہاں کی جو معدنیات ہیں، اس کا مقدمہ لڑ رہا تھا وہ نوجوانوں میں سیاسی شعور بیدار کر رہا تھا، آج آپ لوگ ہمیں طعنے دے رہے ہیں، یہاں پر ایک بات کی گئی اسفندیار ولی خان صاحب کی، ہمارے ملی رہبر کے حوالے سے، ارے بابا اپنے قد کاٹھ کو دیکھ کر پھر اسفندیار ولی خان صاحب پر الزامات لگاؤ، بہت آئے تھے اسفندیار ولی خان پر الزامات لگانے والے، آج جب کورٹ میں ثابت نہ کر سکے تو وہاں پر اپنی ناک زمین پر رگڑ کر معافیاں مانگ رہے ہیں کہ ہم نے جو الزامات لگائے تھے اسفندیار ولی خان پر، ہم نے وہ تو پولیٹیکل بیان دیا تھا، یہ الزامات کی سیاست چھوڑیں، حقائق پر آئیں، یہاں ایک ایک پارٹی کی اس ملک میں

76 سالوں کی جو کہانی ہے جس کی پاکستان بننے کے بعد جو پیدائش ہوئی ہے، اسٹیبلشمنٹ کی گود سے ہوئی ہے، واحد عوامی نیشنل پارٹی ہے جو برطانوی استعمار کے خلاف بھی لڑ رہی تھی اور آج اس ملک کے استعمار کے خلاف بھی لڑ رہی ہے، اس ملک کی اسٹیبلشمنٹ کے خلاف بھی لڑ رہی ہے، جمہوریت کے لئے بھی لڑ رہی ہے، انسانی حقوق کے لئے بھی لڑ رہی ہے، اس صوبے کے جو وسائل ہیں، اس کے لئے بھی لڑ رہی ہے، آپ لوگوں کو جو حکومتیں مل رہی ہیں، جس بنیاد پر مل رہی ہیں، آپ لوگوں کا جو سابقہ اس صوبے کا وزیر اطلاعات تھا، انہوں نے میڈیا ٹاک میں کہا تھا وہ آج بھی ریکارڈ کا حصہ ہے کہ ہمارے بہت سارے ممبران Affidavit پر دستخط کر کے 2024ء کے جنرل الیکشن میں آئے ہیں، اسی ہاؤس کے لئے Affidavit ہم نے نہیں دیا تھا، آپ لوگوں نے Affidavit پر دستخط کر کے اس ایوان میں آئے ہیں، رات کو صفائیاں دیتے ہو اور صبح یہاں آکر پھر بھڑکیں مارتے ہو۔۔۔۔۔

(شور)

<u>جناب سپیکر:</u> آمنہ سردار صاحبہ، کا مائیک On کر دیں

(شور)

<u>جناب سپیکر:</u> ٹھیک ہے، آپ تشریف رکھیں جی، اچھا آپ میرے ساتھ ایک بات طے کر لیں، بس نثار باز وہ جو ہو گیا وہ ہو گیا، اب آپ میرے ساتھ ایک بات طے کر لیں، دیکھیں اب ہاؤس فل ہے، میں چاہتا تھا کہ ہماری یہ جو نئی ممبران آئی ہیں، یہ تھوڑی تھوڑی بات کر لیں، اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ ایک آدمی ادھر سے سپیچ کرے، ایک ادھر سے سپیچ کرے، آپ اپوزیشن والے دو کریں گے وہ حکومتی ایک کریں گے۔ سہیل آفریدی صاحب، آپ ذرا بیٹھیں پلیز، خیر ہے، آپ حوصلہ رکھیں، بیٹھیں، کوئی یہاں سے نہیں بھاگا جا رہا، آمنہ سردار صاحبہ کو بات کرنے دیں پھر آپ کر لیں، بس ہو گیا، نثار باز صاحب، ہو گیا۔ آمنہ سردار صاحبہ کا مائیک On کریں۔

<u>محترمہ آمنہ سردار:</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ۔ جناب سپیکر، میری سپیچ کا آج دن نہیں ہے کیونکہ میں نے آج نام جمع نہیں کرایا، میں صرف اس بات کے لئے کھڑی ہوئی ہوں کہ اسمبلی میں اتنے غیر پارلیمانی الفاظ بولے گئے، میری آپ سے گزارش ہے کہ یہ لچھے، لفنگے اور چمچوں اس قسم کے الفاظ اس ایوان کے ساتھ Suitable نہیں، میری گزارش آپ سے یہ ہے کہ اس قسم کے جتنے بھی الفاظ آج استعمال ہوئے ہیں، اسمبلی میں ان کو Expunge کیا جائے۔ بہت شکریہ۔

<u>جناب سپیکر:</u> میں بڑا معذرت خواہ ہوں آنریبل ممبر صاحبہ، یہ جو لوگ ایسے الفاظ اپنے منہ سے بولتے ہیں، ان کو اس بات کا احساس کرنا چاہیئے، جب میں نے پہلے کہا کہ یہ Live جا رہا ہے، یہ تاریخ کا حصہ ہے، ایسے الفاظ نہ بولیں جس پر بعد میں شرمندگی ہو اور جنہیں Expunge کرنا پڑے، میں کوئی بھی لفظ نہیں Expunge کر رہا، یہ اسی طرح ہی رہے۔ جناب ڈاکٹر احتشام خان۔

جناب احتشام علی (معاون خصوصی صحت): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب، جس مسئلے پر ایوان میں، میرے خیال میں یہ دوسرا سیشن ہے یا تیسرا، جس دور سے ہم گزر رہے ہیں جن مشکلات سے یہ صوبہ گزر رہا ہے وہ سب کے سامنے ہے، ہم اس ایوان میں اس لئے آئے ہوئے ہیں کہ ہم اپنی قوم کی، اپنے لوگوں کی ترجمانی کر سکیں، اس خیبر پختونخوا کی عوام کو سہولتیں دے سکیں، ان کے لئے آسانیاں پیدا کر سکیں، میں یہ برملا کہتا ہوں کہ خیبر پختونخوا کی گورنمنٹ نے جناب وزیر اعلیٰ علی امین گنڈاپور صاحب کی قیادت میں جو Steps لئے ہوئے ہیں وہ سارے پریس، میڈیا اور سوشل میڈیا پر موجود ہیں، مجھے History بتائیں، اس صوبے کی History نکالیں کہ اگر ایک وزیر اعلیٰ نے اس طریقے سے اپنے صوبے کی نمائندگی کی ہو، اپنے صوبے کے لوگوں کی دل کی بات کی ہو تو مجھے جرمانہ کریں (تالیاں) لیکن کم از کم اس چیز پر ہم نے اکٹھے ہونا ہے کہ ہم نے اس صوبے میں امن وامان کو بحال رکھنا ہے۔ جناب سپیکر، میں تھوڑی سی History اس ہاؤس کو بتانا چاہوں گا تاکہ میرے لوگوں کو بھی پتہ چلے، ہمیں Root causes جن کے Main causes ہیں، اس پر کام کرنا ہے کہ ہمارے صوبے میں دہشت گردی کیوں ہے؟ لوگ کیوں دہشت گرد بن رہے ہیں؟ وہ کون سی وجوہات ہیں؟ جناب سپیکر، جب برصغیر پر انگریز حکومت کر رہے تھے تو اس وقت کے جو سیکرٹری آف اسٹیٹ یا وائسرائے تھا، ان کو ٹاسک دیا گیا کہ آپ اس برصغیر کے لئے ایک قانون بنائیں، برٹش پارلیمنٹ نے دیا پھر اس پر کام شروع ہوا، جب انہوں نے مسودہ تیار کیا اور وہ جاکر برٹش پارلیمنٹ کے سامنے House of common کے سامنے وہ مسودہ رکھا گیا کہ یہ برصغیر کے لوگوں کے لئے ہم نے یہ قانون بنوایا ہے، آپ اس کو اسمبلی سے پاس کروائیں، اس ٹائم اس طرح ہوا کہ جب وہ قانون پڑھا گیا تو انہوں نے اس ٹائم اس پر انگلیاں اٹھائیں، اس کو Reject کرنے کا کہا، وائسرائے نے سپیکر صاحب سے ٹائم لیا کہ آپ مجھے تھوڑا ٹائم دیں، میں آپ کو Brief کر لیتا ہوں، پھر آپ کی مرضی ہے، اس ہاؤس کی مرضی ہے کہ یہ قانون پاس کرنا چاہتے ہیں یا نہیں چاہتے، جب انہوں نے اجازت دے دی، وائسرائے صاحب کھڑا ہو گیا تو انہوں نے پہلا کوئسچن ہاؤس سے کیا کہ آپ مجھے بتائیں گے کہ آپ نے مجھے برصغیر میں کس چیز کے لئے اپوائنٹ کیا ہوا تھا؟ کیا ان لوگوں کو مٹھی میں رکھنا ہے یا ان کو Fundamental rights دینے ہیں، سارے ہاؤس سے یہ جواب آیا کہ نہیں، ہم نے آپ کو Fundamental rights کے لئے نہیں بھیجا کہ آپ لوگوں کو اپنے بنیادی حقوق دے دیں، ہم نے آپ کو اس لئے بھیجا ہے کہ آپ برصغیر کو مٹھی میں رکھیں کہ ہمارے احکامات کا پابند ہو تو پھر یہ آج کل اس ملک میں جو قانون نافذ ہے، CRPC (Code of Criminal Procedure) کی شکل میں، CPC (Code of Civil Procedure) کی شکل میں، Limitation کی شکل میں، جتنے بھی آپ ان کو اٹھا کر پڑھیں تو آپ کو اپنا CPC, 1909 کا ملے گا، آپ کو اپنا CRPC,1858 کا ملے گا۔ جناب سپیکر، اس CPC کو، اس CRPC کو ایک بندے نے چھیڑا تھا کیونکہ یہ Fundamental rights نہیں دیتا، آپ نے سنا ہو گا کہ جب ضمانتیں ہو جاتی ہیں، کسی بندے کو سپریم کورٹ ضمانت دیتا ہے، بیچارے کی 10 سال پہلے موت واقع ہو چکی ہوتی ہے وہ جیل میں ویسے ہی مر جاتا ہے، اس سسٹم کو ایک ہی بندے نے چیلنج کیا تھا جس کا نام ہے عمران خان وہ CRPC, CPC جو

Right implemented قانون ہے، اس میں انہوں نے سات سو امنڈمنٹ Propose کی تھیں، جب ان لوگوں کو پتہ چلا کہ یہ تو اپنی قوم کو آزاد کرا رہا ہے، یہ تو اپنی قوم کی بات کر رہا ہے تو پھر یہ رجیم چینج ہوا جو سب کے سامنے ہے۔ جناب سپیکر، میں ایک بات کرتا ہوں، میرا ایک گلہ بھی ہے، یہ میں برملا مولا فضل الرحمان صاحب سے بھی کرتا ہوں کہ مولانا صاحب، آپ نے اس ملک میں حکومت کی، ہر حکومت کا حصہ بنے، ہم نے سنا ہے، آپ سے ہی سنا ہے کہ ہمارے علماء کرام ہمارے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ورثاء ہیں تو مجھے بتائیں؟ اس ملک میں قانون وہ Implement کرتا ہے؟ میرا عالم کیا کر رہا ہے؟ میرا عالم چندوں پر چل رہا ہے، آپ نے میرے عالم کو ڈپٹی کمشنر اور اسسٹنٹ کمشنر کیوں نہیں بنایا، آپ نے ان کے لئے جنگ کیوں نہیں کی، آپ نے ان کو ڈی پی او، ڈی آئی جی اور آئی جی کیوں نہیں بنایا؟ آپ نے اس ایوان میں یہ آواز کیوں نہیں اٹھائی کہ یہ میرے نبی کے وارث ہیں، ان کو Empower کر دو، اس کے لئے میں پی ایم ایس اور سی ایس ایس میں کوٹہ مانگو، آپ نے کیوں نہیں مانگا ہے، آج آپ دیکھ لیں، میں آپ کا چھوٹا بچہ، اپنے چھوٹے بچے کو کچھ نہیں کہہ سکتے لیکن ایک بندہ آکر امام مسجد سے کہتا ہے کہ نکلو، آپ ٹائم پر نہیں آئے ہو، یہ ہے آپ کے دین کی خدمات؟ ہم نے سارے سسٹم کی Overhauling کرنی ہے، ہم نے ان چیزوں میں نہیں پڑنا کہ کون کیا کر رہا ہے؟ ہم جس مقصد کے لئے اس ایوان میں آئے ہیں، ہم نے وہ ڈیلیور کرنا ہے۔ جناب سپیکر، نثار باز صاحب نے بات کی، بالکل ہم اس کو Endorse کرتے ہیں جس کے ساتھ بھی زیادتی ہو جس کے ساتھ بھی ظلم ہو تو ان شاءاللہ تعالیٰ ہم پوچھیں گے (تالیاں) یہ خیبر پختونخوا کی گورنمنٹ Stand لے گی اور خیبر پختونخوا کی گورنمنٹ نے علی امین خان کی قیادت میں Stand لیا بھی ہے، ہمارے جتنے بھی اگر باجوڑ میں ہیں، اگر مومند میں ہیں، اگر نارتھ وساؤتھ وزیرستان میں ہیں، ساروں کے جرگے بلائیں، ساروں کے ساتھ بیٹھکر، ہم نے اپنے لوگوں کو اعتماد میں لینا ہے، ان لوگوں کی مرضی کے مطابق ہم نے کام کرنا ہے، ان شاءاللہ تعالیٰ جس طرح میں نے کہا کہ ساری چیزوں پر ہم نے بات کرنی ہے، یہ اپوزیشن کا کام ہے کہ اگر ہم کوئی غلط کام کر رہے ہیں، فرض کریں، میرے پاس ہیلتھ کی Responsibility ہے تو بالکل یہ میرے بھائی ہیں، یہ مجھے Point out کر لیں، پھر دیکھ لیں کہ اگر ہم اس پر کام کرتے ہیں تو ٹھیک ہے اگر نہیں کرتے تو بالکل کھڑے ہو جائیں کہ یار آپ سسٹم کے ساتھ زیادتی کر رہے ہیں، ان شاءاللہ ہمارا یہ جدوجہد جاری رہے گا، خان صاحب کے لئے وہ الفاظ نہ بھول گیا اور نہ میں بھول سکتا ہوں لیکن سارے مسائل کا ایک ہی حل ہے اور وہ ہے عمران خان۔ پاکستان زندہ باد۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر:</u> باباجی گرپال سنگھ، کا مائیک On کریں۔

<u>جناب گرپال سنگھ:</u> اول اللہ نور اپایا قدرت کے۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: آپ گرپال سنگھ کو اجازت دے دیں پھر آپ کریں، آپس میں آپ نہ لڑیں ناں، بات سنیں، یہ جو ہمارے ینارٹی سے معرزز ممبران ہیں، اقلیتوں سے، آج ینارٹی کا عالمی دن بھی ہے، ان کو بھی بات کرنے دیں، اس حوالے سے قرارداد بھی پاس کرنی ہے۔

(تالیاں)

جناب گرپال سنگھ: تھینک یو، جناب سپیکر، اول اللہ نور اپایا قدرت کے سب بندے، ایک نور سے سب جگ ایجیا کون بھلے کو مندے۔ مفہوم: (خدانے اپنے نور سے سب مخلوق کو پیدا کیا) اسی سے کائنات تو پھر کونسا شخص افضل اور کونسا نیچے ہے، میں آج اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں اور قائد مولانا فضل الرحمان صاحب کی پوری قیادت کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے مجھے اپنی ینارٹی کمیونٹی خیبر پختونخوا اور پاکستان کی خدمت کا موقع دیا، اس کے ساتھ ساتھ میں بتاتا چلوں، ہماری منہ بولی بھاشا پنجابی ہے، پاک کہتے ہیں پاک کو اور ستان کہتے ہیں سرزمین کو، یہ وہ پاکستان ہے، یہ وہ پاک دھرتی ہے، جہاں پر باباگرونانک کا جنم بھی ہوا اور جائے وفات بھی۔ جناب سپیکر! پاکستان کی دھرتی سکھ قوم کے لئے اتنی مقدس ہے جتنا مسلمانوں کے لئے خانہ کعبہ، میں سکھوں کی بات کروں، ہم خود کو پاکستانی نہیں بلکہ Triple Pakistani کہلاتے ہیں، اس کی Basically وجہ یہ ہے کہ 1947ء میں ہمارے آباؤاجداد نے یہاں پر رہنے کا، مرمٹنے کا فیصلہ کیا تھا، اس وقت میں اگر قبائلیوں کا ذکر نہ کروں تو وہ غلط ہوگا چونکہ میرا تعلق ڈسٹرکٹ خیبر سے ہے، میں قوم ملک دین خیل سے ہوں، جناب سپیکر! قبائلی وہ لوگ ہیں کہ جنہوں نے ہمیں کہا کہ اگر آپ لوگ یہاں سے ہندوستان جانا چاہتے ہیں تو ہم آپ لوگوں کو لے کر جاتے ہیں، پہلے ہم اپنی قربانیاں دیں گے، اس کے بعد آپ لوگوں کو یہاں سے جانے دیں گے لیکن چاہے وہ خیبر ہو، اورکزئی ہو یا کرم ہو، جہاں پر اس وقت میرے پاکستان کی تقریباً 18 ہزار سکھ کمیونٹی ہیں، اگر اس وقت سے یہ پاکستان میں آباد ہے تو یہ قبائلیوں کی بدولت، میں Appreciate کرتا ہوں کہ ہم اپنی قبائلیوں کی نمائندگی کرتے ہیں، اس کے ساتھ ساتھ جب بھی پاکستان میں امن اور خوشحالی کی بات آتی ہے تو یہ امن اور خوشحالی سکھ کمیونٹی کی بھی ہے لیکن بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑرہا ہے کہ آج ہم کیا کر رہے ہیں، آیا ہم امن کی بات کر رہے ہیں، امن کے لئے ہم اتنا سنجیدہ ہیں، بڑی شرم کی بات ہے کہ ہم ایک ایک پر الزام لگاتے ہیں اور ہر دوسرا دوسرے پر الزام لگاتا ہے، یہ کیا چل رہا ہے، کوئی کہتا ہے کہ کمیٹی بناتے ہیں، کوئی کہتا ہے کہ نہیں بناتے، کوئی کہہ رہا ہے کہ فیڈرل کا کام ہے، کوئی کہتا ہے کہ صوبے کا کام ہے تو پھر ہمارا کیا کام ہے؟ اٹھارہویں ترمیم کے تحت سیکیورٹی کنٹرول کرنا کس کی ذمہ داری ہے؟ قبائلی لوگوں نے اس وطن کی امن کے لئے بہت قربانیاں دی ہیں، سکیورٹی فورسز کے علاوہ یہ جو بارڈرز ہیں، چاہے وہ وزیرستان ہے، چاہے وہ مہمند ہے، چاہے وہ باجوڑ ہے، چاہے وہ خیبر ہے وہ انہوں نے سنبھالا ہوا ہے لیکن آج بدقسمتی سے بڑی شرم کی بات ہے کہ ہم قبائلیوں کے ساتھ کیا کر رہے ہیں، آج 11 اگست ینارٹی کا Day ہے، قائداعظم محمد علی جناح نے 14 اگست 1947ء سے پہلے ینارٹی سے خطاب کیا کہ آپ لوگ یہاں پر آزاد ہیں، آپ لوگوں کو ہر قسم کی آزادی ہے، یہی وجہ تھی کہ ہم تمام تر کمیونٹی کے لوگ یہاں پر رہ رہے ہیں، ہمارے لوگ یہاں پر رہ رہے ہیں وہ آئین وقانون

سے باخبر ہیں، ہم قرآن پاک سے باخبر ہیں کہ یہاں پر ہمارے یہ Rights ہیں، ٹھیک ہے، ہمارے آئین وقانون میں سب کچھ ہے لیکن بد قسمتی کے ساتھ میں بات کرتا چلوں کہ چاہے وہ آئی ڈی پیز ہوں، خیبر سے آتے ہوں، اورکزئی سے آتے ہوں، کرم سے آتے ہوں تو سکھ کمیونٹی نے اپنی مدد آپ کے تحت تمام آئی ڈی پیز کو سنبھالا، کبھی ہم حکومت پر بوجھ نہیں بنے وہ اسی وجہ سے کہ ایسے حالات میں اگر ہم اپنے پاکستانیوں کی Help نہیں کر سکتے تو کم سے کم اپنی کمیونٹی کی تو کریں، اس وقت خیبر پختونخوا میں ہر ایک کے ساتھ جو ظلم وزیادتی ہوئی ہے، نہ مسجد بچی ہے، نہ امام بارگاہ بچا ہے، نہ چرچ بچا ہے اور نہ سکول بچا ہے، نہ کوئی امام بچا ہے، ہر ایک کے ساتھ جو ظلم ہوا ہے (تالیاں) لیکن ہم چاہتے ہیں، کم سے کم یہاں پر جو سکھ کمیونٹی ہے وہ امن پسند ہے وہ محبت وپیار کی بات کرتے ہیں، پاکستان ہمارا ہے، یہ سارے ادارے، یہ جو ہمارے سیاسی لوگ ہیں، یہ پاکستان کا حصہ ہے، میں ہر ایک سیاسی پارٹی کو پاکستانی سمجھتا ہوں لیکن بد قسمتی سے ہم آج کس طرف جارہے ہیں، بڑی شرم کی بات ہے کہ پچھلے تین چار سیمینارز میں امن کی بات کی جارہی ہے لیکن ہم یہاں پر بھی سیاست کر رہے ہیں، اس کے لئے سنجیدہ ہوں، باہر دوسرے ممالک جو ہمارے ساتھ آزاد ہوئے وہ آج کہاں سے کہاں پہنچ گئے ہیں لیکن ہمارے لئے شرم کی بات ہے کہ آج بھی ہم امن کا رونا رو رہے ہیں، مطلب یہ ہے کہ ہمیں سوچنا چاہیئے، ہم پاکستان میں اگست کے مہینے میں جشن منارہے ہیں لیکن ہم کس طرف چل رہے ہیں اگر ہمارا حال یہ ہو گا تو ہم کس خوشحالی کی طرف جارہے ہیں، میں چاہ رہا تھا کہ میں یناریٹی پر بھی بات کروں چونکہ آج یناریٹی کا Day ہے، میری ریکویسٹ یہ ہے کہ میں نہ حکومت میں ہوں، نہ میں اپوزیشن میں ہوں لیکن میری حکومت اور تمام جتنی پارٹیاں ہیں، ان سے ریکویسٹ ہے کہ جہاں جہاں پر ہمارے ایشوز ہیں، جس جس کمیٹی کے ساتھ پڑے ہیں، اس پر ہماری Help کریں، آج 69 سال ہونے کو ہیں لیکن سکھ کمیونٹی جو اس صوبے کی ایک بہت بڑی کمیونٹی ہے، ان کی جو ایک میرج بل ہے وہ پاس نہیں ہوا، پنجاب میں پاس ہوا ہے، میں 11 اگست کے دن کے مناسبت سے آپ لوگوں سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ کم سے کم ہمارے اس بل کو ہاؤس میں لایا جائے۔ جناب سپیکر! اس کے ساتھ ساتھ مسیحی کمیونٹی بھی پاکستان کا بہت بڑا حصہ ہے، دوسرے صوبوں میں ان کے لئے قانون سازی ہوئی ہے لیکن یہاں پر اس صوبے میں جن کی بہت بڑی اکثریت ہے، ان کے لئے جو بل کا ڈرافٹ ہے وہ ابھی بھی لاء ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ پڑا ہے، ان کی جو ریگولیشن ہے وہ ابھی تک رہ گئی ہے، ہم چاہتے ہیں کہ یہ جس کمیٹی کے پاس ہوں وہ کریں۔ جناب سپیکر! یہاں پر کیلاش کمیونٹی کی جو بات ہو رہی ہے، ان کا بھی وہ میرج بل رہتا ہے، ہم چاہتے ہیں کہ اس پر بھی کام ہو، اسی طریقے سے میرے صوبے میں 18 سے زیادہ سکھ کمیونٹی کے لوگ ٹارگٹ ہوئے ہیں، ہم نے ہمیشہ ٹیبل ٹاک کی بات کی ہے، ہم کبھی Protest کر کے نہیں آئے کیونکہ ہم نہیں چاہتے کہ یہاں ملک کی بدنامی ہو، کینیڈا میں خالصتانی ٹارگٹ ہوتا ہے، وہاں پر انویسٹی گیشن اس لیول کی ہوتی ہے کہ ان کا پرائم منسٹر کھڑا ہو کر دنیا کو بتاتا ہے کہ اس کے پیچھے کون Involve ہے لیکن بد قسمتی سے یہاں پر مسجدوں میں واقعات ہوتے ہیں، مندروں میں ہوتے ہیں، سیکھوں کو کبھی رکشوں میں مارتے ہیں اور کبھی دکانوں میں لیکن کوئی پوچھنے والا نہیں ہے، آیا ہم خود کو حکومت سمجھیں، ہم خود کہیں کہ ہم ملک خود چلاتے ہیں، ادارے ہمیں دیکھتے

رہیں، میری ریکویسٹ یہ ہے کہ ان کی تحقیقات کی جائے،اس کے ساتھ ساتھ یہاں کرسچین کمیونٹی کے ایک چرچ میں جو ایک Blast ہوا تھا جس کے لئے فیڈرل گورنمنٹ نے پیسے دیئے لیکن صوبے کے لوگوں نے اس کو(EndowmentFund) انڈومنٹ فنڈ بنادیا،ان کا جو حق ہے وہ بھی مارا گیاہے،اسی طریقے سے ہندو کمیونٹی کا جو میرج بل ہے وہ بھی یہاں پر پھنسا ہوا ہے، ہم چاہتے ہیں کہ آج کے دن،آپ سے ریکویسٹ کرتے ہیں کہ جن جن کمیٹیوں کے ساتھ ہمارے معاملات پڑے ہیں، چاہے وہ20فی صد کوٹہ ہو، چاہے وہ50فی صد کوٹہ ہو تو خدا کے لئے ینارٹی بھی پاکستان سے پیار کرتی ہے، یہ بھی اس ملک کا حصہ ہے،آپ لوگوں سے عاجزانہ ریکویسٹ ہے کہ کم سے کم ینارٹی کے ڈے پر ینارٹی کے لئے کچھ ہو جائے، جناب سپیکر صاحب!میں آپ کا بہت شکریہ ادا کرتا ہوں، میرے ساتھ عسکر پرویز بھی ہے، ہم ینارٹی کی طرف سے ایک قرار داد لے کر آئے ہیں اگر وہ بھی پیش ہو جائے، صرف اور صرف دومنٹ میں۔Thank you so much۔

<u>جناب سپیکر:</u> عسکر پرویز صاحب،آپ کوئی بات کرنا چاہیں گے ؟

<u>جناب عسکر پرویز:</u> نہیں جی، تھینک یو۔بس ہو گئی جی۔

<u>جناب سپیکر:</u>اس طرح ہے کہ قرار دادیں پیش ہونی ہیں،دو تین قرار دادیں ہیں وہ لے لیتے ہیں۔آفریدی صاحب، آپ اور یہ شفیع جان صاحب بڑے جذباتی ہیں،آپ کہاں بیٹھے ہوئے ہیں؟

<u>محترمہ اشبر جان جدون:</u>جناب سپیکر صاحب،۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> محترمہ اشبر جان جدون صاحبہ نے سب سے پہلے آپ نے اپنا نام دیا تھا،آپ پرسوں بات کر چکی ہیں ناں۔Kindly آپ چھوڑ دیں،اب میں ان کی یہ قرار دادیں لے لوں،بس ٹھیک ہے،آج آپ ذرا صبر کر لیں، خیر ہے،ابھی جلال بولے گا تو پھر آپ کی باری آئے گی۔

<u>محترمہ اشبر جان جدون:</u> نہیں، جناب سپیکر،اس دن بھی انہوں نے بات کی تھی(تالیاں)أَعُوذُ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيۡطَـٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔آج تو سب سے پہلے میں ینارٹی کے اپنے بھائیوں کو11اگست ینارٹی ڈے کی مبارکباد دیتی ہوں(تالیاں)اور یہ اعزاز بھی میری پارٹی کو جاتا ہے کہ 11اگست 1947ء کو قائداعظم کی تقریر جس میں انہوں نے ینارٹی کو Quote کر کے تقریر کی تھی اور کہا تھا کہ یہ ہمارے ساتھ Equal پاکستانی ہونگے،اس کو مدنظر رکھتے ہوئے11اگست2009ء میں پیپلز پارٹی کی گورنمنٹ نے11اگست کو ینارٹی کا دن قرار دیا،اس لئے میں ان کو پیپلز پارٹی کی طرف سے خصوصی مبارکباد پیش کرتی ہوں(تالیاں)جناب سپیکر! تھوڑا سا آگے چلتی ہوں،آپ کا بہت بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے تھوڑا سا ٹائم دے دیا،آپ ہی کی بات سے میں سٹارٹ کروں گی کیونکہ آپ نے کہا تھا کہ کچھ اسمبلیوں میں مچھلی بازار بنا ہوا ہے، ہماری اسمبلی بڑے اچھےSmooth طریقے سے چلتی رہی ہے۔جناب سپیکر صاحب، پنجاب میں مچھلی بازار اپوزیشن نے بنایا ہوا ہوتا ہے،وفاق میں بھی اپوزیشن نے مچھلی بازار بنایا ہوا ہوتا ہے،یہاں پر اپوزیشن کو مبارک ہو کہ جس نے ڈیڑھ سال Smoothly اس اسمبلی کو چلنے

دیا ہے، بہت بہت Congratulation to opposition۔ اب آگے بات یہ ہے کہ آج اس اسمبلی میں بدمزگی پیدا ہوئی جس کے لئے میں بھی معذرت خواہ ہوں، تمام اپوزیشن کی طرف سے بھی معذرت خواہ ہوں لیکن وہ بدمزگی کیوں پیدا ہوئی کیونکہ یہاں پر ایک معزز ممبر نے اپنی چھوٹی عمر کے ساتھ ساتھ چھوٹے دماغ کا مظاہرہ کیا، چھوٹی بات کرتے ہوئے انہوں نے جو شعر پڑھا، اس پر مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے جس قسم مرضی ہو، شعر پڑھیں لیکن انہوں نے لیڈیز کی طرف یوں ہاتھ پھیلا کر کہا کہ ہر شاخ پر الو بیٹھا ہے، یہ چیز ناقابل قبول ہے، Sorry to say، اس لئے بدمزگی پیدا ہوئی، بھئی سب کو کہہ دوناں، صرف خواتین کو کیوں Quote کرتے ہو۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہاں اسمبلی میں معزز ایوان میں جو باتیں ہوتی ہیں، ہمیشہ یہ کہتے ہیں کہ پختون پختون پختون، یہ سب ٹھیک ہے، بہت مہذب لوگ ہیں، مجھے پتہ ہے، میں خود پختون ہوں، جدون پہلے گندف سے پختونوں کے علاقے سے ہی تھے لیکن یہاں پر صرف پختون ہی نہیں، یہاں پر چترالی ہیں، یہاں پر کیلاشی ہیں، یہاں پر سرائیکی ہیں، یہاں پر ہندکو سپیکنگ ہیں، آپ دیکھیں، یہ کوہاٹ اور پشاور کے لوگ پھر ہزارہ کا جو بیلٹ ہے، یہ سارے لوگ ہمارے لئے غیرت مند اور سارے لوگ ہمارے لئے مہذب اور معزز ہیں، اس لئے جب بھی آپ Address کریں تو پورے کے پی کی تمام Linguistic قوموں کو Address کیا کریں، اب آگے جناب سپیکر! میں چھوٹی سی ایک اور بات کرنا چاہتی ہوں، ادھر ایک معزز ممبر کھڑے ہو کر انہوں نے بھٹو صاحب کا حوالہ دیا، چلیں جو بھی ہوا، میں آپ کے لیڈر کو بھی کچھ نہیں کہتی کیونکہ ہر بندہ اپنے لیڈر کے پیچھے چلتا ہے، اس کے ویژن کو لے کر چلتا ہے، مقصد سب کا عوام کی خدمت ہوتی ہے لیکن بھٹو صاحب کی بات میں کرتی، چلی جاؤں کہ ہمارے بھٹو صاحب جب جیل میں تھے تو لوگوں نے خود سوزیاں کیں، لوگوں نے خود کو جیل کے آگے آگ لگائی، لوگوں نے کسی کور کمانڈر کے گھر پر حملہ نہیں کیا، کسی شہداء کی یادگار کو نہیں جلایا، کسی معزز ایوان کو یا کسی ادارے کو نہیں جلایا۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: آپ بھی دور نکل رہی ہیں۔

<u>محترمہ اشبر جان جدون</u>: انہوں نے خود سوزیاں کیں، انہوں نے خود کو جلایا، خود مار کھائی۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: عبید خان، آپ رولز کو ریلیکس کرا لیں۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

<u>جناب عبید الرحمان</u>: شکریہ۔ جناب سپیکر، Rule 240 کے تحت Rule 124 کو معطل کر کے مجھے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دے دی جائے۔

<u>Mr. Speaker:</u>The motion before the House is that the rule 124 may be suspended under rule 240 and allow the honorable Member to move the resolution? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The 'Ayes' have it. The rule is suspended. Mr. Ubaidur Rehman, MPA, to please move joint resolution in the House.

قرار دادیں

<u>جناب عبیدالرحمان:</u> شکریہ، جناب سپیکر! خیبر پختونخوا کی صوبائی اسمبلی کا یہ معزز ایوان انتہائی افسوس اور تشویش کے ساتھ اس امر کی سخت مذمت کرتا ہے کہ وفاقی دارالحکومت اسلام آباد میں حکومت وقت کی جانب سے اللہ تعالیٰ کی گھروں یعنی مساجد کو مسمار کیا جارہا ہے جبکہ بیک وقت شراب خانوں کے لائسنسز جاری کئے جارہے ہیں، یہ ایوان قرار دیتا ہے کہ مساجد کی مسماری، قرآن وسنت کی تعلیمات، آئین، اسلامی جمہوریہ پاکستان، قرارداد مقاصد اور ملت اسلامی کے مذہبی جذبات کی کھلی توہین ہے، قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اس سے بڑھ کر کون ظالم ہے کہ اللہ کی مسجدوں میں اللہ کے ذکر کو روکے اور ان کی ویرانی کی کوشش کرے، شراب کے بارے میں قرآن مجید میں ارشاد ہے کہ اے ایمان والو! شراب، جواء، بت اور پانسے شیطان کے گندے کام ہیں، سوان سے بچو تاکہ تم فلاح پاؤ۔ یہ ایوان سمجھتا ہے کہ یہ اقدامات اسلامی تشخص پر براہ راست حملہ، آئین و شرعی اصولوں کی خلاف ورزی اور عوام کے مذہبی جذبات کو مجروح کرنے کے مترادف ہیں۔

لہذا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ اسلام آباد میں مساجد کی مسماری فی الفور بند کی جائے، شراب خانوں کے تمام جاری شدہ لائسنسز فوری طور پر منسوخ کئے جائیں اور پاکستان کے اسلامی تشخص، آئین اسلامی دفعات اور عوام کے مذہبی جذبات کے تحفظ کو ہر سطح پر یقینی بنایا جائے۔

<u>Mr. Speaker:</u> Is it the desire of the House that the resolution moved by the honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The ‘Ayes’ have it. The resolution is passed unanimously.

عسکر پرویز صاحب، آپ اپنی قرارداد پیش کرلیں، جدون صاحبہ، اب آپ بیٹھ جائیں، آپ کا Time end ہو گیا ہے، بیٹھ جائیں پلیز۔

<u>جناب عسکر پرویز:</u> شکریہ، جناب سپیکر، خداوند یسوع مسیح کے نام سے آپ سب کی سلامتی ہو۔ جناب سپیکر، آج پاکستان میں اقلیتوں کا دن منایا جارہا ہے اور بابا گرپال سنگھ نے کافی حد تک بات کر دی ہے، میں اس میں کچھ ایڈ کرنے کی As such ضرورت نہیں ہے لیکن میں صرف یہ کہنا چاہونگا کہ ہم لوگ اس ملک کے برابر شہری ہیں، ہمارا بھی اس ملک سے اتنی محبت ہے، جتنی ایک عام شہری کی ہوتی ہے، ہم لوگوں نے بھی اس ملک کے لئے قربانیاں دی ہیں۔ جناب سپیکر، پاکستان بنتے ہوئے ایس پی سنگھا صاحب نے پنجاب اسمبلی میں جو Decisive vote تھا وہ ایس پی سنگھا صاحب کا تھا جس کی وجہ سے پنجاب کا جو اتنا بڑا رقبہ تھا وہ پاکستان کا حصہ بنا ہے، آج پنجاب پاکستان کا جو ایک بڑا حصہ بنا ہے وہ اقلیتوں کی ایک سپیشل ووٹ کی وجہ سے بنا تھا، اس وجہ سے ہم لوگ بھی یہاں پاکستان میں رہتے ہیں اور پاکستان کی ترقی و خوشحالی چاہتے ہیں، چاہے وہ ہیلتھ کا سیکٹر ہو یا تعلیم کا سیکٹر ہو، اس کے اندر ہم لوگوں نے بہت زیادہ ورکنگ کی ہے۔ جناب سپیکر! یہ قرارداد میں اسپیشلی کرسچن کمیونٹی کی طرف پیش کرنا چاہوں گا۔

ہر گاہ کہ خیبر پختونخوا اسمبلی پاکستان میں اقلیتوں کے مذہبی حقوق، فروغ اور تحفظ کی اہمیت کو تسلیم کرتی ہے اور ہر گاہ کہ پاکستان کا آئین تمام شہریوں کو ان کے مذہبی وابستگی سے قطع نظر یکساں حقوق اور تحفظ کی ضمانت دیتا ہے، ہر گاہ کہ مذہبی اقلیتوں نے ہمارے سماجی، اقتصادی اور ثقافتی زندگی میں نمایاں کردار ادا کیا ہے، یہ منظور کیا جاتا ہے کہ خیبر پختونخوا اسمبلی اقلیتی حقوق کے دن کا احترام کرتی ہے تاکہ بین المذاہب ہم آہنگی کا احترام کیا جا سکے، اقلیتوں کے مذہبی حقوق کے تحفظ اور فروغ کے لئے اپنے عزم کی توثیق کرتی ہے، تمام سٹیک ہولڈرز سے اپیل کرتی ہے کہ وہ اقلیتوں کو درپیش چیلنجز کو حل کرنے کے لئے مل کر کام کریں اور متعلقہ کمیٹیوں کو ہدایت کرتی ہے کہ وہ اقلیتی برادری کے لئے پالیسیاں مرتب اور تجویز کریں۔ مزید یہ اسمبلی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ اقلیتوں کی حفاظت، سیکیورٹی اور شمولیت کو یقینی بنانے کے لئے ٹھوس اقدامات کرے۔ جناب سپیکر! اس میں۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> بس ہو گیا، آپ کا ریزولیوشن پیش ہو گیا۔

<u>جناب عسکر پرویز:</u> جی جی ٹھیک ہے، اس قرارداد میں میرے ساتھ وزیر قانون صاحب Signatory ہیں۔ سر، یہ میں کہنا چاہ رہا ہوں کہ یہ جائنٹ ریزولیوشن ہے، وزیر قانون صاحب، اس میں میرے ساتھ Signatory ہیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> جناب آنریبل منسٹر صاحب، آپ نے بھی اس پر سائن کیا ہوا ہے، آپ اس پر کچھ کہیں گے یا پھر میں اس کو ہاؤس میں پیش کر دوں؟

<u>وزیر قانون:</u> نہیں سر، بس ہاؤس میں پیش کریں۔

<u>Mr. Speaker:</u>Is it the desire of the House that the resolution moved by the honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

جناب عجب گل صاحب کا مائیک On کریں۔

<u>جناب عجب گل:</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ۔ تھینک یو، جناب سپیکر! آج اس ہاؤس کی جو Basic proceeding ہے وہ امن وامان اور اس کے لئے تجاویز ہیں، بد قسمتی سے ہم اس پوزیشن میں بھی نہیں رہیں کہ ہم اس ہاؤس میں اچھے Suggestion بھی سامنے لائیں اور ایک ایسی بنیاد بنے جو پائیدار امن کا ضامن ہو، میں جب اس چیئر پر آپ کو Address کرتا ہوں تو میرے اپنے چھوٹے سے حلقے میں، اپنی چھوٹی سی دنیا میں پھر سے بے قراری ہو جاتی ہے، آج میرے حلقے میں Displacement شروع ہے، پہلے تو ہم Displacement کو Reject کرتے ہیں کہ یہ بالکل سرے سے ہونی بھی نہیں چاہیئے اور Displacement اگر ہو بھی جاتی ہے تو ان لوگوں کو Facilitate بھی نہیں کیا جاتا اور وہ ایسے ہی دربدر اور آپ کے اس ملک کے باشندے جو عرصہ دراز سے Suffer ہو رہے ہیں، آج ایک بار پھر وہ ان مشکلات کا سامنا کر رہے ہیں، اس ہاؤس میں ہم ادھر ڈرامے رچا رہے ہیں، میرے خیال میں ہمیں یہ بھی احساس نہیں ہے کہ یہ جو ہمارے بھائی ہیں جس طرح

ابھی ہیلتھ منسٹر سے آپ نے بات کی کہ ہم یہاں پر اس ہاؤس میں لوگوں کو ریلیف دینے کے لئے، ان کو سکون دینے کے لئے، ان کو امن دینے کے لئے، ان کو باعزت روزگار دینے کے لئے، ان کو آسان زندگی گزارنے کے لئے یہاں پر اس ہاؤس میں آکر جمع ہوئے ہیں لیکن جب باہر کی دنیا ہمیں دیکھتی ہے تو میں شرم محسوس کرتا ہوں، یہ قصے، کہانیاں، نہ کوئی Solid بات ہوتی ہے، نہ کوئی بنیاد پہ بات ہوتی ہے، بجائے اس کے کہ آپ اس ہاؤس کی کمیٹی بنائیں ہمارے علاقے کے اپنے ماشاء اللہ باکردار لوگ بھی ہیں وہ جرگہ بھی سمجھتے ہیں، اپنے علاقے کے Dynamics کو بھی جانتے ہیں اور مذاکرات کو بہترین طریقے سے Tackle بھی کرتے ہیں، بجائے اس کے کہ ہم یہاں پر ہر ایک پارٹی اپنا وہ جو قبلہ درست کرنے کے لئے لگے ہوئے ہیں، کبھی تو یہ Quote ہی نہیں کر سکتے، اپنے لیڈر کا نام لے کر اس پر کوئی اگر Stand لیتا ہے تو وہ لیڈر بھی باکردار ہونا چاہیئے وہ بھی صاف ہونا چاہیئے، ابھی اس ملک میں جو سسٹم چل رہا ہے، ہم اتنے سادے سے لوگ بھی نہیں ہیں، ہم سب دیکھتے ہیں اور سمجھتے بھی ہیں، Common sense رکھتے ہیں، کوئی Duffer نہیں ہے لیکن جب آپ کا سسٹم Top سے مفلوج ہو، جب کینسر کی بیماری ہو، آپ اس کو ڈسپرین دے رہے ہو، کیا ڈسپرین سے کینسر کا مریض ٹھیک ہو سکتا ہے؟ ہم جو دیکھ رہے ہیں، اپنے حلقے میں جب ہم جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ آپ کو وہ حالات نصیب نہ کرے، کبھی میرے ساتھ کوئی جائے، میرے حلقے کا Visit کرے، وہاں پر لوگوں کو دیکھیں، کیا وہ قیامت سے کم زندگی گزار رہے ہیں کہ کسی کو گھر سے Displace کریں اور پھر وہ بھی پتہ نہیں کہ جو لوگ Displace ہوئے ہیں، ان کا کیا حال ہو رہا ہے؟ ہم ان کا کیا پرسان کرتے ہیں، کیا خیال رکھتے ہیں؟ وہ اپنی زندگی کس انداز سے گزار رہے ہیں؟ جناب والا، ہم روز روز یہ تماشے دیکھتے ہیں، یہ آج کی بات تو نہیں ہے، اس ہاؤس کی کمیٹی اتنی Incompetent ہو گی، مجھے پتہ ہے جو مذاکرات کی کمیٹی بنتی ہے وہ بڑے اچھے انداز سے لوگوں کے ساتھ آگے سامنا کریں گے، کیا وہ اس کے ساتھ بیٹھ کر بات بھی کر سکتے ہیں؟ کیا وہ آنکھوں میں آنکھیں ملا کر بھی بات کر سکتے ہیں؟ اس ہاؤس میں ایک بھی بندہ نہیں ہے جو اس طرح کا کردار ادا کر سکے، سب پارٹی والوں کو میں جانتا ہوں، سب کے لیڈران کو میں جانتا ہوں، ان کی بیک گراؤنڈ کو بھی جانتا ہوں، ان کی History کو بھی جانتا ہوں، ان کے کردار کو بھی جانتا ہوں، ان کے کرتوتوں کو بھی جانتا ہوں لیکن ہم کہتے ہیں کہ اس پر Full stop ہو، کوئی بھی ایسا دودھ کا دھلا ہوا نہیں ہے اور جو ہے اس کو ہم چھوڑنے والے نہیں ہیں، اس کے پیچھے ہم پڑ جاتے ہیں، اس کو برباد کرتے ہیں، اس کو بدنام کرتے ہیں، اس کی کردار کشی کرتے ہیں کیونکہ وہ اس سسٹم میں Fit نہیں ہوتا، یہ گندے لوگوں کا گندا سسٹم ہے، جمہوریت کو یہ پلنے نہیں دیتے، جب ان کے آن پڑتی ہے تو پھر وہ آپ کو کہتے ہیں کہ کمیٹی بنائیں، کونسی کمیٹی بنائیں؟ جن لوگوں کے پاس Steering ہے جو گاڑی چلانے والے ہیں وہ ابھی اس کو سنبھالیں، کہاں سے یہ سٹارٹ ہوا تھا؟ ہمارے ملک میں یہ جو بدحالی ہے، اس کی شروعات کہاں سے ہوئی تھی؟ پچھلے دن میں نے یہ بات کہی تھی کہ کیا ہم نے اپنے ملک کے مفاد کی پالیسی کے تحت یہ Terrorism کی جو جنگ ہے، یہ ہم نے لانچ کیا تھا؟ ڈالری جنگ جس کو کہتے ہیں، کتنے عرصے سے چلی آرہی ہے؟ ہماری تو نسل در نسل اس میں تباہ ہوتے جارہی ہیں، Psychologically affected ہیں، میرے علاقے میں تقریباً 70

percent لوگ Psychologically affected ہیں، نفسیاتی طور پر وہ مریض بن چکے ہیں، بدحالی اپنی جگہ ہے، غربت اپنی جگہ ہے، بجائے اس کے کہ ہم ان کو ریلیف دیں، ان کو کوئی امید دیں، کوئی زندگی کی رمق ہو وہ بھی ہم نہیں دے سکتے اور ادھر ہم شور شرابا کرتے ہیں، بڑے چرچل بن جاتے ہیں، بڑے نیلسن منڈیلا بن جاتے ہیں اور ہوتا کچھ نہیں ہے، یہ سب جانتے ہیں اور دیکھتے ہیں، جب ہم ایسے حال میں ہو کر بھی اور پچھلے دنوں میں نے کہا تھا کہ ایک آپ کا جو یونٹ ہے، جو مینڈیٹ رکھتا ہے، عوامی مینڈیٹ جو فارم 47 کی پیداوار نہیں ہے، اس کو بھی کارنر سے لگایا جاتا ہے، کیا اس پر لوگوں نے پھول کے پتیاں نچھاور کی ہیں؟ آپ کو کسی نے پھول کے ہار پہنائے ہیں کہ You are the very genuine Speaker of the House, you are having the full mandate of the people, you deserve to be honored، ایسا تو ہوتا نہیں، مجھے پتہ ہے لیکن ہم یہاں پر ایسے ہی باتوں سے بات بنا دیتے ہیں اور Practically ہم کچھ نہیں کرتے، بہت سارے میرے بھائی اپنے حلقوں کا رخ بھی نہیں کر سکتے، آپ ان سے پوچھیں، ہم بڑی مشکل سے جاتے ہیں۔ جناب سپیکر! اس دن بھی میں نے کہا تھا کہ جیسے ہم کسی فارن ملک میں Enter ہو رہے ہیں وہ فارن ملک کا بھی تھوڑا Enter سوائے اسرائیل کے باقی تو ہمارے لئے Easy ہیں، اپنے علاقے کے لئے بہت مشکل ہے، یہ جو یہاں بیٹھے ہوئے ہیں، Top corridor میں وہ کوئی Common sense نہیں رکھتے، کسی چیز کا بنانا بڑا مشکل ہے لیکن اس کو بگاڑنا بہت آسان ہے، انہوں نے بگاڑا ہے، ان لوگوں نے سسٹم کا کباڑا کیا ہے اور جو لوگ رولز ریگولیشن کی Violation کرتے ہیں جو پاکستان کے آئین کو کاغذ کا ٹکڑا سمجھتے ہیں، کیا ان کو سزا نہیں ہونی چاہیئے؟ جو ظلم کرتے ہیں جو جمہوریت کا بیڑا غرق کرتے ہیں، کیا ان لوگوں کا احتساب نہیں ہونا چاہیئے؟ ہم اگر ایسے ہی مفت میں بولتے رہیں تو اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا، ہمیں Concrete result چاہیئے، بابنیاد ہو، Durable امن ہو، ابھی عام لوگوں سے جب ملتا ہوں تو وہ ان اداروں پر Trust نہیں کرتے وہ لاکھ فرشتے کیوں نہ بن جائیں، وہ قسمیں کھائیں لیکن لوگ Trust نہیں کرتے کیونکہ ایک سوراخ سے مومن بار بار ڈسا نہیں جاتا۔ جناب سپیکر، اگر میں اپنے علاقے کی بات کروں تو بات بہت لمبی ہو جائے گی، ادھر پشاور میں ہم جب بیٹھتے ہیں، اس ہاؤس میں آتے ہیں تو ہم بڑا Relax feel کرتے ہیں اگر ہمیں لوگوں کا درد دل ہے، اگر ہمیں احساس ہے کہ وہ بھی ہمارے بچے ہیں، ہماری بیٹیاں ہیں، ہمارے بزرگ ہیں، ہماری عزت ہے، ایک دن کوئی مجھے دکھائے، اپنے گھر سے باہر Displace ہو جائے، مجھے دکھائیں کہ اس کا کیا حال ہو جاتا ہے اور یہ لوگ تو میرے خیال میں ہمیں انسان ہی نہیں سمجھتے، یہ ہمیں صرف مخلوق سمجھتے ہیں حالانکہ انسان کا درجہ بڑا بلند ہوتا ہے، ہم اشرف المخلوقات ہیں اور دنیا بھی ہم پر ہنستی ہے، جب ہمارا تماشا دیکھتے ہیں اور یہ جو 75 سالہ سسٹم چلا آ رہا ہے، اس میں ہر دن، ہر لمحہ ہمیں Down کی طرف لے جا رہے ہیں، Down and down اور ابھی تو ہم Decline کی طرف جا رہے ہیں، ابھی تو ہم اس طرف رخ کرنے جا رہے ہیں کہ آخر میں وہاں سے واپسی بھی بڑی مشکل ہو گی، یہ ملک جس نام سے بنا تھا، اس کا ہم نے کیا کیا؟ ابھی جو میرے بھائی قرارداد پاس کر رہے ہیں، مجھے تو شرم آتی ہے، اپنے آنے والی نسلوں کو ہم کیا دے رہے ہیں؟ کیا یہ Whisky کا تحفہ دے رہے ہیں کہ ہم Open ہو

جائیں، پہلے ایک ٹرینڈ چلا تھا کہ بھائی ٹائی سوٹ پہنو، ٹھیک ٹھاک بنو، وہ غلامی کی جو ایک ٹرینڈ چل رہا تھا، پھر میں ایک بات Quote کروں گا، With due respect، جب ہم نے آزادی حاصل کی تو یہاں پر جتنے بھی سول اور ملٹری سرونٹس تھے جو گورنمنٹ کی مشینری تھی، ان کو برطانیہ میں عزت کا روزگار نہیں ملتا تھا، A-Class کی نوکری ان کو نہیں ملتی تھی کیونکہ ان کو کہا جاتا تھا کہ آپ نے غلاموں پر ایک سسٹم چلایا ہے، آپ غلامانہ سسٹم میں رہے ہیں، Military and civil, the same line has kept on till today، وہی سسٹم چل رہا ہے، اسی طرح بالکل اس میں فرق نہیں، اس میں زیادتی ہوئی ہے، کوئی فرق نہیں آیا ہے وہ بھی تھوڑے بہت جو برٹش والے تھے وہ بھی تھوڑا بہت اصول رکھتے تھے، ابھی تو یہ بالکل بے اصول ہو چکے ہیں، آئین سے بالکل ماوراء ہو چکے ہیں، ان کے لئے قانون کاغذ کا ٹکڑا ہے، آئین بھی کاغذ کا ٹکڑا اور اوپر سے یہ Claim کرتے ہیں کہ یہ جتنے بھی یونٹس ہیں، یہ اتحاد سے بھی ہوں، اتفاق سے بھی ہوں، امن سے بھی ہوں اور سسٹم بھی ہوں، یہ تو ہو ہی نہیں سکتا، یہ تو بالکل Impossible ہے، بجائے اس کے کہ ہمارے اپنے جرگے ہیں، اپنا سسٹم ہے، ان جرگوں کو اگر ہم Empower کریں، ان کو اعتماد دلائیں تو یہ کوئی اتنی بڑی مشکل بات بھی نہیں ہے لیکن یہاں پر جو ہو رہا ہے اگر یہ لوگ اپنی پارٹی سے بالاتر ہو کر بات کرنا چاہیں تو پھر کوئی بات بن سکے گی لیکن اگر پارٹی کے Domain کے اندر رہتے ہوئے یہ کمیٹی کی خواہش کا اظہار کر رہے ہیں تو میرے خیال میں یہ ایسے ہی ایک ڈرامہ ہوگا۔ تھینک یو مسٹر سپیکر، بہت مہربانی۔

Mr. Speaker: Thank you. Mr. Sultan Room Sahib.

جناب سلطان روم: اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ ۔ بہت شکریہ جناب سپیکر صاحب، موقع دینے کا، میں صرف دو منٹ میں اپنی سپیچ ختم کر دوں گا کیونکہ مجھے شک ہے کہ ابھی پھر کورم کی نشاندہی ہوگی اور بات ادھوری رہ جائے گی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی سلطان روم، آپ بات کریں۔

جناب جلال خان: سلطان روم صاحب، آپ نے کورم کی نشاندہی خود کر دی۔

جناب سلطان روم: نہیں جی، مجھے شک تھا کہ آپ کریں گے تو آپ دو منٹ دے دیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ بولیں ناں، آپ کس چکر میں پڑ گئے ہیں، بولیں۔

جناب سلطان روم: جناب سپیکر صاحب، زه په هغه موضوع باندې نن خبرې کول غواړم، په کوم باندې چې زمونږ ټولو معززو اراکینو خبرې اوکړې او نور زمونږه خویندې او دا ټول ورونړه به پرې خبرې کوی، هغه اهم او سنګینه موضوع ده، په ملک کښې دهشتګردی ده، زمونږ په ملک کښې دهشتګردی ده نو مونږه د دهشتګردئ خلاف اتحاد غواړو او د امن دپاره مونږه پرعزم یو، دهشتګردی هغه ناسور دے چې هغه د ملک بنیادونه او جرړیں ختمه وی، په ملک کښې د دهشګردئ نه کاروبارونه ختمیږی،

بیرونی سرمایه داران د ملک نه په مخه تښتی، هر ځائې کښې یره ترهه وی، د 2006ء نه واخله د 2014ء پورې ماته یاد دی او دې ټولو خلقو ته به یاد وی چې په ټوله صوبه کښې ورسره زمونږ په ضلع سوات کښې چې کومه دهشتګردی وه، کومه خونریزی وه، کوم بربریت وو نو هغه زمونږ نه هیر نه دی، هره ورځ به د حکومت وقت چې کوم وخت کښې په مرکز کښې د پیپلز پارټۍ حکومت وو او په صوبه کښې د اے این پی حکومت وو، د هغوی لیډران وو نو زمونږ د سوات د اے این پی ایم پی اے ډاکټر شهید شوے وو خو تر اوسه پورې د هغه بیا چا تپوس هم او نه کړو نو مونږ ته هغه ټول یاد دی چې په زرګونو خلق شهیدان شوی وو که زنانه وے، که واړه وو، که ماشومان وو حتیٰ چې زمونږه ځوک هم لکه محفوظ نه وو، هره ورځ به دهماکې وے، جماعتونه، مدرسې خو لا څه کوے یو هسپتال هم محفوظ نه وو پاتے شوے، بیا هغه کیده کیده چې په 2014ء کښې زمونږه حکومت راغلو نو مونږه هغه دهشتګردی د سیلمه ختمه کړه او په کے پی کښې بالکل یو امن ماحول راغلو، کاروبار په عروج وو، مدرسې، سکولونه او هر ځائې کښې رونق شروع شو، کله چې بیا په 2021ء کښې په ملاکنډ ډویژن کښې دهشتګردئ سر رااوچت کړو او ځائې په ځائې ټارګټ کلنګ شروع شو نو فخرے کے پی مراد سعید را مخکښې شو او د ملاکنډ ډویژن سره سره ئے په ټول کے پی کښې خلق یو آواز کړل د دهشتګردئ خلاف او د هغې وجې نه دهشتګرد یو پیرا بیا اوتښتیدل او امن راغلو او د هغې وجې نه زمونږ مراد سعید لا تر اوسه پورې د کور نه بے کوره دے خو اوس یو ځل بیا په ټوله صوبه کښې سره سره زمونږ په ضلع کښې دهشتګردی شروع شوے ده او د یو ورځې نه بلې ته زیاتیږی نو مونږ ته پکار دی چې مونږ د دې اسباب معلوم کړو چې دا ولې دهشتګردی شروع کیږی، د هغې اسباب دا دی چې مونږ خپلو ماشومانو ته د ټوپک په ځائې باندې قلم ورکړو، مونږ په ملک کښې مساوات او انصاف راولو، زمونږه عدلیه په مساواتو باندې مبنی فیصلې اوکړی، هر چاته انصاف اورسی او دا بے روزګاری ختمه شی لکه څنګه چې زمونږ د ټول پاکستان د ټولونه مشهور لیډر د خان عمران خان دا خواهش وو چې زه به په دې ملک کښې انصاف او مساوات او د مدینے ریاست راولم نو که په هغې باندې عمل اوکړے شو او زمونږ دا جعلی فارم 47 والا حکمرانان او د هغوی راوستونکی مقتدر حلقې یو ځل دا سوچ اوکړی او لاړ شی د اډیاله جیل ته او د عمران خان قیدی نمبر 804 نه معافی اوغواړی او هغه د جیل نه راوتلو ته تیار شی(تالیاں)نو ان شاءاللّٰه زه تاسو ټولو ته دا یقین درکوم چې ملک کښې به بیا یو ځل امن راشی، ترقی به هم شروع شی او یو ځل به دا خوشحالیانې بیا شروع شی نو زما صرف دغه مختصر خبرې ے او ستاسو ډیره ډیره شکریه۔ پاکستان زنده باد، امن او وانسانیت پائنده باد۔

جناب سپیکر: محترمہ مہر سلطانہ صاحبہ۔

محترمہ مہر سلطانہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سر، یہ اجلاس تو ویسے لاء اینڈ آرڈر پر بلایا گیا ہے لیکن ہمارے اوتھ کے بعد یہ پہلا اجلاس ہے، اس لئے میں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتی ہوں کہ اس نے مجھے اس معزز ایوان میں دوسری مرتبہ آنے کا موقع دیا۔ سر، میں یہاں پر اپنی پاکستان پیپلز پارٹی کی مرکزی اور صوبائی قیادت کا بھی شکریہ ادا کرتی ہوں جنہوں نے مجھ پر اعتماد کیا، میں یہاں جائنٹ اپوزیشن کا بھی شکریہ ادا کرتی ہوں جنہوں نے آئین کی بالادستی کے لئے ڈیڑھ سال تک جو ہماری جدوجہد تھی، اس میں ہمارا ساتھ دیا، کردار ادا کیا۔ سر، لاء اینڈ آرڈر پر جو بات ہو رہی ہے، میں بھی اس اسمبلی کا حصہ تھی جو کہ 2008ء سے 2013ء تک چلی، اس وقت بھی ہم نے دیکھا تھا کہ اس ایوان میں ہمارے دوست، ہمارے کولیگز صبح اجلاس میں ہوتے تھے اور شام کو ان کی شہادتیں ہوئیں، دن میں دو دو اور تین تین دھماکے ہوتے تھے، نہ مسجدیں محفوظ تھیں، نہ سکول محفوظ تھے ہمارے ہزاروں سویلین نے اس میں جام شہادت نوش کیا ہے، ہمارے آرمڈ فورسز کے بہت سے نوجوانوں نے جام شہادت نوش کیا ہے اور صرف یہ نہیں جنہوں نے جام شہادت پیا، اس کے علاوہ ہمارے بہت سے ایسے بھائی، بچے، جوان جو دہشتگردی میں معذور ہوئے، ان کو تمغے بھی دیئے گئے ہیں۔ جناب سپیکر، پھر سوات کا آپریشن ہوا، آرمی پبلک سکول کا قصہ ہوا، اس پر آپریشن ہوا، اس کے بعد کچھ امن کی طرف ہمارا ملک چلنے لگا، پھر اس میں ایک ایسا وقت آیا جس میں 40 ہزار فیملیز کو پاکستان لایا گیا، یہاں پر آباد کیا گیا اور انہیں کھلا چھوڑ دیا گیا، آج میں سمجھتی ہوں کہ اگر خیبر پختونخوا میں خصوصاً اور عموماً جو پاکستان میں آج دہشتگردی ہے، یہ اسی کا خمیازہ ہے جو ہم بھگت رہے ہیں، اس کی وجہ سے آج ہم سر کٹی لاشیں دیکھ رہے ہیں، اس کی وجہ سے آج ہماری نہ بسیں محفوظ ہیں، نہ ریلیں محفوظ ہیں، نہ سکول محفوظ ہیں، ہم دوبارہ اسی سیچویشن میں چلے گئے ہیں۔ جناب سپیکر، یہاں پر بات ہوئی کہ ہم آپریشن نہیں چاہتے، ہم مذاکرات چاہتے ہیں، یہی تو ہم سب بھی چاہتے ہیں، ہم سب بھی یہی سمجھتے ہیں کہ ہمیشہ ہر جنگ کا ہر مسئلے کا حل ٹیبل ہوتا ہے، اس کا مذاکرات سے ہی حل نکالا جاتا ہے لیکن جناب سپیکر، آپ خود ہماری History کو دیکھیں، ابھی باجوڑ میں جو 10 روزہ آپریشن روکا گیا، مذاکرات ہوتے رہے، آخر کار نتیجہ کیا نکلا؟ پھر ہم آپریشن کی طرف گئے کیونکہ آپ کے ٹیبل کی دوسری جانب بیٹھے ہوئے لوگ اس نیت سے نہیں آئے کہ وہ آپ کے ساتھ مذاکرات کریں، ان کے دلوں میں، ان کے سینوں میں دل نہیں پتھر ہیں وہ اتنے ظالم ہیں کہ وہ ہمارے خون کے پیاسے ہیں، اس لئے وہ اس طرف نہیں آ رہے کہ وہ مذاکرات سے بات کو حل کریں حالانکہ چاہیئے تو یہ کہ وہ مذاکرات کے Through معاملات کو حل کریں۔ جناب سپیکر! میں یہاں یہ کہنا چاہوں گی کہ صوبائی حکومت کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اس چیز میں اپنا Role play کرے، Leading role لیں۔ جناب سپیکر، میں یہ سمجھتی ہوں کہ حکومت اور اس ایوان کی اپوزیشن اتنی اچھے طریقے سے کام کر سکتی ہے اگر یہ چاہیں اور یہ بھی سمجھتی ہوں کہ ہماری صوبائی حکومت اس لحاظ سے خوش قسمت ہے کہ ان کو ایسی اپوزیشن ملی ہے کہ جب بھی کوئی مسئلہ ہوتا ہے، جب بھی کوئی ایسا ایشو آتا ہے تو اس پر اپوزیشن، ہمارے یہ ممبران آپ سے پہلے آپ کے ساتھ اس کے حل کے لئے کھڑے ہوتے ہیں، میں سمجھتی ہوں کہ ہم

سب کو مل کر اس ایشو پر کام کرنا ہوگا۔ جناب سپیکر، لاء اینڈ آرڈر کی ذمہ داری صرف حکومت کی نہیں، یہ ہم سب کی ذمہ داری ہے، ہم سب کو مل کر اس کے لئے یکسوئی سے کام کرنا ہوگا، سنجیدہ بننا پڑے گا، سنجیدگی کا مظاہرہ کرنا پڑے گا، نہ کہ ایک دن ہمارا بیان ایک ہو اور دوسرے دن ہمارا بیان دوسرا ہو، اگر ہم چاہتے ہیں کہ خیبر پختونخوا میں امن وامان قائم ہو تو ہمیں چاہیئے کہ یکسوئی سے اس معاملے پر بیٹھیں، جیسا کہ یہاں پر بات کی گئی کہ ایک کمیٹی بنائی جائے، اس کمیٹی کے Though اس پر سیریس بحث ہو، اس پر کوئی لائحہ عمل مرتب کیا جائے، اس سے اس مسئلے کا حل نکالا جائے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ محترمہ افشاں حسین صاحبہ، کا مائیک On کریں۔

محترمہ افشاں حسین: شروع کرتی ہوں، اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔ درود وسلام ان پر جو ہمارے آخری نبی حضرت محمد ﷺ ہیں۔ محترم جناب سپیکر! معزز اراکین اسمبلی، السلام علیکم۔ سب سے پہلے تو میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتی ہوں، اس کے بعد اپنے قائدین میاں محمد نواز شریف، وزیر اعظم شہباز شریف، میڈم مریم نواز صاحبہ اور شیر پختونخوا انجینئر امیر مقام صاحب کا جنہوں نے مجھ پر اعتماد کیا، جن کی وجہ سے آج میں اس ایوان میں موجود ہوں۔ جناب سپیکر، کہنے کو تو بہت کچھ تھا لیکن یہ حالات دیکھ کر مجھے آج افسوس بھی ہو رہا ہے، میں یہ Expect کر رہی تھی کہ ہمیں ان بڑوں سے سیکھنے کا موقع ملے گا لیکن مجھے لگ رہا ہے کہ سیکھنا نہیں ہے، سکھانا ہے (تالیاں) جناب سپیکر، دوئ هم د دې صوبې پښتانه دی او زه هم پښتنه یم په عزت باندې Compromise نشته، دوئ ته به عزت ورکوؤ او عزت به ترې غواړو (تالیاں) درانه پښتانه یو درون والې به کوؤ، یہ پلیٹ فارم اس لئے نہیں ہے کہ ہم ایک دوسرے کو بے عزت کرے، ہم یہاں پر اس لئے آئے ہیں کہ ہم عوام کی آواز کو اٹھائیں۔ جناب سپیکر! چونکہ لاء اینڈ آرڈر سیچویشن پر بات ہو رہی ہے، میں زیادہ ٹائم نہیں لوں گی۔ مختصره خبره به کوم چې د 2013ء نه چې کوم زمونږ صوبائی حکومت دے، کوم زمونږ Ruling صوبائی حکومت دے، د 2013ء نه Onward د دوئ حکومت راروان دے خو نهایت د افسوس خبره ده چې ماته یوه اداره اوښایئ، یوه داسې مضبوطه اداره ماته اوښایئ که هغه ایجوکیشن دے، که هغه پولیس ډیپارټمنټ دے، که هغه هیلته دے چې هغه دوئ دومره مضبوطه کړې وی چې هغه اداره دومره مضبوطه وی چې هغې ته د بل د سهارې ضرورت نه وی، لاء اینډ آرډر سیچویشن چې کله د دوئ نه نه کنټرول کیږی نو بیا فوج راځی، مونږ ولې خپلې ادارې دومره کمزورې کړې دی، ہم بڑے اداروں کی کیا بات کریں، Recently آپ سوات کا واقعہ دیکھیں۔ په سوات کښې 16 کسان زمونږ معصوم جانیں چې کوم په سیند کښې هغه وفات شو او زمونږ 1122 والا ته چې وینا اوشوه او هغوی راغلل نو هغوی وائی چې مونږ ته خو لامبو نه راځی، بیا وائی چې مونږ سره رسئ نشته، یہ ہمارے چھوٹے ادارے ہیں، ہم بڑوں کی

کیا بات کریں، ہم سے تو لاء اینڈ آرڈر سیچویشن سنبھالی نہیں جاتی پھر ہم کہتے ہیں کہ فوج ہماری اوپر آ رہی ہے(تالیاں)جناب سپیکر، میں یہ کہنا چاہوں گی کہ پچھلے دنوں سوات میں چونکہ میں خود موجود تھی، نہایت افسوس کے ساتھ چې د سیند نه شګه راویستلې کیږي او زمونږ پولیس ډیپارټمنټ پکښې Involve دے ،اس میں ہمارے ہی لوگ شامل ہیں، ہم اپنے ڈیپارٹمنٹس کو کیوں ٹھیک نہیں کر رہے ہیں، ہمارا ضمیر کیوں مر چکا ہے، مجھے تو لگا تھا کہ ہم یہاں پر عوام کی آواز بن کر آئیں ہیں، ہم تو جیبیں بھرنے آئے ہیں، ہم تو رشتہ داروں کو بٹھا رہے ہیں، ہم تو جائیدادیں بنا رہے ہیں، ہم تو گاڑیاں لے رہے ہیں۔ جناب سپیکر، بس اپنی سپیچ کو زیادہ لمبا چوڑا نہیں کروں گی کیونکہ پہلی دفعہ آپ نے موقع دیا ہے، تین سیشن کے بعد چونکہ یہ موقع ملا ہے،آپ کا شکریہ کیونکہ آپ نے عزت دی ہے، ہمیں خوشی ہوتی ہے جو ہمیں عزت ملتی ہے(تالیاں)اور آخر میں یہ کہنا چاہونگی کہ اس ایوان میں میری موجودگی گنتی کے لئے نہیں ہوگی بلکہ معیار کے لئے ہوگی، عوام کے لئے ہوگی، قانون کے لئے ہوگی۔ پاکستان زندہ باد، خیبر پختونخوا پائندہ باد۔ شکریہ۔

(عصر کی اذان)

<u>جناب سپیکر:</u> جی سیدہ سونیا حسین شاہ صاحبہ۔

<u>سیدہ سونیا حسین:</u> سر جی، مائیک بند ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> سیدہ سونیا حسین شاہ صاحبہ، کا مائیک On کریں۔

(شور)

<u>جناب سپیکر:</u> آپ نے فرح خان کا مائیک On کیا ہوا ہے، چلیں ٹھیک ہے، بس خیر ہے، ابھی وہ اس پر آ گئی ہے، ابھی بات کر لیں۔

<u>سیدہ سونیا حسین:</u>بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔ شکریہ، جناب سپیکر صاحب! کہ آج آپ نے بولنے کا موقع دیا، ہم اس ایوان میں اس کا تقدس پامال کرنے کے لئے نہیں آئے ہیں، اس ایوان میں ابھی تک ہمیں آپ لوگوں سے، آپ بھائیوں سے کوئی گلہ نہیں ہے، کوئی دکھ نہیں ہے، کوئی افسوس نہیں ہے کیوں؟ کیونکہ آپ نے اپنی روایت کو برقرار رکھتے ہوئے ہم لوگوں کو Criticism کا نشانہ بنایا، اپنی بہن، بیٹیوں کے لئے جو ریاست مدینہ کا نعرہ لگانے والے تھے وہ کس طرح سے اپنی بہن، بیٹیوں کو خوش آمدید کہتے ہیں وہ آج آپ لوگوں نے ثابت کر دیا، شکریہ کہ آپ لوگوں نے اپنی روایت برقرار رکھی(تالیاں)اور آپ کی پارٹی کے تمام لوگ جو آیت Most common use کرتے ہیں، اسی سے میں اپنے تقریر کا آغاز کروں گی۔ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ۔ آیت یہاں پر ختم نہیں ہوتی، جناب سپیکر صاحب، اس کا ترجمہ اگر ان کو پتہ ہے کہ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ کا مطلب کیا ہے؟ اگر آپ اللہ تعالیٰ کی مدد مانگتے ہیں، اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں تو آپ کس چیز کی مدد مانگ رہے ہیں، اللہ تعالیٰ سے غنڈہ گردی کی، بدمعاشی کی، گالم گلوچ کی، خانہ جنگی کی، ان چیزوں کی مدد چاہتے ہیں، نہیں اس سے ذرا اگلی آیت میرے بھائی ذرا

پڑھ لیں، اس کا ترجمہ بھی پڑھ لیں کہ اس کا مطلب کیا ہے۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ۔ اے اللہ ہمیں وہ سیدھا راستہ دکھا جو تو نے پہلے اپنے نبیوں کو دکھایا ہے، یہ آپ کو so-called ولی اللہ عمران خان کا دکھایا ہوا راستہ بالکل نہیں ہے، یہ وہ راستہ نہیں ہے جس سے آپ لوگ De track ہو کر چلیں، آپ اس آیت کو سب سے زیادہ Use کرتے ہیں، اگر آپ اس آیت کو Use کرتے ہیں تو اس کا پورا ترجمہ بھی ہے، اس کو آگے بھی Follow کیا جائے، آپ کو اپنے so-called ولی اللہ کو Follow نہیں کرنا چاہیئے، آپ اللہ اور اس کے رسول کے بتائے ہوئے راستے کو Follow کرنا چاہیئے، ریاست مدینہ کا جھوٹا نعرہ لگانے والوں کو ہم نے دیکھ لیا ہے کہ آپ اپنے بہن، بیٹیوں کی کس طرح سے عزت کرتے ہیں، یہی میں نے بولا ہے کہ ہمیں کوئی دکھ نہیں ہے کہ آپ نے جس بردباری سے، خندہ پیشانی سے ان بہنوں کو ویلکم کیا ہے۔ جناب سپیکر! بجائے اس ایوان کے، ہم اپنی عوام اور صوبے کے لوگوں کے کام کرتے رہیں گے، ان کی فلاح اور اپنے ملک کی اچھائی کے لئے کام کرتے رہیں گے، آپ لوگوں سے تو ہماری سیٹیں ہضم نہیں ہو رہی ہیں، کیا آپ سے کسی عوام کے لئے کسی اچھائی یا بھلائی کی توقع رکھیں گے (تالیاں) جناب سپیکر، یہ جو بات کرتے ہیں کہ یہ ہماری سیٹیں، ہماری سیٹیں، کونسی سیٹیں؟ جب آپ کی پہچان ختم ہو گئی ہو، جب آپ کا نشان ختم ہو گیا ہو تو آپ ہمیں کس منہ سے Criticize کر رہے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ادھر میری طرف دیکھیں، آپ تو ادھر مخاطب ہو۔

(قہقہے)

جناب سپیکر: آپ نے تو جنگ شروع کر دی ہے۔

سیدہ سونیا حسین: سر جی، دیکھیں، ہمارا یہاں پر لاء اینڈ آرڈر کا ایجنڈا چل رہا تھا لیکن افسوس ہے، میں اپنی تمام بہنوں کی طرف سے آپ سے یہ گلہ کرنا چاہتی ہوں کہ آپ نے تو ہمیں ویلکم کیا، ہم اس پر بہت خوش ہیں، فخر محسوس کرتے ہیں کہ ہمارے سپیکر صاحب نے ہمیں ویلکم کیا لیکن ان بھائیوں سے یہ گلہ ہے کہ ہم اس ایوان میں بکرا منڈی بنانے کے لئے، مچھلی منڈی بنانے کے لئے نہیں آئے ہیں، عوام کے نمائندے ہیں، عوام اور صوبے کی بھلائی کے لئے آئے ہیں۔ جناب سپیکر، صرف یہ چھوٹی آیت استعمال نہ کیا کریں، آگے آیت کا بھی ترجمہ پڑھ کر اس کو پورا پورا Implement کیا کریں (تالیاں) جناب سپیکر! ایسا نہ ہو کہ میٹھا میٹھا، ہپ ہپ، کڑوا کڑوا، تھو تھو۔۔۔۔۔

ایک رکن: جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

سیدہ سونیا حسین: ہاں جی، زکواۃ پر، آپ کی بات پر آتی ہوں، آپ بے فکر رہیں، ہم اسی پر آ رہے ہیں، Tension نہ لیں، اس کے لئے تو سب سے پہلے میرے جو عدیل بھائی نے بات کی تھی، ایک ہی الو کافی تھا۔ جناب سپیکر! میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: سونیا صاحبہ ادھر۔

(قہقہے)

سیدہ سونیا حسین: جناب سپیکر! میرے بھائی نے بڑی اچھی بات کی، مجھے میرے دل کو لگی، واقعی ایک ہی الو کافی تھا اس چمن میں آگ لگانے کو جو آپ جیسے لوگوں کا ساتھی تھا جس کے آپ جیسے حمایتی تھے (تالیاں) آپ ہمیں کیسے کہتے ہیں کہ یہ سیٹیں ہمیں خیرات میں ملی ہیں۔ جناب سپیکر صاحب! آپ لوگوں کی پارٹی بھلے وقتوں میں جنرل فیض حمید کی فیض یابی سے فیض یاب ہوتے ہوئے پاکستان کا صدقہ اتارنے کے لئے آپ لوگوں کو پورے پاکستان کا اقتدار خیرات میں ملا تھا، یہ تو صوبے کی سیٹیں تھیں جو آپ کو تو پورا پاکستان کا اقتدار ہی خیرات میں ملا ہوا تھا۔

(شور)

جناب سپیکر: خیر ہے، ان کی دل میں۔

(شور)

سیدہ سونیا حسین: سر جی، دیکھیں، ہمارے لاء اینڈ آرڈر کا ایجنڈا، یہ اب چوتھا سیشن چل رہا ہے کہ لاء اینڈ آرڈر کی کوئی بات نہیں ہو رہی، آپ کی پارٹی کی طرف سے عورتوں کو Criticize کیا جا رہا ہے، یہ ریاست مدینہ کے دعوے دار ہیں جبکہ ہمارے پیارے نبی بی بی فاطمہ سلام اللہ علیہا کے آنے کے احترام اور تعظیم میں اٹھ کر کھڑے ہو جاتے تھے، اور یہ ہماری ریاست مدینہ کے جھوٹے دعوے دار ہیں۔۔۔۔۔

(تالیاں)

ملک عدیل اقبال: توبہ توبہ۔۔۔۔۔

سیدہ سونیا حسین: توبہ توبہ نہیں، دیکھیں، ہم لوگ عورتیں ہو کر آپ کو برداشت کرتی رہی ہیں، آپ لوگوں کی باتیں سنتی رہی ہیں لیکن آپ لوگوں سے ابھی تک ہماری سیٹیں برداشت نہیں ہو رہی، آپ آگے صوبے کے لئے کیا کام کریں گے، ہماری عوام کے لئے کیا کام ہو گا، یہاں پر ہمارے آنے کا مقصد عوام کے لئے ہیں۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ سیدہ صاحبہ۔ شازیہ طہماس صاحبہ، ڈاکٹر صاحب، بس یہ آخری وہ ہے پھر میں آپ سے Concluding remarks لے لیتا ہوں، ابھی شازیہ طہماس صاحبہ۔

محترمہ شازیہ طہماس: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر، سب سے پہلے میں اپنے اللہ کی بہت زیادہ مشکور ہوں کہ مجھ جیسی ایک ادنی کارکن کو اس ہاؤس میں دوبارہ آنے کا موقع دیا، اس طرح میں اپنے قائدین کا بھی شکریہ ادا کروں گی کہ ایک دفعہ پھر انہوں نے مجھ پر Trust کیا، تیسری بار میں جناب سپیکر! آپ کا شکریہ ادا کروں گی وہ اس لئے کہ میرا یہ ماننا ہے کہ اگر دشمن بھی ہو تو معیار کا ہو، بے معیار دشمن، بے معیار انسان سے دشمنی بھی بھلی نہیں، جس وقت ہم آئے تو آپ نے ہاؤس میں کہا تھا کہ Although ہم نے آپ کی سیٹیں چیلنج کی ہیں لیکن پھر بھی ہم آپ کو ہاؤس میں خوش آمدید کہتے ہیں، میں اس بات پر آپ کو خراج تحسین پیش کروں گی، میں یہ بھی ساتھ کہوں گی کہ سیکھنا چاہیئے، ہم آپ سے یہاں سیکھنے کے لئے آئے ہیں، آپ ہاؤس کے کسٹوڈین ہیں لیکن آپ نے کچھ ایسے ممبران کو بھی سیکھانا ہے کہ بات کرنے کا بھی ایک طریقہ ہوتا ہے (تالیاں) بالکل تنقید کریں، ہم ہر طرح کی تنقید کے لئے حاضر ہیں، ہم آپ کی تنقید سننے کا حوصلہ پیدا کریں گے لیکن آپ بھی ہمارے جواب سننے کا

حوصلہ پیدا کریں گے، مجھ سے یہ توقع نہ رکھیئے گا کہ میں ادھر ادھر کی مارنے لگوں یا میں ڈائریکٹ آپ کی لیڈر شپ پر اور آپ میری لیڈر شپ پر Criticism کریں، ہرگز ایسا ہو نہیں سکتا۔ جناب سپیکر! ہمارا صوبہ کچھ عرصے سے جس طرح کے چیلینجز سے نبرد آزما ہے وہ آپ سب کو پتہ ہے، ایک طرح سے نیشنل اور انٹرنیشنل سب سے زیادہ فوکس اسی صوبے پر ہے، وجہ وہی امن وامان کی سیچویشن ہے، میں یہ سمجھتی ہوں کہ چونکہ ایجنڈا پوائنٹ آپ نے یہ رکھا ہے تو ایک چھوٹی سی گزارش ہے، جیسا کہ میں نے عرض کیا کہ سیکھنے کا عمل ساری عمر جاری رہتا ہے، 2008ء میں بھی ہمیں آئی ڈی پیز کا ایشو درپیش ہو گیا تھا، اس حولے سے ہماری کافی اس ضمن میں Studies ہیں، ڈیٹا موجود ہے، ہمارے Experience سے آپ لوگ سیکھیں، وجہ یہ ہے کہ یہ صوبہ مزید تجربات کا متحمل نہیں ہو سکتا، میں یہ سمجھتی ہوں کہ آج کل جو انفارمیشن ٹیکنالوجی کا دور ہے، اب دنیا گلوبل ویلج کے Terminology سے کہیں آگے جا چکی ہے، اب AI (Artificial Intelligence) کی وجہ سے بہت ساری چیزیں Expose ہو رہی ہیں، اس میں اس کی ایک Negative side بھی ہے لیکن اس پر میں خیر بات نہیں کروں گی، میں یہ سمجھتی ہوں کہ جو بھی ہو، اس ہاؤس سے کم از کم اس طرح کا ایک Image جانا چاہیئے کہ اپوزیشن اور ٹریژری بینچز امن وامان کے حوالے سے ایک Page پر ہیں نہ کہ اس کا اس طرح تاثر جایا جائے کہ ان کی کچھ اور ڈائریکشنز ہیں، ہماری کچھ اور ڈائریکشنز ہیں، عوام کے مسائل پر کوئی سیریس ہے ہی نہیں، بہرحال دوسرا اس حوالے سے بھی کہ پاکستان پیپلز پارٹی کی طرف سے آپ کو جتنی سپورٹ چاہیئے، امن وامان کے حوالے سے وہ ہم اس میں آپ کے ساتھ کھڑے ہوں گے۔ بہت شکریہ۔

<u>جناب جلال خان</u>: جناب سپیکر صاحب! میں بات کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: آپ بات کرتے ہیں یا ڈاکٹر صاحب بات کرتے ہیں؟

<u>جناب امجد علی (معاون خصوصی ہاؤسنگ)</u>: جناب سپیکر! میں کرتا ہوں۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ بہت شکریہ جناب سپیکر صاحب،۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: آپ کیا کہتے ہیں؟ ابھی ٹھہریں، ڈاکٹر امجد صاحب کی بات سن لیں ناں۔

<u>معاون خصوصی ہاؤسنگ</u>: میرے خیال میں۔۔۔۔۔

(شور)

<u>معاون خصوصی ہاؤسنگ</u>: یار آپ چلے جاؤ، میں Conclude کرتا ہوں۔ جناب سپیکر صاحب! ایک تو ثوبیہ بی بی چلی گئی، اب یہ ان کا نمائندہ۔۔۔۔۔

(قہقہے)

<u>معاون خصوصی ہاؤسنگ</u>: اچھا، جناب سپیکر صاحب، Conclude کرتے ہیں، اس کو سمیٹتے ہیں۔۔۔۔۔

(شور)

<u>جناب سپیکر</u>: اچھا، ڈاکٹر صاحب، انہیں بات کرنے دیں پھر آپ بات کرنا، ابھی وہ واک آؤٹ کر رہے ہیں۔

(شور)

معاون خصوصی ہاؤسنگ: جناب سپیکر صاحب،۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب، آپ Continue کریں جی۔

معاون خصوصی ہاؤسنگ: جناب سپیکر، میں نے Conclude کروانا ہے، لاء اینڈ آرڈر پر جتنی بھی بحث ہو گئی، اب اس کو Conclude کراتے ہیں، میرے خیال میں تقریباً۔۔۔۔

(شور)

معاون خصوصی ہاؤسنگ: یار آپ حکومت کا جواب نہیں سنیں گے؟ جناب سپیکر صاحب، یہ حکومت کا جواب نہیں سنیں گے؟۔۔۔۔

(شور)

جناب جلال خان: جس طرح سی اینڈ ڈبلیو کے منسٹر سہیل صاحب نے واک آؤٹ کیا ہے، آپ بھی کریں۔۔۔۔۔

سیدہ سونیا حسین: ہم سیشن کو نہیں چلنے دیں گے، آپ کو کوئی موقع نہیں دیں گے۔

جناب جلال خان: کورم پورا نہیں ہے، آپ کیسے سیشن چلا رہے ہیں، یہ غیر آئینی ہے۔

(شور)

معاون خصوصی ہاؤسنگ: یار جلال بھائی، اگر آپ اس طرح کریں گے تو پھر کوئی بھی نہیں بولے گا، جلال بھائی پھر آپ میں سے کوئی بھی نہیں بولے گا، ہم آپ کو بولنے نہیں دیں گے، آپ یہاں پر کس لئے بیٹھے ہو، آپ حکومت کا مؤقف تو سنیں ناں، آپ حکومت کا مؤقف سنیں، جلال بھائی، تحمل کریں، صبر کریں، جواب سنیں۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: آواز نہیں آ رہی۔

معاون خصوصی ہاؤسنگ: جواب سنیں۔ اچھا، جناب سپیکر صاحب، میری ایک بہن نے سوات کے سیلاب کا واقعہ سنایا، مجھے بڑا دکھ ہوا۔۔۔۔

(شور)

معاون خصوصی ہاؤسنگ: یار میں اس کا جواب دے رہا ہوں، حکومتی مؤقف بتا رہا ہوں، یار زه د حکومت کس یم، زه به ادریږم، مړه تا ته څه تکلیف دے، ته کښېنه مړه، اے د خدائے بنده، بس هغه هم راغله، اے تاسو دواړه یو یئ Two in one یئ، ته کښېنه کنه، بس دې کنه یار۔۔۔۔

(قہقہے)

معاون خصوصی ہاؤسنگ: یار Two in one مه کوه کنه۔۔۔۔

جناب سپیکر: جلال خان، آپ بیٹھ جائیں پلیز۔

معاون خصوصی ہاؤسنگ: اچھا، جناب سپیکر صاحب، یار جلال میں بولوں گا ناں۔۔۔۔

(شور)

<u>جناب سپیکر</u>:   ڈاکٹر صاحب، آواز نہیں آرہی، آپ اونچا بولیں ذرا۔

(شور)

<u>معاون خصوصی ہاؤسنگ</u>: جناب سپیکر صاحب، یہ میری بہن نے ایک بات کہی، میں اس کے بارے میں یہ سوات میں جو حادثہ ہوا تھا، سیلاب میں جو16لوگ۔۔۔۔۔

<u>جناب جلال خان</u>:   سر، کورم پورا نہیں ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: سیکرٹری صاحب، کاؤنٹ کریں۔ ڈاکٹر صاحب، ایک منٹ جی، کورم کی نشاندہی ہو گئی، گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر دو منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

(شور)

<u>جناب سپیکر</u>: جب تک کاؤنٹنگ نہیں ہوتی، یہ لگے رہیں، ذرا صبر کریں، بس ڈاکٹر صاحب کو بولنے دیں کہ ڈاکٹر صاحب کیا کہہ رہے ہیں۔

(شور)

<u>معاون خصوصی ہاؤسنگ</u>:   جناب سپیکر! جب یہ بولیں گے تو ہم سارے نکل کر کورم کی نشاندہی کریں گے، یہ جواب نہیں سنتے، ان میں سکت نہیں ہے جواب سننے کی، ان میں صبر ہی نہیں ہے کہ یہ جواب سن لیں، یہ کہاں کا انصاف ہے کہ یہ بات کریں، ہمارے اوپر Criticism کریں، جب ہم ان کو جواب بحیثیت حکومت کے، کیبنٹ کے ممبر دیں اور پھر یہ بھاگ جائیں، روزانہ یہ بھاگ جاتے ہیں۔۔۔۔۔

(شور)

<u>جناب سپیکر</u>: یہ ابھی کاؤنٹنگ کر رہے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کا مائیک On کرو ناں یار۔

<u>معاون خصوصی ہاؤسنگ</u>: جلال صاحب، اگر اس طرح آپ۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: اچھا جب تک سیکرٹری صاحب، کاؤنٹنگ کریں۔ ڈاکٹر صاحب، آپ اپنی بات ختم کریں، یہ کاؤنٹنگ کرتے ہیں۔

(شور)

<u>معاون خصوصی ہاؤسنگ</u>: ٹھیک ہے، جناب سپیکر صاحب، میں بات نہیں کروں گا لیکن پھر یہ گلہ نہ کریں، جب ان کا کوئی بھی بندہ کھڑا ہو گا تو ہم Lobbies میں چلے جائیں گے، ہم کورم کی نشاندہی کریں گے، کوئی بھی نہیں بولے گا، جلال بھائی، یہ اس طرح نہیں ہے، یہ اسمبلی اس طرح نہیں چلتی جس طرح آپ چلا رہے ہیں، اسمبلی اس طرح نہیں چلتی۔۔۔۔۔

(شور)

Mr. Speaker:The sitting is adjourned till 02:00 pm, Tuesday, 12th August, 2025.

(اجلاس بروز منگل مورخہ 12 اگست 2025ء بعداز دوپہر دو بجے تک کے لئے ملتوی ہوگیا)